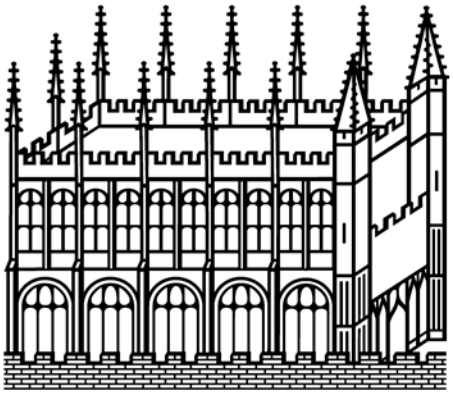


Bodleian Libraries

UNIVERSITY OF OXFORD

This book is part of the collection held by the Bodleian Libraries and scanned by Google, Inc. for the Google Books Library Project.

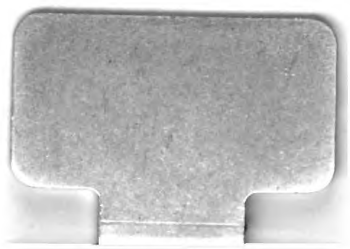
For more information see:

http://www.bodleian.ox.ac.uk/dbooks



This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 2.0 UK: England & Wales (CC BY-NC-SA 2.0) licence.





خاتمۃ الطبع

الحمد للہ والمنۃ کہ مجموعۂ منطق مشتمل بر رسالہای سیزدہ گانہ یعنی صغریٰ[1] وکبریٰ[2] وایساغوجی[3] ومختصر المیزان[4] ومیزان المنطق[5] وتہذیب[6] ومرآۃ المنطق[7] وتعریف الاشیا[8] وتعلیقات تعریف الاشیا[9] وملخص بدیع المیزان[10] ورسالۂ مقولات عشر[11] ورسالۂ جواہر مضیہ[12] وجدول اشکال اربعہ[13] بکمال خوبی در مطبع رفیع صدر آرای بزم ابہت واقبال وسادہ گزین انجمن عظمت واجلال مردم چشم مروت چشم مروت وہمت مجمع محاسن پنڈرایی جمہو بلنشی نول کشور صاحب سلمہ بایرج بالسرور والموفور بمقام کانپور در ماہ اپریل سنہ ۱۸۸۴ع مطابق جمادی الاخرے

سنہ ۱۳۰۱ھ زینت طبع پذیرفت فقط

تاریخ طبع از شاعر بمثال منشی بھگوان دیال صاحب ایجنٹ مطبع کانپور

گشت شائع عجب مجموعہ
ہست گویا سلالۂ منطق
سال تاریخ زد رقم عاقل
طبع گشتہ رسالۂ منطق
۱۳۰۱ھ

جدول اشکال اربعه

مع امثلہ ہر یک بطریق تفصیل و شروط ہر واحد
و تعداد ضروب مستخرجہ طبع والای مولانا
مولوی قدرت احمد مرحوم و مغفور محشی مطبع حسنی

الشکل الاول	صغریٰ موجبہ کلیہ	صغریٰ موجبہ کلیہ	صغریٰ موجبہ جزئیہ	صغریٰ موجبہ جزئیہ	شرط منتجہ دوم آن ایجاب صغریٰ
	وکبریٰ موجبہ کلیہ	وکبریٰ سالبہ کلیہ	وکبریٰ موجبہ کلیہ	وکبریٰ سالبہ کلیہ	و کلیت کبریٰ است و لازم نتیجہ مختلف
	نحو کل انسان حیوان	نحو کل انسان حیوان	نحو بعض الحیوان انسان	نحو بعض الحیوان انسان	بر آمد و اختلاف موجبہ عدول است
	وکل حیوان جسم	ولاشیٔ من الحیوان بحجر	وکل انسان ناطق	ولاشیٔ من الانسان بحجر	
	فکل انسان جسم	فلاشیٔ من الانسان بحجر	فبعض الحیوان ناطق	فبعض الحیوان لیس بحجر	
الشکل الثانی	صغریٰ موجبہ کلیہ	صغریٰ سالبہ کلیہ	صغریٰ موجبہ جزئیہ	صغریٰ سالبہ جزئیہ	شرط انتاج شکل اختلاف مقدمتین
	وکبریٰ سالبہ کلیہ	وکبریٰ موجبہ کلیہ	وکبریٰ سالبہ کلیہ	وکبریٰ موجبہ کلیہ	در ایجاب و سلب و کلیت کبریٰ
	نحو کل انسان حیوان	نحو لاشیٔ من الحجر بانسان	نحو بعض الحیوان انسان	نحو بعض الحیوان لیس	
	ولاشیٔ من الحجر بحیوان	وکل ناطق انسان فلاشیٔ	ولاشیٔ من الحجر بانسان	بانسان و کل ناطق انسان	
	فلاشیٔ من الانسان بحجر	من الحجر بناطق	فبعض الحیوان لیس بحجر	فبعض الحیوان لیس بناطق	
الشکل الثالث	صغریٰ موجبہ کلیہ	صغریٰ موجبہ کلیہ	صغریٰ موجبہ جزئیہ	صغریٰ موجبہ جزئیہ	شرط انتاج آن کلیہ بودن
	وکبریٰ موجبہ کلیہ	وکبریٰ سالبہ کلیہ	وکبریٰ موجبہ کلیہ	وکبریٰ سالبہ کلیہ	یکے از دو مقدمہ و موجبہ بودن
	نحو کل انسان حیوان	نحو کل انسان حیوان و لاشیٔ	نحو بعض الحیوان انسان	نحو بعض الحیوان انسان	صغریٰ
	وکل انسان ناطق	من الانسان بحجر فبعض	وکل حیوان متنفس	ولاشیٔ من الحیوان بحجر	
	فبعض الحیوان ناطق	الحیوان لیس بحجر	فبعض الانسان متنفس	فبعض الانسان لیس بحجر	
الشکل الرابع	صغریٰ موجبہ کلیہ	صغریٰ موجبہ کلیہ	صغریٰ سالبہ کلیہ	صغریٰ موجبہ جزئیہ	شرط انتاج عدم سلب کلی از دو و اصرف ایجاب
	وکبریٰ موجبہ کلیہ	وکبریٰ موجبہ جزئیہ	وکبریٰ موجبہ کلیہ	وکبریٰ سالبہ کلیہ	مقدمہ و ایجاب کلی از مقدمہ کلیہ و کلیت
	نحو کل انسان حساس	نحو کل انسان حیوان	نحو لاشیٔ من الحیوان بحجر	نحو کل انسان حیوان	نتیجہ و لزوم موجبہ بودن و عدول
	وکل ناطق انسان	وبعض الحساس انسان	وکل حساس حیوان	ولاشیٔ من الحجر بانسان	
	فبعض الحساس ناطق	فبعض الحیوان حساس	فلاشیٔ من الحجر بحساس	فبعض الحیوان لیس بحجر	

صغریٰ موجبہ جزئیہ	صغریٰ موجبہ جزئیہ	صغریٰ موجبہ کلیہ	شرط ضروب منتجہ ساقط کردن شکل
وکبریٰ سالبہ کلیہ	وکبریٰ موجبہ کلیہ	وکبریٰ سالبہ جزئیہ	اول و شرط ضروب منتجہ ساقط کردن
نحو بعض الحیوان انسان	نحو بعض الحیوان انسان	نحو کل حیوان جسم و بعض	شکل دوم و شرط اول و شرط دوم مشترک
ولاشیٔ من الانسان بحجر	وکل انسان ناطق	الحیوان لیس بضاحک	
فبعض الحیوان لیس بحجر	فبعض الحیوان ناطق	فبعض الجسم لیس بضاحک	
صغریٰ سالبہ کلیہ	صغریٰ موجبہ کلیہ	صغریٰ سالبہ جزئیہ	شرط ضروب منتجہ ساقط کردن شکل
وکبریٰ موجبہ جزئیہ	وکبریٰ سالبہ جزئیہ	وکبریٰ موجبہ کلیہ	سوم و شرط اول و شرط دوم مشترک
نحو لاشیٔ من الانسان بحجر	نحو کل انسان جسم و بعض	نحو بعض الحیوان انسان	
وبعض الحیوان انسان	الحیوان لیس بانسان	ولاشیٔ من الحیوان بحجر	
فبعض الحجر لیس بحیوان	فبعض الجسم لیس بحیوان	فبعض الانسان لیس بحجر	
صغریٰ سالبہ کلیہ	صغریٰ موجبہ کلیہ	صغریٰ موجبہ جزئیہ	شرط ضروب منتجہ ساقط کردن شکل
وکبریٰ موجبہ جزئیہ	وکبریٰ سالبہ جزئیہ	وکبریٰ سالبہ کلیہ	چہارم و شرط اول و شرط دوم مشترک
نحو لاشیٔ من الانسان بحجر	نحو کل انسان جسم و بعض	نحو بعض الحیوان انسان	
وبعض الحیوان انسان	الحیوان لیس بانسان	وکل کاتب حیوان فبعض	
فبعض الحجر لیس بحیوان	فبعض الجسم لیس بحیوان	الانسان لیس بکاتب	

شرح کافیہ - فارسی منظوم مصنفہ مولوی محمد ابراہیم -

شرح ملا جامی - محشی مطبوعہ قدیمیہ شرح کافیہ کی ہے مصنفہ ملا عبدالرحمن جامی مع رسالہ تقریر حاصل و محصول از مولوی خادم احمد -

ایضاً - جلی قلم مطبوعہ جدید واضح کاغذ عمدہ مع تقریر حاصل و محصول -

حاشیہ جمال و حاشیہ عبدالرحمن دونوں حاشیہ شرح ملا جامی کے بڑے معتبر حاشیہ جمال مصنفہ ملا جمال و حاشیہ عبدالرحمن مصنفہ ملا عبدالرحمن

رضی شرح کافیہ - مصنفہ محمد بن احسن استرابادی مطبوعہ مطبع ہذا کلاں دو جلد میں -

۱- جلد اول - تا بحث مجرورات ہے -
۲- جلد ثانی - بحث مبنیات سے تا بحث حرف ختم کتاب -

لب الاعراب - مصنفہ مولوی عبیداللہ -

تسہیل الکافیہ - شرح کافیہ مصنفہ مولوی عبدالحی خیرآبادی -

حاشیہ عبدالغفور - مصنفہ مولوی عبدالغفور مع تکملہ از مولوی عبدالحلیم شرح ملا جامی کا نادر حاشیہ ہے دو جلد میں -

حاشیہ عبدالغفور ہندسہ ۳۵۲ پر ختم ہے اور تکملہ ۴۱۶ پر -

اصول اصول نحو مصنفہ مولوی محمد حسن خان بہادر صدر الصدور سابق کانپور -

جامع الحوض - فارسی شرح مبسوط و معتبر کافیہ کی ہے مصنفہ مولوی عبدالغنی چار جلد میں -

۱- جلد اول - مقدمہ کتاب سے تا بحث ما و لا مشبہتین بلیس -
۲- جلد دوم - بحث منصوبات سے تا بحث توابع
۳- جلد سوم - مبنیات سے از مضمرات تا مسئلہ محل -
۴- جلد چہارم - بیان مین عوامل معنوی سے تا ختم کتاب ہے -

کتب صرف

میزان الصرف منشعب - دو کتاب صرف کی مع منشعب منظوم و دائرہ جہل و سی ابواب صرف -

مجموعہ میزان الصرف - مع تکملہ تحشی مولوی الٰہی بخش و مرتبہ مولوی محمد عبدالرحمن خان شاگرد مخلص حسبمین کتب مفصلہ مشمول ہین -

۱- میزان الصرف - ۲- ضمیمہ جدید -
۳- تکملہ مفیدہ - ۴- منشعب منثور -
۵- منشعب منظوم - ۶- شجرہ منشعب -
۷- تصاریف نافعہ - ۸- تبصرہ کاملہ -
۹- تتمہ ابواب مزید -

تبیان شرح میزان مصنفہ مولوی عبدالحق

شرح میزان الصرف - شرح مولوی وارث علی دہلوی -

پنج گنج و زبدہ - دو کتاب و زبدہ مصنفہ ظہیر بن محمود درسی کتاب -

عمدہ شرح زبدہ - حامل المتن مصنفہ مولوی رحمت اللہ -

صرف میر مصنفہ میر سید شریف بن الدین جرجانی

کتب حکمت

میبذی - مصنفہ حسین بن معین الدین المیبذی
شرح اشارات - مصنفہ نصیر الدین محقق طوسی -
شمس بازغہ - مصنفہ ملا محمود جونپوری درسی کتاب ہے -

کتب علم کلام

حاشیہ میر زاہد شرح مواقف - از تعلیقات مولوی محمد زاہد بن مولوی اسلم الحسینی الہروی
شرح مواقف - کامل ہر شش موقف پہ شرح آجتک پوری نہیں چھپی تھی جو بسعت دلخشی جدید طبع ہوئی ہے جسمین چھ موقف ہین حسب تفصیل -
۱- موقف اول - در تعریف علم کلام و موضوع
۲- موقف دوم - در توضیح امور عامہ -
۳- موقف سوم در اعراض نفسہ ذاتیہ و غیر ذاتیہ
۴ موقف چہارم - در تشریح جوہر -
۵- موقف پنجم - در مباحث الہیات -
۶- موقف ششم - در مباحث سمعیات
شرح عقائد نسفی محشی از ملا سعد الدین تفتازانی -
ایضاً شرح عقائد نسفی - مع رسالہ رفع الملیۃ بین میت کو قبر مین اوتارنا اور اوکا منہ قبلے کیطرف پھیر دینے کا بیان ہے -
حاشیہ خیالی محشی بر شرح عقائد نسفی -
حاشیہ عبد الحلیم - سیالکوٹی خیالی کہ شرح عقائد نسفی کی ہے مصنفہ مولوی عبد الحکیم سیالکوٹی -

کتب معانی و بیان

مختصر المعانی محشی مع حاشیہ ختائی -
مصنفہ مسعود بن عمر معروف بہ سعد الدین تفتازانی -
مطول کامل - ابتک یہ کتاب پوری نہ چھپی تھی بلکہ اِلا اناقلت تک چھپی تھی اب پوری محشی ہوکر نادر طبع ہوئی ہے - مصنفہ ملا سعد الملۃ والدین تفتازانی -

کتب نحو

مجموعۂ نحو میر - شامل چند کتب ذیل محشی
۱- نحو میر - از میر سید شریف علامہ -
۲- مأۃ عامل - ۳- جمل - ۴- خلاصہ - ۵- تتمہ - ۶- عمدۃ المرام ضریری - محشی مصنفہ امام ابو الحسن علی ممید الدین -
شرح مأۃ عامل محشی درسی کتاب ہے -
ہدایۃ النحو محشی مع رسالہ عین الافادۃ فی کشف الاضافۃ - رسالہ از مولوی عبد اللہ بلگرامی -
کافیہ محشی در خط نستعلیق مصنفہ ابن حاجب علامہ در باب مؤنثات سماعیہ مع قصیدہ از مصنف علام و نیز دو رسالہ تحقیق مؤنث سماعیہ مین ایک مصنف ابن کمال کا اور دوسرا مولوی عبد الرحیم کا -
ایضاً - کافیہ محشی بخط نسخ بشرح صمدیہ مع رسائل

یذکرون فی صدر الکتاب ما یشیر الیہ رؤس الثمانیۃ الاول

الغرض لئلا یکون النظر عبثا الثانی المنفعۃ ای ما یتشوقہ الکل

بفتحتین یعنی بادی ۱۲

طبعا لینشط للطلب وتحمل المشقۃ الثالث التسمیۃ وہی عنوان

العلم لیکون عندہ اجمال ما یفصلہ الرابع المؤلف لیسکن قلب المتعلم

مصنف ۱۲

الخامس من ای علم ہو لیطلب فیہ ما یلیق بہ السادس من

ای مرتبۃ لیقدم علی ما یوجب یوخر عما یجب السابع القسمۃ ای

التبویب لیطلب فی کل باب ما یلیق بہ الثامن من الاسخار التعلیمیۃ

وہی التقسیم اعنی التکثیر من فوق والتحلیل عکسہ والتحدید ای ای فصل الخطاب والبرہان

ای الطریق الی الوقوف علی الحق والعمل بہ وہو بالمقاصد اشبہ فقط

تمت

من الخیالات واما سفسطی یتالف من الوهمیات والشبهات

فصل اجزاء العلوم ثلثة الموضوعات وهی التی یبحث فی العلم

عن اعراضها الذاتیة والمبادی وهی حدود الموضوعات واجزاءها

واعراضها ومقدمات بینة او ماخوذة یبتنی علیها قیاسات العلم

والمسائل وهی قضایا تطلب بالبرهان فی العلم وموضوعاتها

موضوع العلم او انواع منه او عرض ذاتی له او مرکبة ومحمولاتها امور

خارجة عنها عارضة لانواعها وقد یقدم المبادی لما یبدأ به قبل

المقصود والمقدمات لما یتوقف علیه الشروع لوجه البصیرة وضبط

الرغبة کتعریف العلم وبیان غایته وموضوعه وکان القدماء

Mulla Sadra Library, Tehran

الخلف وهو ما یقصد به اثبات المطلوب بابطال نقیضه و

مرجعه الی استثنائی واقترانی الاستقرار تصفح الجزئیات

لاثبات حکم کلی والتمثیل بیان مشارکة جزئی الآخر فی علة الحکم

لیثبت فیه والعمدة فی طریقة الدوران والترديد فصل القیاس

امابرهانی یتالف من الیقینیات واصولها الاولیات والمشاهدات

والتجربیات والحدسیات والمتواترات والفطریات ثم امکان

الاوسط مع علیته للنسبة فی الذهن علة لها فی الواقع فلمی

والا فانی واما جدلی یتالف من المشهورات والمسلمات

واما خطابی یتالف من المقبولات والمظنونات واما شعری یتالف

وضابطه شرائط الاربعة انه لابد اما من عموم موضوعية
ای اشکال اربعه ۱۲

الاوسط مع ملاقاته للاصغر بالفعل او حمله على الاكبر واما من
علقات مشتمل است وضع و محمل هر دو را ۱۲

عموم موضوعية الاكبر مع الاختلاف في الكيف مع منافاته
ای اوسط مع اکبر ۱۲

وصف الاوسط الى وصف الاكبر بنسبة الى ذات الاصغر فصل

الشرطي الاقتراني اما ان تركب من متصلتين او منفصلتين او حملية
اما الان یکون ۱۲

ومتصلة او حملية ومنفصلة او متصلة ومنفصلة ينعقد فيه الاشكال
نحو کلما کان هذا فذاک لکن هذا فلیس ذاک ۱۲

الاربعة وفي تفصيلها طول فصل الاستثنائي ينتج من المتصلة
ای نتائج

وضع المقدم ورفع التالي والحقيقية وضع كل كمانعة
بانکه وضع او رفع

الجمع ورفعه كمانعة الخلو وقد يخص باسم القياس
بانسان ۱۲

ضابطه شرائط الاربعة انه لابد اما من عموم موضوعية
ای اشکال اربعه ۱۲

الاوسط مع ملاقاته للاصغر بالفعل او حمله على الاكبر واما من
علقات مشتمل است وضع و محمل هر دو را ۱۲

عموم موضوعية الاكبر مع الاختلاف في الكيف مع منافاته
ای اوسط مع اکبر ۱۲

وصف الاوسط الى وصف الاكبر بنسبة الى ذات الاصغر فصل

الشرطي الاقتراني اما ان تركب من متصلتين او منفصلتين او حملية
اما الان یکون ۱۲

ومتصلة او حملية ومنفصلة او متصلة ومنفصلة ينعقد فيه الاشكال
نحو کلما کان هذا فذاک لکن هذا فلیس ذاک ۱۲

الاربعة وفي تفصيلها طول فصل الاستثنائي ينتج من المتصلة
ای نتائج

وضع المقدم ورفع التالي والحقيقية وضع كل كمانعة
بانکه وضع او رفع

الجمع ورفعه كمانعة الخلو وقد يخص باسم القياس
بانسان ۱۲

ایجاب الصغری وفعلیتها مع کلیة احدهما لینتج الموجبتان
مع الموجبة الکلیة او بالعکس موجبة جزئیة ومع السالبة
الکلیة او الکلیة مع الجزئیة سالبة وجزئیة بالخلف او بعکس
الصغری والکبری ثم الترتیب ثم لینتجه وفی الرابع ایجابها
مع کلیة الصغری واختلافهما مع کلیة احدهما لینتج الموجبة
الکلیة مع الاربع والجزئیة مع السالبة الکلیة والسالبتان
مع الموجبة الکلیة وکلیتهما مع الموجبة موجبة جزئیة انلم تکن سلب
والافسالبة بالخلف او بعکس الترتیب ثم لینتجه او بعکس المقدمتین
او بالرد الی الثانی بعکس الصغری والثالث بعکس الکبری

وضابطه

الکبری وهو الشکل الاول او محمولها فالثانی او موضوعها

ای الشکل الثانی کقولنا کل ناطق انسان وکل لاشی من الحجر بانسان ۱۲

فالثالث او عکس الاول فالرابع وبشرط فی الاول ایجاب

ای شکل ثالث ۱۲ ای شکل اول ۱۲ ای شکل رابع نحو کل انسان ناطق وکل ضاحک انسان ۱۲

الصغری وفعلیتها مع کلیة الکبری لینتج الموجبتان مع الموجبة

نحو کل انسان حساس وکل حیوان انسان فینتج کل حیوان حساس ۱۲

الکلیة الموجبتین ومع السالبة السالبتین بالضرورة

ای کلیة وجزئیة ۱۲ مفعول ینتج ۱۲ ای بالبداهة لاحتیاج الی دلیل کسائر الاشکال ۱۲

وفی الثانی اختلافهما فی الکیف وکلیة الکبری مع دوام الصغری

ای صغری وکبری ۱۲ ای ایجاب وسلب ۱۲ سالبة باشد یا موجبة ۱۲

او انعکاس السالبة الکبری وکون الممکنة مع الضروریة او کبری

ای کبری ۱۲

مشروطة لینتج الکلیتان سالبة کلیة والمختلفتان

فی الکم ایضا سالبة جزئیة بانخلاف او عکس الکبری

ای بدلیل خلف ای بخلاف مفروض برآمدن ۱۲ نتیجه بر تقدیر عدم عین شرط ۱۲ لاشی من الانسان بحجر بعض الحیوان حجر بعض الحیوان لیس بانسان ۱۲

او الصغری ثم الترتیب ثم النتیجة وفی الثالث

ترتیب بگردانیدن عکس صغری کبری وعکس کبری صغری پس عکس

عکس صغری پس بعکس کبری قیاس بعکس کبری وقیاس بعکس صغری و

صغری پس بعکس این نتیجه مطلوبه ۱۲ من التذنیب ۱۲

تبدیل نقیضی الطرفین مع بقاء الصدق والکیف واجعل نقیض الثانی
اولا وعین الاول ثانیا مع مخالفة الکیف وحکم الموجبات ہہنا حکم
السوالب فی المستوی وبالعکس والمبیان البیان ونقض النقض
وقد بین انعکاس الخاصتین من الموجبة الجزئیة ہہنا ومن السالبة
الجزئیة ثمة الی العرفیة الخاصة فصل القیاس قول مؤلف من قضایا
یلزم لذاته قول آخر فالکان مذکور افیه بالقوة وہیئته فاستثنائی
والا فاقترانی حملی او شرطی وموضوع المطلوب من الحملی یسمی
اصغر ومحموله اکبر والمتکرر اوسط وما فیه الاصغر الصغری
والاکبر الکبری والاوسط اما محمول الصغری وموضوع

والکلیۃ والموجبۃ انما تنعکس جزئیۃ بجواز عموم المحمول والتالی
نحو کل انسان حیوان عکسہ بعض الحیوان انسان وکلما کان ہذا الشیٔ انسانا کان حیوانا
عکسہ قد یکون اذا کان الشیٔ حیوانا کان انسانا وقس علی ہذا البواقی ۱۲

والسالبۃ الکلیۃ تنعکس کلیۃ والا لزم سلب الشیٔ عن نفسہ والجزئیۃ
لا تنعکس اصلا بجواز عموم الموضوع او المقدم واما بحسب الجہۃ

فمن الموجبات تنعکس الدائمتان والعامتان حینیۃ
مطلقۃ والخاصتان حینیۃ مطلقۃ لا دائمۃ والوقتیتان
والوجودیتان والمطلقۃ العامۃ مطلقۃ عامۃ ولا عکس للممکنتین
من السوالب تنعکس الدائمتان دائمۃ والعامتان عرفیۃ عامۃ والخاصتان
عرفیۃ لا دائمۃ فی البعض والبیان فی الکل ان نقیض العکس
مع الاصل ینتج المحال ولا عکس للبواقی بالنقیض فصل عکس النقیض

تنبیہ

او متصلتان او منفصلتان او مختلفتان الا انها خرجتا زيادة

اداة الاتصال والانفصال عن التمام فصل التناقض اختلاف

بقضيتين بحيث يلزم لذاتة من صدق كل كذب الاخرى

وبالعكس ولا بد من الاختلاف في الكم والكيف والجهة

والاتحاد فيما عداها والتناقض للضرورية الممكنة العامة

والدائمة المطلقة العامة وللمشروطة العامة الحينية الممكنة

وللعرفية العامة الحينية المطلقة وللممكنة المفهوم المردد بين

يقتضي الجزئيتين لكن في الجزئية بالنسبة الى كل فرد

فصل العكس المستوى تبديل طرفي القضية مع بقاء الصدق

وہذہ مرکبات لان اللاد وام اشارۃ الی مطلقۃ عامۃ واللاضرورۃ

الی ممکنۃ عامۃ مخالفتی الکیفیۃ موافقتی الکمیۃ لما قیدبہما

فصل الشرطیۃ منفصلۃ ان حکم فیہا بثبوت نسبۃ علی تقدیر

اخری او نقیضہا لزومیۃ ان کان ذلک بعلاقۃ والا فاتفاقیۃ و منفصلۃ

ان حکم بتبانی النسبتین او لا تنافیہما صدقا وکذبا دی حقیقیۃ

او صدقا فقط فمانعۃ الجمع او کذبا فقط فمانعۃ الخلو وکل منہما عنادیۃ

ان کان التنافی لذاتی الحجزین والا فاتفاقیۃ ثم الحکم فی الشرطیۃ

ان کان علی جمیع تقادیر المقدم فکلیۃ او بعضہا مطلقا فجزئیۃ او معینا

فشخصیۃ والا فمہملۃ وطرفا الشرطیۃ فی الاصل قضیتان حملیتان

---

۵۲ قولہ ومنفصلۃ آہ ای اگر حکم کردہ شود بمخالفت ازروی صدق وکذب بنسبت

منفصلہ حقیقیہ گویند یا ازروی صدق فقط یا ازروی کذب فقط یا بہر دو نسبت جمع نشوند و رفع

نشوند یا بہر دو نسبت جمع نشوند و رفع شوند پس ہر منفصلہ مانعۃ الجمع

مانعۃ الخلو گویند ۱۲ من الشرح

۵۳ قولہ وکل منہما آہ ای ہر دو منفصلہ حقیقیہ

---

۵۴ قولہ والا فاتفاقیۃ ای اگر بنا شد

این حکم بعلاقہ بل بمجرد اتفاق واقع شدہ پس آن قضیہ

قولہ ومنفصلۃ آہ ای اگر حکم کردہ شود بمخالفت

یا سلب آن مخالفت ازروی صدق وکذب بنسبت

منفصلہ حقیقیہ گویند یا ازروی صدق فقط یا

کہ حکم کردہ شود کہ این ہر دو نسبت

لیکن گاہی برداشتہ شوند پس این ہر

نامند یا ازروی کذب فقط یا بنظور

این ہر دو نسبت برداشتہ نشوند لیکن جمع نشوند و رفع

پس این ہر منفصلہ مانعۃ الجمع

مانعۃ الخلو گویند ۱۲ من الشرح

۵۵ قولہ وکل منہما آہ ای ہر دو منفصلہ

فرمانفتہ الجمع و مانعۃ الخلو عنا و یہ باشد اگر

مخالفت و بران برای ذات مقدم و تالی ثابت

بنظور کہ مفہوم کی ازان منافی بران برای

دیگر باشد ہر جا کہ محقق شوند آن ہر دو امر

تنافی خواہد بود

محض اتفاقیہ باشد از اتفاقیہ نامند پس

اگر شرطیہ حکم بر جمیع تقادیر مقدم باشد

شرطیہ کلیہ باشد والا جزئیہ ۱۲ من الشرح

او ما دام وصفه فمشروطة عامة او فی وقت معین فوقتیة مطلقة

او غیر معین فمنتشرة مطلقة او بدوامها ما دام الذات فدائمة مطلقة

او ما دام الوصف فعرفیة عامة او بفعلیتها فالمطلقة العامة

او بعدم ضرورة خلافها فممکنة عامة فهذه بسائط وقد

یقید العامتان والوقتیتان المطلقتان باللادوام الذاتی

فیسمی المشروطة الخاصة والعرفیة الخاصة والوقتیة والمنتشرة

وقد یقید المطلقة العامة باللاضرورة الذاتیة فیسمی الوجودیة

اللاضروریة او باللادوام ویسمی الوجودیة اللادائمة وقد یقید

الممکنة العامة بلاضرورة الجانب الموافق ایضا ویسمی الممکنة الخاصة

والدال على اللزوم بطلته وقد استعير لهما هو والافشرطية وليسي

الجزء الاول مقدما والثاني تاليا والموضوع ان كان شخصا كانت

القضية شخصية ومخصوصة وان كان نفس الحقيقة فطبيعية والا

فان بين كمية الافراد كلا او بعضا فمحصورة كلية او جزئية

وما به البيان سورا والا فمهملة وتلازم الجزئية ولا بد في الموجبة

من وجود الموضوع محققا وهي الخارجية او مقدارا فالحقيقية او ذهنا

فالذهنية وقد يجعل حرف السلب جزء من جزء فتسمى معدولة والا

فمحصلة وقد يصرح بكيفية النسبة فموجهة والا فمطلقة وما به البيان جهة

فان كان الحكم بضرورة النسبة او دوام ذات الموضوع موجود فضرورية مطلقة

وکذا الانواع الخمسة والحق ان وجود الطبعی بمعنی وجود الشخاصه فصل معرف الشی

مایقال علیه لافادة تصوره ویشترط اینکون مساویا واجلی

فلا یصح بالاعم والاخص والمساوی معرفة وجهالة والاخفی

والتعریف بالفصل القریب حد وبالخاصة رسم فانکان

مع الجنس القریب فتام والافناقص ولم یعتبروا بالعرض العام

وقد اجیز فی الناقص اینکون اعم کالناقص اللفظی وهو مایقصد

بتفسیر مدلول اللفظ التصدیقات القضیة قول یحتمل الصدق

والکذب فانکان الحکم فیها بثبوت شی لشی اونفیه عنه فحملیة

موجبة اوسالبة وسمی المحکوم علیه موضوعا والمحکوم به محمولا

وهو المقول علی الشیٔ فی جواب ای شیٔ هو فی ذاته فان میزه عن

المشارکات فی جنس القریب فقریب او البعید فبعید واذا انسب الی

مایمیزه فمقوم والی مایمیز عنه فمقسم والمقوم للعالی مقوم للسافل

ولا عکس والمقسم بالعکس الا مع الخاصة وهو الخارج المقول علی ما تحت حقیقة

واحدة فقط الخامس العرض العام وهو الخارج المقول علیها وعلی

غیرها وکل منها ان امتنع انفکاکه عنه فلازم بالنظر الی الماهیة

او الوجود بین یلزم تصوره من تصور الملزوم ومن تصورهما الجزم بالملزوم

وغیر بین بخلافه والا فعرض مفارق یدوم او یزول بسرعة او ببطء قسمة

مفهوم الکلی ان کلیا منطقیا ومعروضه طبیعیا والمجموع عقلیا

علی الکثیرة المختلفة الحقائق فی جواب ماهو فانکان الجواب

عن الماهیة وعن بعض المشارکات هو الجواب عنها وعن الکل

فقریب کالحیوان والابعد کالجسم النامی والثانی النوع وهو المقول

علی الکثیرة المتفقة الحقیقة فی جواب ماهو وقد یطلق علی الماهیة

المقول علیها وعلی غیرها الجنس فی جواب ماهو ویختص باسم الاضافی

کالاول بالحقیقی وبینهما عموم من وجه لتصادقهما علی الانسان

وتفارقهما فی الحیوان والنقطة ثم الاجناس قد یترتب متصاعدة

الی العالی ویسمی جنس الاجناس والانواع متنازلة الی السافل

ویسمی نوع الانواع وما بینهما متوسطات الثالث الفصل

اداولویة وان کثر فان وضع لکل واحد فمشترک والافان اشتهر

فی الثانی فمنقول منسوب الی الناقل والا فحقیقة ومجاز فصل

المفهوم ان امتنع فرض صدقه علی کثیرین فجزئی والا فکلی

امتنعت افراده او امکنت ولم یوجد او وجد الواحد فقط مع امکان الغیر

وامتناعه او الکثیر مع التناهی او عدمه والکلیان ان تفارقا کلیا

فمتباینان والا فان تصادقا کلیا من الجانبین فمتساویان وبقضیهما

کذلک ومن جانب واحد فقط فاعم وخاص مطلقا وبقضیهما بالعکس والا

فمن وجه وبین بقضیهما متباینین وقد یقع الجزئی للاخص

وهو اعم فصل الکلیات خمس الاول الجنس وهو المقول

وموضوعه المعلوم التصوری والتصدیقی من حیث انه یوصل

الی المطلوب التصوری فیسمی معرفا او التصدیقی فیسمی حجة

التصورات دلالة اللفظ علی تمام ما وضع له مطابقة وعلی جزئه

تضمن وعلی الخارج التزام ولابد من اللزوم عقلا او عرفا

ویلزمها المطابقة ولو تقدیرا ولا عکس والموضوع ان قصد بجزئه

منه الدلالة علی جزء المعنی فمرکب اما تام خبرا او انشاء واما ناقص

تقییدی او غیره والا فمفرد وهو ان استقل فمع الدلالة هیئتیة علی

احد الازمنة الثلثة کلمة ومدلولها اسم والا فاداة وایضا ان اتحد معناه فمع

تشخصه ضمنا علم وبدونه متواطا ان ساوت افراده فی شک آن تفاوتت بالولیة

وتقریب المرام من تقریر عقائد الاسلام جعلته تبصرة
لمن حاول التبصر لدی الافهام وتذکرة لمن اراد ان یتذکر
من ذوی الافهام سیما الولد الاغر المحفی النحری بالاکرام
سمی حبیب الله علیه التحیة والسلام لازال له من التوفیق
قوام ومن التایید عصام وعلی الله التوکل وبه الاعتصام
القسم الاول فی المنطق مقدمته العلم انکان اذعانا
للنسبة فتصدیق والا فتصور ویقینان بالضرورة الضروریة
والاکتساب بالنظر وهو ملاحظة المعقول لتحصیل المجهول
وقد یقع فیه الخطاء فاحتیج الی قانون یعصم عنه وهو المنطق

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی هدانا سواء الطریق وجعل لنا التوفیق خیر رفیق

والصلوة علی من ارسله هدی هو بالاهتداء حقیق ونورا

به الاقتداء یلیق وعلی آله واصحابه الذین سعدوا فی مناهج

الصدق بالتصدیق وصعدوا معارج الحق بالتحقیق وبعد

فهذا غایت تهذیب الکلام فی تحریر المنطق والکلام

بعون صناع کن فکان فضل خلاق زمین و زمان

تیغ

در مطبع نامی منشی نول کشور به طبع مزین مقبول جهان گردید

یستلزم تاخیر المعروض عن العارض و الضرورة العقلیة تشهد بخلافه و علی الثالث یلزم استغناء الممکن من حیث هو الوجود ان السلیم الحکیم بطلانه بعلة تحتاج الی لطف القریحة ط از میر زاهد شرح مواقف **فائدة جلیلة** اعلم ان الفرق بین القعود و الجلوس ان القعود هو جلوسه بعد القیام و الجلوس هو القعدة بعد الاضطجاع و الفرق بین الخلاف و الاختلاف ان الاختلاف یکون من الجانبین و الخلاف یکون من الجانب الواحد و قد یکون الخلاف بمعنی الاختلاف و قیل الاختلاف تباین الطرق و المقاصد کلیهما و الخلاف تباین الطرق مع اتحاد المقاصد و الله اعلم و الفرق بین الضدین و النقیضین ان النقیضین لا یجتمعان و لا یرتفعان کالعدم و الوجود و الضدین لا یجتمعان و لکن یرتفعان کالسواد و البیاض و الفرق بین مع و بین الواو و التی بمعنی مع ان ما قبل مع تابع لما بعدها بخلاف الواو فان ما بعدها تابع لما قبلها و الفرق بین الاطلاق و الاستعمال ان الاطلاق هو التلفظ بدون ارادة المعنی و الاستعمال هو التلفظ بارادة المعنی و الفرق بین الاحد و الواحد ان الاحد یطلق علی الذوات و الواحد یطلق علی الصفات و الفرق بین النعت و الصفة ان الصفة یستعمل فی المدح و الذم و النعت یستعمل فی المدح فقط و الفرق بین العلم و المعرفة ان العلم هو ادراک الکلیات و الجزئیات و الحق و الباطل و المعرفة هی ادراک الکلیات و ادراک الشیء کما هو و الفرق بین الحمد و الشکر و المدح ان الحمد هو الثناء باللسان علی الجمیل الاختیاری مقابلا للنعمة اولا و الشکر کان فی مقابل النعمة فقط غیر مخصوص بالمسان و المدح هو الثناء باللسان لا علی الجمیل الاختیاری و الفرق بین الکل و الکلی ان الکل جزئی کزید فانه جزئی لنوعه کل و الکلی جزء کالانسان فانه کلی و جزء لافراده و کذلک فرق بین الجزء و الجزئی فافهم و تدبر و الله اعلم **فائدة** اعلم ان فی افعال الاختیاری للعباد اربع مذاهب الاول مذهب الاشاعرة اهل السنة و الجماعة و هو ان الله تعالی هو المؤثر المستقل فیها و الله تعالی لکن بواسطة کسب العباد و یسند الیهم افعالهم و الثانی مذهب المعتزلة و هو ان یکون المؤثر المستقل و هو قدرة العباد و الثالث مذهب ابی اسحق الاسفرائی هو ان یکون المؤثر المستقل مجموع القدرتین ای قدرة الله تعالی و قدرة عباده الرابع مذهب البحرة و هو ان یکون مؤثرا فیها و هو الله تعالی لا مدخلیة لقدرة العباد فی ذلک اصلا لان حقیقة الکسب طلب من حیث انه قدرة

اعلم ان الاسماء الواقعة علی الذوات ابحث مع قطع النظر عن الصفات و غیرها من الامور فرقا بینها و بین الاسماء الواقعة علی الصفات کالعلم و القدرة و نحوهما فانها لا یجوز ان تطلق علی الانسان الا بعد ان یثبت له العلم و القدرة و نحوهما فافهم و تدبر و الله اعلم

جواهر المضیة

وترغب والرابع موالف من الوهميات وهي التي يحكم بها الوهم والعمدة هو البرهان فافهم اي لتالفهما من
اليقينيات تمام شد جواهر مضيئة لتصنيف مولوي مقبول احمد مرحوم ومغفور فوائد متفرقة قد عرفت ان الجعل على
قسمين الجعل البسيط وهو جعل الشئ والثاني الجعل المركب وهو جعل الشئ شيئا وتوسط بين
شيئين المجعول والمجعول اليه فالاشراقيون ذهبوا الى الجعل البسيط وقالوا الفاعل يجعل نفس الماهية
والمشاؤن ذهبوا الى الجعل المؤلف وقالوا الفاعل يجعل الماهية موجودة واستدل على الجعل
البسيط اولا بانه يجب الانتهاء الى الجعل البسيط وثانيا بان الوجود امر اعتباري واثر الجعل
كما يعلم بالضرورة هو امر عيني وانت تعلم ان ما علم بالضرورة هو كون المجعول امرا عينيا دون المجعول اليه
و بالثاني بان الوجود هو المعنى المصدري ومصداق حمله في الواجب بالحقيقة من حيث هي هي وفي
الممكن هو الماهية من حيث انها مستندة الى الجاعل فاذا فرض انها متغيرة في نفسها من الجاعل لصدق
حمل الوجود عليها في مرتبة ذاتها فلا يكون الممكن ممكنا ذات خيبر بان مصداق حمل الوجود هو الماهية من حيث انها مستندة
الى الجعل سواء كان استنادها اليه من حيث الذات او من حيث الوجود مع ان الماهية من حيث على تقدير الجعل المؤلف
مستغنية عن الجعل المستانف لا عن الجعل مطلقا واستدل على الجعل المولف اولا بان توسط الجعل بين الماهية
ونفسها غير معقول ومن البين ان ذلك مبني على عدم تصور الجعل البسيط كان الجعل المتخال بين الشئ ونفسه وهو
هو الجعل المركب لا الجعل البسيط وثانيا بان علة الاحتياج هي الامكان وهو كيفية نسبة الوجود الى الماهية
فالمجعول هو الماهية باعتبار الوجود لا الماهية من حيث هي ولا يخفى ان الامكان علة لاحتياج الماهية باعتبار
لا الاحتياجها مطلقا فلا يلزم رفع احتياجها من حيث هي كيف ولها في كل مرتبة واحتياج مع ان ما هو
علة الاحتياج هو الامكان بمعنى المصداق وهو نفس الممكن والحق ان الماهيات الممكنة مجعولة بالجعل البسيط و
ذلك لان الجعل اما ان يتعلق بنفس الماهية بالذات او يتعلق لها بالعرض او لا تعلق بها اصلا لا بالذات ولا بالعرض
فعلى الاول ثبت المدعى وعلى الثاني يلزم تاخير الماهية من حيث هي من الماهية من حيث الوجود وهو

جواهر المضيئة

والثانی اربعة وانکانت القسمة العقلیة یقتضی ان یکون ستة عشر وینتج الاول المصورات الاربع والثانی
السالبتین للمنافات ای بسبب اختلافات مقدمتیه فی الکیف والشکل الثالث شرطه ایجاب القضیته
الاولی وکلیته احدیهما فضروبه ستة وینتج جزئیتین للمنافات ای بسبب المخالفة الواقعة بین مقدمتیه
فی الکم والرابع عاشر ای خفی المعنی غیر ظاهر الانتاج بعید عن الفهم لکونه علی غیر النظم الطبعی وضروبه المنتجة خمسة
واستثنائی عطف علی قوله اقترانی فانکانت القضیة الاولی متصلة فوضع المقدم ینتج وضع التالی
ورفع التالی رفع المقدم لا غیر ای لا ینتج وضع التالی وضع المقدم ولا رفع المقدم رفع التالی للازوم
ای لان التالی لازم للمقدم ووجود الملزوم بدون اللازم محال ولا عکس الجواز عموم اللازم و
انکانت منفصلة فالوضع الرفع والرفع الوضع ایهما کان ای وضع احد الجزئین ینتج رفع الآخر بالعکس
والبرهان قیاس یقینی ای منسوب الی الیقین وهو الاعتقاد المطابق الثابت والیقینیات
ای القضایا الیقینیة اصولها بحسب الاستقراء اولها بدیهیات وهی القضایا التی یجزم العقل فیها بمجرد
تصور طرفین وثانیها مشاهدات اما بحس ظاهر سمیت حسیات او بحس باطن سمیت وجدانیات وثالثها
متواترات وهی التی یحکم العقل فیها بواسطة السماع من جماعة کثیرة احال العقل توطوءهم علی الکذب
ورابعها مجربات وهی التی یحتاج العقل فیها بتسهیل الجزم الی مشاهدة مکررة وخامسها حدسیات
وهی التی لا یحتاج العقل فیها الی مشاهدة وسادسها فطریات وهی التی یقتصر العقل فی حکمها
الی واسطة لا تغیب عن الذهن عند تصور الطرفین ویسمی قضایا قیاساتها معها ایضا وغلب استعمال
جدل وخطابة وشعر وسفسطة فالاول ای الجدل مؤلف من المشهورات وهی التی یطابق
فیها آراء الکل او من المسلمات التی یسلمها الخصم فی المناظرة والثانی ای الخطابة مؤلف
من المقبولات وهی التی توجد ممن یعتقد فیه او المظنونات وهی التی یحکم لها حکما راجحا مع تجویز نقیضه
والثالث ای الشعر مؤلف من المخیلات وهی التی یخیل بها فیتأثر النفس منها قبضا وبسطا فتنفر او

اولا یکون مقیدا بهما حالان عند الجهات المذکورة فیما قیل لکن الاول حال لما یجوز تقییده بهما والثانی لما یجوز
فالمطلقة العامة هی وجودیة لا دائمة والدوام اشارة الی ممکنة عامة مخالفة للاصل فی الکیف موافقة
فی الکم ووجودیة لاضروریة واللاضروریة عبارة عن مطلقة عامة هکذا والمشروطة والعرفیة العامة مشروطة
وعرفیة خاصة واللادوام فیهما هو الاطلاق العام واما الممکنة العامة فتقییده باللاضرورة فقط
من الجانب الموافق سمیت خاصة وهذه القضایا السبع مرکبات التناقض تنافی القضیتین لاتفرد
کالسماء والارض ذاتا لا بواسطة وخصوص مادة مع الاختلاف فی الکیفیة والکیفیة عبارة عن الایجاب
والسلب والکمیة هی الکلیة والجزئیة وفی الموجبتین فی الجهة والاتحاد فیما عداها ویتحقق فی المخصوصتین
بالاتحاد فی الامور الثمانیة هی وحدة الموضوع والمحمول والمکان والزمان والخبر والکل والاضافة
والشرط والقوة والفعل وفی المحصورتین باتحادها ای الامور الثمانیة مع المخالفة فی الکم ای الکلیة والجزئیة
العکس المستوی تبدیل طرفی القضیة مع بقاء الصدق فالموجبة الکلیة کانت او جزئیة تنعکس جزئیة لان
الکلیتین قد تکذبان والجزئیتین قد تصدقان والسالبة تنعکس کلیة ان کانت ای السالبة ایاها ای کلیة
ولا ای وان لم یکن کلیة بل کانت جزئیة فلا تنعکس اصلا القیاس قضیتان یستلزمان بصورتهما
قضیة اخری وهی المسماة بالنتیجة وهو القیاس الاقترانی ان لم یکن النتیجة بعینها ولا نقیضها نادرا فیه
ولابد فیه من سط لایصال حکم الاکبر الی الاصغر ویسمی حدا اوسط فانکان الوسط المذکور محمولا فی القضیة
الاولی وموضوعا فی الثانیة فشکل اول لکونه علی نظم طبعی وهو وصول الحکم من المحمول الی الموضوع
بلا تکلف او بالعکس اے محمولا فی الثانیة وموضوعا فی الاولی فرابع لانه ابعد غایة البعد
منه او محمولا فیهما ای فی القضیتین فثانی ای فشکل ثان او موضوعا فیهما فثالث وطلب
الامثلة من المطولات فالاول شرطه ایجاب القضیة الاولی وکلیة القضیة الثانیة والشکل
الثانی شرطه تخالف المقدمتین مع کلیة القضیة الثانیة وضروبهما اے الاول

مية الافراد مع صلاحيته نحو ان الانسان لفي خسر وايضا تقسيم آخر للحملية الامكان حرف السلب جزء
من الموضوع فمعدولة الموضوع كقولنا اللاحي جماد ومن المحمول فهي معدولة المحمول نحو الجماد لاحي
او من الطرفين فمعدولة الطرفين نحو اللاحي لاعالم وسميت معدولة مجازا لانها عدل فيها عن حرف
السلب عن معناه الموضوع وهو سلب النسبة تسمية للكل باسم الجزء والا فلم يكن حرف السلب جزء
محصلة ان كانت موجبة كقولنا زيد كاتب وبسيطة ان كانت تلك القضية سالبة نحو زيد ليس بكاتب والعبرة
اي الاعتبار للنسبة في كون القضية معدولة وبسيطة لان قولك زيد ليس بقائم الامكان فيها كما عدم القيام
على زيد فمعدولة لان النسبة ايجابية والامكان المراد سلب القيام عنه فبسيطة وبهذا اوايضا تقسيم للقضية
باعتبار الكيفيات ان بين فيها كيفية النسبة من الضرورة والدوام والامكان والامتناع واللاضرورة
واللادوام فموجبة واجبة امكان الامكان رفعا للمجرد وحرف السلب عام ان سلب الضرورة عن الايجاب
او عما السلب وخاص ان سلبت اي الضرورة عنهما جميعا اي عن الايجاب والسلب فقوله واجبة مبتدأ و
امكان خبر وعام وخاص صفة الامكان وتجاذبه والقضية على التقدير الاول يسمى ممكنة عامة وعلى الثاني ممكنة خاصة
او فعل ودوام او ضرورة كل هذه الثلاثة بالرفع عطف على قوله امكان والقضية يسمى على الاول مطلقة
عامة فتسميتها بالمطلقة لان هذا هو المفهوم من القضية عند اطلاقها وعدم تقييدها بالضرورة
والدوام او غير ذلك من الجهات اولان الحكم فيها غير مقيد بزمان من الازمنة الثلثة وبالعامة
لكونها اعم من الوجودية اللادائمة واللاضرورة وعلى الثاني اي الدوام الذي يدل على عدم
انفكاك النسبة لا على امتناع الانفكاك دائمة مطلقة وعلى الثالث اي الضرورة التي يدل على استحالة الانفكاك
ضرورية مطلقة فتسميتها بالمطلقة تقييدهما بالوصف ذاتا ووصفا حالان عن الدوام والضرورة
فسميت الضرورة على الاول دائمة وضرورية مطلقة وعلى الثاني مشروطة عامة وعرفية عامة او وقتا معينا ووقتية مطلقة
او غيره اي غير معين منتشرة مطلقة وهذا الثمانية بسائط لان حقيقتها اما ايجاب فقط او سلب فقط مقيدا بالدوام او اللاضرورة

وان لم یکن بالاجزاء فقط بل بامور خارجة او بجزء وامر خارج فرسم بمعنی العلامة لانه یعلم به المعرف تام
کان بالامر الخارج حال کونه متضمنا مع الجزء عاما او خاصا حالان عن الجزء والجزء العام الجنس والخاصة
الفصل کتعریف الانسان بالحیوان الضاحک او الناطق الکاتب وناقص کان بالامر الخارج فقط کتعریف
الانسان بانه ضاحک او جسم ضاحک وشرطه ای شرط المعرف بالکسر ان یکون مساویا للمعرف بالفتح فی الصدق
یعنی متی صدق هذا صدق ذاک وبالعکس کالناطق فی تعریف الانسان اما واضح منه فلا یصح بالاعم من المعرف کالحیوان فی
تعریف الانسان ولا بالمساوی معرفة وجهالة کتعریف الابن بمن له الاب وبالعکس ولا بالاخفی وکما یقال النار اسطقس
فوق الاسطقسات فلا یصح اتحادهما التعریف بالعرض العام غیر معتبر وجودا وفی الناقص انیکون بالاعم کالتعریف
باللفظ القضیة قول یحتمل الصدق والکذب حملیة ان حکم فیه بانه هذا ذاک نحو زید قائم والا ای ان لم یکن کذلک شرطیة
منفصلة الکان الحکم فیه بانه یصدق هذا فذاک صدق منفصل الکانت الشمس طالعة فالنهار موجود ومنفصلة ان حکم
فیه بانه اما ان یصدق هذا او ذاک نحو هذا العدد اما زوج او فرد ثم القضیة اما موجبة ان ثبت النسبة ای
کان الحکم فیه بثبوت شئ لشئ وسالبة ان رفعت النسبة ای کان الحکم فیه بنفی شئ عن شئ نحو زید لیس بقائم
ویسمی المحکوم علیه موضوعا والمحکوم به محمولا فی الحملیة ومقدما وتالیا فی الشرطیة والقضیة الحملیة
ان تشخص موضوعا ای کان موضوعها شخصا معینا وجزئیا حقیقیا شخصیة ومخصوصة
نحو زید عالم والحکم فیه علی نفس الطبیعة فطبیعیة کقولنا الانسان لیس بکلی والا
ای وان لم یکن الموضوع شخصا ولا نفس الحقیقة فمحصورة ومسورة ان بین فیها کمیة
الافراد ای قدر الافراد فیها کلا او بعضا سمیت محصورة بحصر افراد موضوعها والسورة مشتقة من
سور البلد کما انه یحیط به کذلک اللفظ الدال علی کمیة الافراد یحصرها فسور الموجبة الکلیة کل ولام الاستغراق
وما یفید مفادهما وسور الجزئیة بعض وواحد السالبة الکلیة لاشئ ولا واحد والجزئیة بعض لیس و
لیس بعض ولیس کل والامثلة ظاهرة ومهملة عطف علی محصورة ان لم یبین فیها

جواهر المفیة

والثالث اى ماكان اللفظ والمعنى كلاهما كثيرا تباين بالمعنى اللغوى لا ما يصطلح فى النسب والروابط اى ما كان
كلاهما واحدا ان كان المعنى شخصا معينا مع تصور مفهومه عن وقوع الشركة فيه فخبرى منسوب الى الخبر وهو الكلى
كزيد والا اى وان لم يكن المعنى شخصا معينا بل يمتنع وقوع الشركة فيه اذا تصورته فكلى منسوب الى الكل وهو الخبرى
متواط اسم فاعل من التواطؤ وهو مهموز اللام بمعنى التوافق ان تساوت الافراد فيه كالانسان فانه
يصدق على زيد وعمرو وبكر وعلى السوية بلا تفاوت ومشكك من تشكيك هو على انواع بالاولية
والاولوية وغير ذلك ان لم تساوت كالوجود فانه فى الواجب تعالى قديم وفى غيره منه فى الممكن ايضا هذا التقسيم ثان للفظ
المفرد ان لم يستقل معناه فاداة عند المنطقيين حرف عند النحاة نحو من وفى والا اى وان لم يكن كذلك بل كان مستقلا
بالمفهومية يمنع ولالته على الزمان اى زمان كان من الازمنة الثلثة كلمة عند المنطقيين وفعل عند النحاة نحو ضرب
الضرب بدونه اى بدون الزمان اسم كزيد وقتيل وناصر والمركب ان صح السكوت عليه فتام اما خبر ان كان محتملا
للصدق والكذب مع قطع النظر عن خصوصيات المواد نحو زيد قائم وانشاء ان لم يكن كذلك مثل اضرب والا فتصريف
ناقص ان لم يصح سكوت المخاطب عليه بل كان منتظر التقييد باى نحو ان احد خبريا قيدا آخر نحو غلام زيد ورجل فاضل وغير تقييدى
وان لم يكن كذلك نحو بعلبك وخمسة عشر والكلى ان تأبى نفس تصور مفهومه عن وقوع الشركة فيه نوع كالانسان فانه تمام حقيقة زيد
عمرو وبكر وغيرهم اذ لا تفاوت فى الحقيقة دخول الجزء فى الكل تمام المشتركة بينه وبين غيره من مشاركاته فى ذلك الكلى فجنس
كالحيوان فانه ليس تمام الحقيقة للانسان بل جزءها المشتركة بين حقيقة الغنم والبقر والفرس وغيرهم والا اى وان
ان لم يكن تمام المشترك بل يكون مجموعا بحقيقة واحدة فصل بمعنى الفاصل كالناطق بالنسبة الى الانسان
او كان خارجا عن الحقيقة مختصا بها فخاصة مثل الضاحك والكاتب والا اى وان لم يكن مختصا فعرض كالماشى
المعرف بالكسر ما يعرف الشىء ويميزه عن مشاركاته ان كان بالاجزاء فقط كالجنس والفصل فحد وهو فى اللغة المنع كانه يمنع
دخول غير المعرف بالفتح فيه وخروج افراده منه تام ان كان بمجموعهما اى بمجموع الاجزاء كتعريف الانسان بانه
حيوان ناطق او ناقص ان لم يكن بمجموع الاجزاء كتعريف الانسان بانه ناطق وجسم ناطق والا اى

وجب وجوب الوجوب اذ كان
كان احدا لنقيضين اذا كان
ممتنعا كان النقيض الآخر
ضروريا وايا ما كان ثبت
الوجوب من العلة وهو
بطل قسم الممكن اما وجوده او
عدمه لانه اذا وجب فى نحو باب
فاما ان يكون فى موضع
او لا الاول هو المطلوب
والثانى هو الاول فالمجموع
ليست علة او ما وقع ثانيا هو
المجموعة كما لا يخفى
الشرح

جواهر المضيه

الكلية والانسانية تتحدان صدقا
من الجهة والاتحاد تعلق بامر
والنوع الحقيقى الذى يتعلق به
هو تعلق التدبير والتصرف والنفوس
الكلية فى الحقيقة هى الانفس
الانسانية فى ابدانها وهو المسمى
والنفس الناطقة وهو الانسان
الحقيقة والنوع الحقيقى
والنوعية فالمادة جزء مادى
والنوعية جزء صورى
المادة والصورة جزءا المركب
لانواع الاجسام
على اى الجسم المطلق
لا الاشخاص فانها مركبة
فالمركب من الصورة والمادة
فالمركبون من الصورة والمادة
هو الكل

الجواہر المضیۃ فی شرح الدرۃ البہیۃ للشیخ عبد الحق الدہلوی رح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ عز وجل والصلوۃ علی خیر خلقہ من نطق بما قل ودل ای بلفظ قل وعلی المعنی الکثیر دل لان الاطناب مخل للمطالب وغایۃ الایجاز مخل بفہم المطالب ہذا ہو معنی الفصاحۃ والتوسط فی الامور کلہا خیر وترک التصریح باسمہ صلی اللہ علیہ وسلم تعظیما دلالۃ اللفظ علی ما ای معنی وضع ذلک اللفظ بازائہ فسمی مطابقۃ ماخوذۃ من قولہم طابق النعل بالنعل اذا توافقا وانما سمیت بہا لان اللفظ یدل علی تمام المعنی الموضوع لہ لتکافہما وتوافقہما ودلالۃ اللفظ علی ما ای معنی لا ینفک ای لا ینفصل ذلک المعنی عنہ ای عن ذلک اللفظ عقلا داخلا فی ما وضع لہ حال عن فاعل ینفک وانما قید بالعقل لیشمل الالتزام فان الملازمۃ الخارجیۃ لیست بشرط فیہ وعدم الانفکاک ہو الملازمۃ تضمن لان اللفظ یدل علی ما تضمنہ المعنی الموضوع لہ ہذا اللفظ او خارجا منہ ای مما وضع بازائہ التزام کدلالۃ الانسان علی الحیوان الناطق واحدہما فقط او علی صنعۃ العلم والکتابۃ واللفظ الدال ان قصد بجزئہ الدلالۃ علی جزء معناہ فمرکب کزامی الحجارۃ والا ای وان لم یکن کذلک فمفرد کالانسان فاما ان یکون اللفظ المفرد کثیرا او المعنی واحدا کالیث واسد وغضنفر وضرغام او بالعکس ای اللفظ المفرد واحد والمعنی کثیرا او کلاہما کثیر ومثالہ کثیرا وکلاہما واحد کالانسان وافراده فالاول ترادف والثانی ان وضع لکل بعینہ علی السویۃ فاشتراک وسمی ذلک اللفظ مشترکا کالعین او لا علیہا ای علی السویۃ فنقل کالصلوۃ فانہ وضع اولا للدعاء ثم اشتہر فی الارکان المخصوصۃ اعنی نماز وبسبب الی المناسبۃ فیہ الی النقل ای ان کان شارعا فشرعی وان کان عرفا فمنقول عرفی وغیر ذلک ویشترط المناسبۃ فیہ وما نقل بلا مناسبۃ یسمی مرتجلا کالاعلام الواحد عطف علی قولہ لکل ای نضع لمعنی واحد ثم استعمل فی المعنی الآخر فحقیقۃ فی الاول ومجاز فی الثانی کالاسد للحیوان المفترس والرجل الشجاع

والبهائم والسباع كذلك ہو لا یفید الیقین لاحتمال ان لا یکون

الکل بہذہ الصفۃ کالتماسح **فصل** فی التمثیل وہو ان یستدل

بجزئی علی الجزئی الآخر لمشارکتہما فی کلی مؤثر فی الحکم ویسمی فی

الفقہاء قیاسا کقولنا العالم مؤلف فیکون حادثا کالبیت **فصل** فی البرہان

وہو اما لمی وہو الذی یکون الحد الاوسط فیہ علۃ للنسبۃ فی الذہن

والخارج کقولنا ہذا متعفن الاخلاط وکل متعفن الاخلاط محموم فہذا

محموم وانی وہو الذی یکون الحد الاوسط فیہ علۃ للنسبۃ فی الذہن

فقط کقولنا ہذا محموم وکل محموم متعفن الاخلاط فہذا متعفن الاخلاط

تمت ہذہ الرسالۃ

ل قولہ فصل فی التمثیل الخ

ل قولہ قیاسا الخ

ل قولہ فصل فی البرہان الخ

کشف التمثیل

کشف البرہان

قولنا كل ناطق انسان ولاشئ من الحجر بانسان فهو الثاني

والانسان موضوعا فيهما كقولنا كل انسان ناطق وكل انسان

ضاحك فهو الثالث واما الشكل الاول فشرطه ايجاب الصغرى

وكلية الكبرى واما الثاني فشرطه اختلاف مقدمتيه بالكيفية و

كلية الكبرى واما الثالث فشرطه موجبية الصغرى وكلية احديهما

والرابع غير محتاج له لعدم وقوعه في الاستعمال لانه غير بين فصل في الاستقرا

وهو تام ان استدل بجميع الجزئيات وحكم على الكل وهو قليل الاستعمال

وناقص اذا استدل باكثر الجزئيات وحكم على الكل كقولنا

كل حيوان يحرك فكه الاسفل عند المضغ لان الانسان

میزان المنطق

کل انسان حیوان وکل حیوان حساس فکل انسان حساس فلیست النتیجة

ولا تقیضها مذکورة فیه بالفعل واذا عرفت هذا فنقول ان موضوع النتیجة

فی الاقترانی لیسمی اصغر ومحمولها اکبر والقضیة التی فیها الاصغر

صغری والتی فیها الاکبر کبری والمکرر بین الاصغر والاکبر

لیسمی حدا اوسط والهیئة الحاصلة من کیفیة وضع الحد الاوسط

عند المحدثین الآخرین لیسمی شکلا وهی اربعة لان الحد الاوسط

انکان محمولا فی الصغری وموضوعا فی الکبری کقولنا کل

جسم مؤلف وکل مؤلف حادث فهو الاول وانکان العکس کقولنا

کل انسان ناطق وکل ضاحک انسان فهو الرابع انکان محمولا فیهما

وعين الاول الثانی مع مخالفة الاصل فی الکیف وموافقته
فی الصدق کما یقال فی کل انسان حیوان لاشیٔ مما لیس بحیوان
بالانسان والفرق بینهما یعرف فی المطولات فصل
فی القیاس وهو قول مؤلف من قضایا متی سلمت لزم عنه
لذاته قول آخر وهو استثنائی ان کان عین النتیجة او نقیضها مذکورة
فیه بالفعل کقولنا کلما کانت الشمس طالعة فالنهار موجود لکنها
طالعة فالنهار موجود فالنتیجة وهی فالنهار موجود مذکورة بعینها
فیه ولو قلت لکنه لیس بموجود نتج انها لیست بطالعة فنقیضها
وجود انها طالعة مذکورة فیه واقترانی ان لم یکن کذلک کقولنا

قوله فصل فی القیاس الخ

مکان الآخر مع بقاء الصدق والکیفیۃ فاما الکمیۃ فلا یبقی

فی الموجبات لانہا لا تنعکس کلیۃ لاحتمال کون المحمول اعم

من الموضوع کقولنا کل انسان حیوان فلا تنعکس کلیۃ لکذب

قولنا کل حیوان انسان واما السالبۃ فتنعکس کلیۃ کقولنا

لاشیٔ من الانسان بحجر لانہ یصدق لاشیٔ من الحجر بانسان کلیۃ

فصل فی عکس النقیض

وہو عبارۃ عند المتقدمین

عند تبدیل کل من طرفی القضیۃ بنقیض الآخر مع بقاء الصدق

والکیف کما یقال فی کل انسان حیوان کل لا حیوان لا انسان

وعند المتاخرین عبارۃ عن جعل نقیض الثانی الجزء الاول

ف۱ قولہ مکان الآخر مع بقاء الصدق والکیفیۃ فاما الکمیۃ فلا یبقی

ف۲ قولہ فی الموجبات لانہا لا تنعکس کلیۃ لاحتمال کون المحمول اعم

من الموضوع کقولنا کل انسان حیوان فلا تنعکس کلیۃ لکذب

قولنا کل حیوان انسان واما السالبۃ فتنعکس کلیۃ کقولنا

لاشیٔ من الانسان بحجر لانہ یصدق لاشیٔ من الحجر بانسان کلیۃ

ف۳ قولہ فصل فی عکس النقیض وہو عبارۃ عند المتقدمین

عند تبدیل کل من طرفی القضیۃ بنقیض الآخر مع بقاء الصدق

والکیف کما یقال فی کل انسان حیوان کل لا حیوان لا انسان

وعند المتاخرین عبارۃ عن جعل نقیض الثانی الجزء الاول

وباهمال الاوضاع فسور الموجبة الكلية في الشرطية المتصلة كلما

وفيهما وحيثما ونحوه وسور الموجبة الكلية المنفصلة دائما وسور السالبة الكلية

في الشرطية ١٢

فيهما ليس البتة والموجبة الجزئية قد يكون وسور السالبة الجزئية

اي في المتصلة والمنفصلة ١٢ سلے سورہا ١٢

قد لا يكون وبادخال السلب على سور الايجاب الكلي او اهمالها بلفظ

اي في المتصلة والمنفصلة ١٢ سلے سورہا ١٢

لو وان واذا في المتصلة واما واو في المنفصلة **فصل**

في التناقض وهو اختلاف القضيتين بالايجاب والسلب بحيث

يقتضي لذاته اينكون احدهما صادقة والاخرى كاذبة ولا تتحقق

بين القضيتين الا باتحاد النسبة الحكمية بينهما **فصل**

في العكس المستوي وعبارة عن جعل احد طرفي القضية

ليس طائفة فاذا ليس الشمس طالعة فالنهار موجود ١٢ منه

قوله وسور الموجبة الكلية كلما دائما ١٢ منه

قوله وليس الشمس طالعة فالنهار موجود ١٢ منه

قوله وليس البتة اذا كانت الشمس طالعة فالنهار موجود ١٢ منه

قوله وليس الشمس طالعة فالنهار موجود ١٢ منه

قوله والموجبة الجزئية آه تحقق فقد يكون اذا كانت الشمس طالعة فالنهار موجود وليس اذا ما يكون الشمس طالعة فالنهار موجود ١٢ منه

قوله وليس البتة اذا كانت الشمس طالعة فالنهار موجود ١٢ منه

قوله والموجبة الجزئية آه تحقق فقد يكون اذا كانت الشمس طالعة فالنهار موجود وليس اذا ما يكون الشمس طالعة فالنهار موجود ١٢ منه

قوله فلا يكون اذا ما ان تكون الشمس طالعة فالنهار موجود ١٢ منه

قوله وسور السالبة الجزئية آه تحقق فقد لا يكون اذا ما ان تكون الشمس طالعة فالنهار موجود ١٢ منه

قوله فلا يكون اذا ما ان تكون الشمس طالعة فالنهار موجود ١٢ منه

قوله وسور الموجبة الكلية المتصلة لا انها موضوعة للعموم

قوله وسور السالبة الكلية المتصلة ليس البتة ١٢ منه

قوله وسور الموجبة الكلية المنفصلة دائما ١٢ منه

قوله وسور السالبة الكلية المنفصلة ليس البتة ١٢ منه

قوله فصل في التناقض ١٢ منه

قوله اي التناقض بين القضيتين كما عرفت ١٢ منه

قوله وهو اختلاف القضيتين بالايجاب والسلب ١٢ منه

قوله بحيث يقتضي لذاته ١٢ منه

قوله لذاته احتراز عن الاختلاف الذي يقتضي لغيره ١٢ منه

قوله ولا تتحقق ١٢ منه

قوله بين القضيتين احتراز عن الاختلاف بين القضيتين في تالي القضيتين الشرطيتين ١٢ منه

قوله الا باتحاد النسبة الحكمية بينهما احتراز عن الاختلاف بين القضيتين بسبب اختلاف موضوعيهما او محمولهما ١٢ منه

قوله فصل في العكس المستوي ١٢ منه

قوله وعبارة عن جعل احد طرفي القضية ١٢ منه

قوله جعل احد طرفي القضية اي موضوعا او محمولا ١٢ منه

قوله في القضية اي الحملية ١٢ منه

قوله وعبارة عن جعل احد طرفي القضية اي الموضوع والمحمول في الحملية والمقدم والتالي في الشرطية ١٢ منه

قوله في القضية اي الحملية والشرطية ١٢ منه

قوله فصل في العكس المستوي ١٢ منه

قوله اي العكس المستوي ١٢ منه

قوله فصل في التناقض ١٢ منه

قوله اي التناقض بين القضيتين كما عرفت ١٢ منه

قوله وهو اختلاف القضيتين بالايجاب والسلب ١٢ منه

قوله بحيث يقتضي لذاته ١٢ منه

قوله لذاته احتراز عن الاختلاف الذي يقتضي لغيره ١٢ منه

قوله ولا تتحقق ١٢ منه

قوله بين القضيتين احتراز عن الاختلاف بين القضيتين في تالي القضيتين الشرطيتين ١٢ منه

قوله الا باتحاد النسبة الحكمية بينهما احتراز عن الاختلاف بين القضيتين بسبب اختلاف موضوعيهما او محمولهما

بمجرد الاتفاق كقولنا انسان الانسان ناطقا فاسحمار ناهق ومنفصلة

حقيقية ان حكم فيها بالتنافي بين جزئيها في الصدق والكذب

معا كقولنا العدد اما زوج او فرد ومانعة الجمع ان حكم فيها بالتنافي

بين جزئيها في الصدق فقط كقولنا هذا الشئ اما شجر او حجر او

مانعة الخلو ان حكم فيها بالتنافي بينهما في الكذب فقط كقولنا اما اينكون

زيد في البحر او لا يغرق فسالبة كلواحد من هذه القضايا بارفع حكم في

موجبتها اعلم ان كلية الشرطية اينكون التالي لازما او معاندا للمقدم

على جميع التقادير التي لاينافي مقدمية المقدم وموخريتها اينكون

على بعض هذه التقادير خصوصيتها اينكون كذلك على وضع معين

فقط من غير ان يتنافيا في نفس الامر بل يمكن اجتماعهما في الكذب كقولنا هذا اما حجر او شجر فان

الحجر والشجر لايمكنان فلا يجوز اينكون احدهما صادقا وقد يمكنان فيجوز اينكون كاذبا

بالتنافي بينهما اي بين جزئيها في الكذب ان حكم فيها بعدم

غير التنافي في الصدق فيجوز اجتماعهما في الوجود وكون

اما اينكون زيد في البحر ولا يغرق فان يمكنون في البحر

وعدم الغرق قد يجتمعان عند السباحة والتقاء وعدم الغرق

الخ ربع قوله سالبة كل واحد من هذه القضايا

مسئلہ ان الشئ

فمن موجبة منتشرة مطلقة وسالبة مطلقة عامة وانكانت سالبة

وهي بسيطة غير معدودة في البسائط ١٢

كقولنا بالضرورة لاشئ من الانسان بمتنفس في وقت ما بالادوام

فمن سالبة منتشرة وموجبة مطلقة عامة الممكنة الخاصة وهي التي

اي القضية السالبة من المركبات ١٢

يحكم فيها بارتفاع الضرورة المطلقة عن جانبي الوجود والعدم

اي الذاتية ١٢ اي ثبوت الحكم لا ثبوته ١٢

جميعا سواء كانت موجبة كقولنا بالامكان الخاص كل انسان

عرضي الضحك دائما بالامكان الخاص او سالبة كقولنا بالامكان الخاص لاشئ من الانسان بكاتب

فمن ممكنتين عامتين موجبة وسالبة فصل في الشرطية الجزء الاول

فيها يسمى مقدما والثاني تاليا وهي متصلة لزوميه ان كان

صدق التالي فيها على تقدير صدق المقدم لزوما واتفاقية ان كان ذلك

تاخرا لفظا كقولنا ان كانت الشمس طالعة

وجود النهار فيما يأتي

تاليا لانه اي مسبوق

غالبا وهي متصلة ان كان

الحكم بصدق التالي فيها

على تقدير صدق المقدم

لزوما اي بحيث يمتنع صدقها

بدونه

فيجوز في ذلك كما يجوز

ان يكون المقدم علة

لصدق التالي

بين الموجبة والسالبة بالكيف وفي السالبة بالكيف وفي الموجبة بالكم

الضرورة عن الطرفين على السالبة بالكيف وفي السالبة بالكم

من سائر الكائنات وأخص من الممكنة العامة تصدق

واعلم ان الضرورة والعامة بالمطلقة العامة تصدق

الجميع في مادة الوجوب الذاتي وصدق الممكنة مع مباينة الضرورة

الفصل الخامس في مقدمة الضرورة الذاتية ومباينة للضرورة

فصل في الشرطية

في موضعين الاول ان الحكم في نسب القضايا صدقا وكذبا

نفسها لا صدق بعضها على البعض فقد يكون

فيها هذا او ذاك اخبرا لنسب بحسب

اعتبر بحسب الموجهات والموضوعات

تامل ثم تامل وراقب العادي

بحث الجليات والقياسات

في الشرطية الجزء الاول مناسبة

تقدمه ولو على الكمال في ضرورة

وهي التي يحكم فيها بضرورة ثبوت المحمول للموضوع او سلبه عنه
اي الوقتية ١٢
في وقت معين من اوقات وجود الموضوع مقيدا باللادوام بحسب
الذات وهي انكانت موجبة كقولنا بالضرورة كل قمر منخسف وقت
حيلولة الارض بينه وبين الشمس لا دائما فمن موجبة وقتية المطلقة
وسالبة مطلقة عامة وانكانت سالبة كقولنا بالضرورة لاشئ
اي مفهوم اللادوام اعني قولنا لاشئ من القمر بمنخسف
بالاطلاق العام ١٢
من القمر بمنخسف وقت التربيع لادائما فمن سالبة وقتية مطلقة موجبة
مطلقة عامة المنتشرة وهي التي يحكم فيها بضرورة ثبوت المحمول للموضوع او سلبه
اي القضية السادسة من المركبات ١٢
عنه في وقت غير معين من اوقات وجود الموضوع مع اللادوام بحسب الذات
يعني انه لا يعتبر التعين لا بمعنى انه يعتبر عدم التعين لاستحالة ارتفاع
وهي انكانت موجبة كقولنا بالضرورة كل انسان متنفس في وقت ما لادائما

ای الخمس الموجودة بين لام متى صدق
الضرورة بحسب الوقت الخمس
اللادوام او للاضرورة من غير عكس

ومن اخص صيغتين من وجه يصدق

الجميع في مادة الضرورة الوصفية
مع اللادوام الذاتي او كان الوصف ضروريا بالذات بحسب
وقت ما كقولنا كل منخسف مظلم مادام منخسفا لادائما وضروريا
بدون الوقتية اذ لم يكن الوصف ضروريا بالذات
للموضوع في وقت ما كقولنا كل كاتب متحرك الاصابع
مادام كاتبا لادائما وبالعكس حيث لا يصدق الضرورة واللادوام
بحسب الوصف كقولنا كل منخسف وقت تسلوم الارض بينه
وبين الشمس لادائما او يمكن ان لا تخسف وقت تسلوم الارض بينه
وبين الشمس لادائما ويمكن ان لا تخسف اصلا فافهم
قوله وبين بضم اللام ان لم شرطية اخت قضية اخص مطلقا
من الوقتية لانها متى صدقت الضرورة بشرط الوصف

ميزان المنطق

ادوما دوام الوصف بالوقت المعين وهو وقت وجود
الضرورة بحسب الوقت فيصدق في قولنا كل كاتب متحرك الاصابع
الوصف للذات لكنه لا يصدق فيه ضرورة الوصف
بالضرورة في وقت الكتابة ولا يخفى فساده ودشاره
عدم الصدق وقد تحقق الشرط وهو الوصف دوما دوام
الوصف فيكون الشرط فضلا لغوا اذ مفهوم الشرط بالضرورة
مادام الوقت فيكون الضرورة في جميع اوقات الوصف
مطلقا لا مدة ما تحققت الضرورة في بعض اوقات الوصف
وادوقات الوصف في بعض اوقات الذات تحققت
الضرورة في بعض اوقات الذات
من غير عكس ومن المعلوم
ايضا من موجبة لقضاء وقتها
في مادة الشرط وهو انخاصة
وصدقها دون بالعكس
مادة كذب اللادوام بحسب
حيث لا دوام بحسب
الوصف كالانخسافات
مباينة للدائمتين وظهر
من المطلقة العامتين ودوامها

وموجبة مطلقة عامة ومثالها قد مر الوجودية اللاضرورية وهي

قضية مركبة ثالثة ۱۲

المطلقة مع قيد اللاضرورة بحسب الذات واللاضرورة عبارة عن

ممكنة عامة فالوجودية اللاضرورية انكانت موجبة كقولنا كل

انسان ضاحك بالفعل لا بالضرورة فمن موجبة مطلقة عامة وسالبة

لا دائمة ۱۲ ۱۱۶ ۱۱۶ ۱۱۶

فسبع المشروطة الخاصة وهي المشروطة العامة مع اللادوام بحسب الذات

واللادوام عبارة عن مطلقة عامة في المشروطة الخاصة انكانت

عندهم معبرة عن مطلقة تتبع موافقة للاولى في الموضوع والمحمول والكم والكيف مخالفة لها في الكيف

موجبة كقولنا بالضرورة كل كاتب متحرك الاصابع مادام كاتبا لادائما

فمن موجبة مشروطة عامة وسالبة مطلقة عامة وانكانت سالبة

كقولنا بالضرورة لاشئ من الكاتب بساكن الاصابع مادام كاتبا

لادائما فمن سالبة مشروطة عامة وموجبة مطلقة عامة العرفية

الخاصة وهي العرفية العامة مع قيد اللادوام بحسب الذات

وهي انكانت موجبة فتركيبها من موجبة عرفية عامة وسالبة

مطلقة عامة وانكانت سالبة فتركيبها من السالبة عرفية عامة

كقولنا بالضرورة كل كاتب متحرك الاصابع ما دام كاتبا
هذا مثال الموجبة فان تحرك الاصابع ضروري لذات الكاتب بشرط القضاء بوصف الكتابة ١٢ ربيع

وبالضرورة لاشئ من الكاتب بساكن الاصابع ما دام كاتبا
هذا مثال السالبة فان سلب سكون الاصابع من ذات الكاتب ضروري بشرط القضاء بالكتابة ١٢

العرفية العامة وهي التي يحكم فيها بدوام ثبوت المحمول للموضوع
اي العرفية العامة ١٢ — الى القضية الرابعة ١٢

او سلبه عنه بشرط وصفه ومثالها ايجابا وسلبا المطلقة العامة
او بدوام سلب المحمول عن الموضوع ١٢

وهي التي يحكم فيها بثبوت المحمول للموضوع او سلبه عنه بالفعل

كقولنا بالاطلاق العام كل انسان متنفس ولاشئ من الانسان بمتنفس بالامكان

العامة وهي التي يحكم فيها بارتفاع الضرورة عن الجانب المخالف لما حكم به كقولنا بالامكان العام كل ناطق رحارة وبعض الحيوان ليس برحار وقولنا بالامكان العام كل حجر بارد وبعض البارد ليس بحجر

مثال الموجبة معناه سلب الحرارة عن النار ليس بضروري ١٢

من قضيتين مخالفتي الكيفية موافقتي الكمية معتبرا ايجابها وسلبها بالقضية الاولى

احدهما مذكورة صريحا والاخرى غير صريح ١٢

قوله للعرفية العامة سميت بذلك لان العرف يفهم هذا النوع من القضايا بمجرد سماعه من غير حاجة الى التأمل والتفكر ١٢

قوله لان الحكم فيها بثبوت المحمول للموضوع او سلبه عنه ما دام الذات موصوفة بعنوان الموضوع ١٢

قوله بشرط وصفه اي الوصف العنواني للموضوع وقد مر مثاله في الشرطية ١٢

قوله العامة لانه متى ثبت الدوام ثبت الضرورة او الدوام من جميع اوقات الاطلاق

قوله بالاطلاق العام احتراز عن الوقتية والحينية والمنتشرة والمطلقة الخاصة ١٢

قوله بالفعل احتراز عن الممكنة العامة ١٢

قوله بالامكان العام احتراز عن الممكنة الخاصة ١٢

قوله بارتفاع الضرورة عن الجانب المخالف لما حكم به احتراز عن الوجودية اللاضرورية والدائمة ١٢

قوله كقولنا بالامكان العام كل حجر بارد وبعض البارد ليس بحجر ١٢

قوله والمراد بالممكنة العامة هي التي حقيقتها ليست بضرورية الوجود ولا ضرورية العدم ١٢

قوله من قضيتين الخ احترز بقوله مخالفتي الكيفية عن المتفقتين كليتين او جزئيتين وبقوله موافقتي الكمية عن المختلفتين كذلك ١٢

قوله معتبرا ايجابها وسلبها بالقضية الاولى احترز بقوله بالقضية الاولى عن ان يكون المراد من ايجابها وسلبها بالقضية الثانية ١٢

في القضايا الموجهة التي جرى الاصطلاح بالبحث عنها ثلث عشرة

بسيطة ومركبة اما البسائط وهي التي حقيقتها ايجاب فقط

او سلب فقط فسميت الضرورة المطلقة وهي التي يحكم فيها بالضرورة

ثبوت المحمول للموضوع او سلبه عنه مادام ذات الموضوع

موجودة كقولنا بالضرورة كل انسان حيوان بالضرورة

لاشئ من الانسان بحجر الدائمة المطلقة وهي التي يحكم فيها بدوام

ثبوت المحمول للموضوع او سلبه عنه مادام ذاته موجودا او قيد

مثالها ايجابا وسلبا المشروطة العامة وهي التي يحكم فيها

بضرورة ثبوت المحمول للموضوع او سلبه عنه بشرط وصف

ميزان المنطق

وان لم یکن خبر لشیء منهما سمیت محصلة انکانت موجبة

ای عرف السلب ای من الموضوع والمحمول

وبسیطة انکانت سالبة والا فباعتبار بالایجاب والسلب بالبسیطة

لا بطرفیها فان کل ما لیس بحی فهو لا عالم موجبة مع

ان طرفیها عدمیان ولا شیء من المتحرک بساکن سالبة مع

ان طرفیها وجودیان والفرق بین البسیطة والموجبة

والمعدولة المحمول فی اللفظ اما فی الثلاثی فبانها موجبة

ای القضیة التی ذکرت فیها الرابطة

ان قدمت الرابط علی حرف السلب وبسیطة ان اخرت عنها

واما فی الثنائیة فبالنیة او باصطلاح علی تخصیص لفظ غیر او لا

بالایجاب المعدول لفظ لیس بالسلب البسیط او بالعکس فصل

ای تخصیص لفظ لیس بالسلب البسیط التی لیس بحجاز ا

میزان المنطق

ای عرف السلب

ای من الموضوع والمحمول ا

ای القضیة التی ذکرت فیها الرابطة ۱۲

ای تخصیص لفظ لیس بالسلب البسیط التی لیس بحجاز ا

كقولنا بعض الحيوان او واحد منه انسان وسالبته جزئية

وشورها ليس كل ليس بعض وبعض ليس وان لم يبين

فان لم يصلح لان تقصد به كلية وجزئية سميت طبيعية والا مهملة

كقولنا الحيوان جنس وان الانسان نفى خسر والمهملة فى قوة

الجزئية اذ متى صدق الانسان نفى خسر صدق بعض

الانسان نفى خسر وبالعكس فصل فى العدول والتحصيل

حروف السلب اخان اخرا من الموضوع كقولنا اللاحى

جمادا ومن المحمول كقولنا الجماد لاحى او منهما كقولنا

اللاحى لاعالم سميت معدولة موجبة كانت او سالبة

ميزان المنطق

وقد تحذف الرابطة في بعض اللغات وتسمى ثنائية كزيد عالم

وهي موجبة ان صح ان يقال ان الموضوع محمول كقولنا

الانسان حيوان وسالبة ان صح ان يقال ان الموضوع

ليس بمحمول كقولنا الانسان ليس بحجر فموضوعها ان كان

شخصاً معيناً سميت مخصوصة وشخصية وان كان كلياً فان بين

فيها مقدار افراد الموضوع سميت محصورة ومسورة واللفظ الدال

عليه يسمى سوراً وهي اما موجبة كلية وسورها كل كقولنا كل ناطق حساس

او سالبة كلية وسورها لا شيء ولا واحد كقولنا لا شيء ولا واحد

من الناس بحجر او موجبة جزئية وسورها بعض وواحد

ميزان المنطق

كقولنا الانسان هذا انسانا فهو حيوان وليس الانسان هذا انسانا

جما دوا منفصلة وهي التي يحكم فيها بالتنافي بين القضيتين في الصدق

والكذب معا وتسمى حقيقية كقولنا هذا العدد اما زوج او فرد

او بنفسه كقولنا ليس هذا اما ان يكون حيوانا او اسود او في الصدق

فقط وتسمى مانعة الجمع كقولنا هذا اما انسان او فرس

او في الكذب فقط وتسمى مانعة الخلو كقولنا زيد اما ان يكون

في البحر او لا يغرق وهي حملية تتحقق باجزاء ثلثة موضوع اعني

محكوما عليه ومحمول اعني محكوما به ونسبة بينهما واللفظ الدال

عليها يسمى البطة كهو في زيد هو عالم وتسمى ح ثلاثية وقد

ويسمى حدًّا تامًّا ان كان بجنس وفصل قريبين وحدًّا ناقصًا ان كان
اى المعرف حد الكونه معالفا عن دخول الاغيار تامًّا لاشتماله على جميع الذاتيات ١٢ منه
بفصل قريب وحده او به وبجنس بعيد رسمًا تامًّا ان كان بجنس قريب
وخاصة ورسمًا ناقصًا ان كان بها فقط او بها وبجنس بعيد ويجب
لنقصان اجزائه بالنسبة الى الرسم التام ١٢

الاحتراز به عن تعريف الشئ بما يساويه فى معرفة وجهالة و

عن استعمال الفاظ غريبة غير ظاهرة الدلالة بالقياس الى

السائل فصل فى تعريف القضايا واقسامها وما يتعلق بها

للاحتراز عن غيره لان المطلوب علمه لا علم غيره وانما يجب الاحتراز عن مثل هذه الالفاظ لكونها مفوتة ان للغرض المقصود من التعريف ١٢
القضية قول يصح ان يقال لقائله انه صادق او كاذب وهى شرطية ان
اى فى تعريف القضية ١٢ حكم للقول المطابق للواقع ١٢ المراد بالصادق قائل القول المطابق والمراد بالكاذب قائل القول الغير المطابق
انحلت الى قضيتين بعد حذف الرابط والا فحملية فالشرطية اما
اى غير مفروضين بالفعل وبالقوة ١٢
متصلة وهى التى يحكم فيها بصدق قضية او لاصدقها على تقدير اخرى

ميزان المنطق

بفرض الشئ طائفة والعدد فروضها اثنين فصاعدا ١٢ اى وان لم يحل لفظ الشئ ١٢ بعد حذف الابطال يحل ١٢ يمكن ان يصير كل طرفيها مفروضين بالفعل او بالقوة اى فجملة ما اشتملت عليه من الاقسام اثنا عشر ١٢ بقائم فانه اذا حذف الرابط بقى قائم هو وما صدق عليه زيد ليس بالفعل فرد قائم ايضا وقد يكون زيد ليس بقائم هو وما صدق عليه مفروضين لكن بالقوة لا يمكن ان يصير عن طرفيها مفروضين مع ملاحظة نسبة الحكم بان يقال هذا ذلك وهو بخلاف الشرطية

فانه لا يمكن ان يصير عن طرفيها مفروضين مع ملاحظة نسبة الحكم ١٢ منه

قوله بصدق قضية على تقدير صدق قضية اخرى سواء كان بينهما علاقة اللازم او لا

بحث التصديقات

میزان المنطق

قولاً اولیاً ویسمی نوعاً اضافیاً ومرتبۃ اربع لانہ اما اعم الانواع

وھو العالی کالجسم او اخصھا وھو السافل کالانسان ویسمی نوع

الانواع او اعم من السافل واخص من العالی کالحیوان وغیرہ

یسمی متوسطاً او متبائن للکل وھو المفرد کالعقل ان قلنا

ان الجوھر جنس لہ ومراتب الاجناس ایضاً اربع ولکن العالی

کالجوھر فی مراتب الاجناس یسمی جنس الاجناس والسافل

کالحیوان والمتوسط بینھما کالجسم النامی والجسم المطلق والجنس المفرد

کالعقل ان قلنا ان الجوھر لیس بجنس لہ فصل فی التعریفات

المعرف للشیٔ وھو الذی یستلزم تصورہ تصور ذلک الشیٔ

وبينهما عموم وخصوص مطلقا ان صدق احدهما على كل ما صدق
عليه الآخر من غير عكس كلي كالحيوان والانسان وبينهما عموم و
خصوص من وجه ان صدق كل واحد منهما على بعض ما صدق
عليه الآخر فقط كالحيوان والابيض فبينهما تباين ان لم يصدق
شئ منهما على شئ مما يصدق عليه الآخر كالحيوان والشجر
فصل الجزئي كما يصدق على المعنى المذكور ويسمى جزئيا حقيقيا
فكذا يصدق على كل اخص تحت اعم ويسمى جزئيا اضافيا
فصل النوع كما يصدق على ما ذكرناه ويسمى نوعا حقيقيا فكذا
يصدق على كل ماهية يقال عليها وعلى غيرها جنس في جواب ما هو

ميزان المنطق

فهو اما بين وهو الذي لا يقترن بقولنا لانه كالفردية للواحد

واما غير بين وهو الذي يقترن به كالحدوث للعالم والعرض

المفارق اما سريع الزوال كحمرة الخجل وصفة الوجل والطمأنينة

كالعشق وكل واحد من اللازم والمفارق فهو ان اختص ما فرادا حقيقة

واحدة فهو الخاصة وترسم بانها كلية صادقة على افراد حقيقة

واحدة صدقا عرضيا كالضحك بالقوة او بالفعل والا فهو

عرض عام ويرسم بانه كلي صادق على افراد حقيقة واحدة

وغير باصدقا عرضيا كالماشي بهما فصل الكليات

ان صدق كل منهما على كل ما يصدق عليه الآخر كالانسان والناطق

لے فوق القوس بدای بقولنا لانه

بخلاف لے دلیل برہا کا محدوث فانا

فان کون الحدوث لانہا للعالم محتاج

دلیل برہا کے وہو قولنا العالم متغیر وکل متغیر

حادث فالعالم حادث ۱۲ منہ ۵۲

قولہ کالعشق والکلیۃ والشیب اعلم ان المفارقۃ

قد تطلق علی زوال الصفۃ مع بقاء الذات

وقد تطلق علی زوال الصفۃ مع زوال الذات

ایضا فعلی الاول یستعمل التعشق والشیب لا یقال

لا یزول ما لم یثبت صاحبہ وعلی الثانی یصح ان یقال

بہ وہو ظاہر کذا ذکرہ فی بعض کتب ہذا الفن وغیرہ فتامل ۱۲

منہ ۵۳ قولہ فہو اما بین الخ اعلم ان المتقارنین

وہو لا یحصل الا باختلاف فاذا یکون احدہما

معا وجودیین معا لا یطلق علیہما انہما متقارنان والله اعلم ۱۲

قولہ فہو اما بین الخ اعلم ان البین

ای لا یکون موجودۃ فی غیر ذلک النوع کالکتابۃ بالنسبۃ

الی الانسان وغیر المطلقۃ التی یکون موجودۃ فی

غیر ذلک النوع الیضا کالانسان بالنسبۃ الی الانسان

فانہ اضافی فالانسان لا مطلقا ولیضا نفسہ الخ

میزان المنطق

التی ای اخص منہ کالضحک بالقوۃ

بالنسبۃ الی الانسان وغیر المطلقۃ التی تکون

کل واحد منہما لا یکون مختصۃ بکل ما یصدق

علیہ مختصۃ بل یصدق کل واحد منہما علی ما

یصدق علیہ الآخر کالانسان والناطق

ستعلم ان الفاصلۃ عند المحققین لا فرق بینہا

کالتعجب بالقیاس الی المطلقۃ وعند المتاخرین

انہا قسم من الاعتباریات والتعریفات لا یبحث

الا قسام من حیث ان الشخص بالفرد حقیقۃ واحدۃ

قولہ والا فہو ای وان لم یختص بالفرد حقیقۃ

بل یعرض لکثیرین کالماشی

فہو عرض عام لیس لان لا یکون

عرضیا محمولا علی الجوہر بالمواطات

جوہرا کالحیوان فانہ عرض عام للناطق

مع انہ جوہر بخلاف العرض العام

اذ الانقیاد للانسان یباین

یمنع انہ لا یکون جوہرا

یمنع انہ لا یکون

هو الجواب عنها وعن كل ما يشارکها فيه كالحيوان بالنسبة
هو بعينه الجواب عن تلك الماهية ١٢ — ١ في الجنس ١٢ — اي جواب السائل عن الماهية

الى الانسان والفرس وبعيد انكان الجواب عنها وعن بعض
فانه اذا سئل عن الانسان والفرس كان الجواب الحيوان واذا سئل عن الانسان وعن جسم

ما يشارکها فيه غير الجواب عنها وعن بعض الآخر كالجسم النامي
بالنسبة كما في الحيوانية كان الجواب الحيوان ١٢
اي الماهية — اي في ذلك الجنس ١٢ — اي جواب سوال عن الماهية ١٢

والداخل المتساوي لها فصل وهو كلي صادق على الاشياء
٢ — ١ الانسان — ٢ بالنسبة الى الحيوان
١ كل الذي هو داخل في ماهية ما تحت من الجزئيات ١٢ البديع

في جواب اي شيء هو في حقيقته فهو قريب ان
٢ — ١ في واحد من جميع ما يصدق عليه المسئول عنه بالذاتي ١٢
العام ١٢ والعرض — ٢ الجنس

ميز النوع عن مشاركه في جنس قريب وبعيد ان ميزه
٢ — ١ عما يشارکه في الانسان — كالبصر في الفرس وغيرها

عنه في جنس بعيد والخارج عن الشيء ان امتنع انفكاكه عنه
١ اي الخارج الذي — ٢ اي يمتنع انفكاكه عن الشيء وجودا — ١ لازم — ٢ عن الشيء
١ كالضحك بالقوة للانسان ١٢ — ٢ وجودي ١٢ — ١ اي خارج عن ماهيته ١٢

فهو لازم والا فهو عرض مفارق واللازم قد يكون لازما
٢ — ١ اي عن الشيء

للوجود كالسواد للحبشي اولازما للماهية كالزوجية للاثنين
١ — ٢ اي عن الشيء

هو الجواب عنها وعن كل ما يشارکها فيه كالحيوان بالنسبة
هو بعينه الجواب عن تلك الماهية ١٢ — ١ في الجنس ١٢ — اي جواب السائل عن الماهية

الى الانسان والفرس وبعيد انكان الجواب عنها وعن بعض
فانه اذا سئل عن الانسان والفرس كان الجواب الحيوان واذا سئل عن الانسان وعن جسم

ما يشارکها فيه غير الجواب عنها وعن بعض الآخر كالجسم النامي
بالنسبة كما في الحيوانية كان الجواب الحيوان ١٢
اي الماهية — اي في ذلك الجنس ١٢ — اي جواب سوال عن الماهية ١٢

والداخل المتساوي لها فصل وهو كلي صادق على الاشياء
٢ — ١ الانسان — ٢ بالنسبة الى الحيوان
١ كل الذي هو داخل في ماهية ما تحت من الجزئيات ١٢ البديع

في جواب اي شيء هو في حقيقته فهو قريب ان
٢ — ١ في واحد من جميع ما يصدق عليه المسئول عنه بالذاتي ١٢
العام ١٢ والعرض — ٢ الجنس

ميز النوع عن مشاركه في جنس قريب وبعيد ان ميزه
٢ — ١ عما يشارکه في الانسان — كالبصر في الفرس وغيرها

عنه في جنس بعيد والخارج عن الشيء ان امتنع انفكاكه عنه
١ اي الخارج الذي — ٢ اي يمتنع انفكاكه عن الشيء وجودا — ١ لازم — ٢ عن الشيء
١ كالضحك بالقوة للانسان ١٢ — ٢ وجودي ١٢ — ١ اي خارج عن ماهيته ١٢

فهو لازم والا فهو عرض مفارق واللازم قد يكون لازما
٢ — ١ اي عن الشيء

للوجود كالسواد للحبشي اولازما للماهية كالزوجية للاثنين
١ — ٢ اي عن الشيء

ميزان المنطق

ويندرج فيه التمني والنداء وغيرهما واما الشافي فهو اما مركب تقييدي كالرجل الفطن واما غير تقييدي كالمركب من اسم واداة فصل في المعاني المفردة كل مفهوم فهو اما جزئي ان منع نفس تصوره عن وقوع الشركة فيه كزيد او كلي ان لم تمنع فالكلي الذي هو تمام ماهية جزئياته نوع وهو صادق على كثيرين متفقين بالحقائق في جواب ما هو الداخل غير المتساوي في تلك الماهية جنس وهو صادق على كثيرين مختلفين بالحقائق في جواب ما هو قريب ان كان الجواب عن الماهية وعن بعض ما يشاركها فيه

كاصطلاح النحوي وان لم تتركه يميني باعتبار الى الاول حقيقة
والى الثاني مجازا كالاسد بالنسبة الى الحيوان المفترس والرجل
الشجاع وكل لفظ فهو بالنسبة الى لفظ آخر مرادف له ان توافقا
في المعنى كالمطر والغيث والاسد والليث ومباين له ان لم يتوافقا
فيه كالبحر والشجر واما المركب فهو اما تام وهو الذي
يصح السكوت عليه واما غيره فالاول ان احتمل الصدق والكذب
فهو خبر والا فان دل على طلب الفعل دلالة صيغته فهو مع استعلاء
امر كقولنا انصر ومع الخضوع دعاء وسوال ومع التساوي
التماس وان لم يدل على طلب الفعل دلالة صيغته فهو تنبيه

ميزان المنطق

ذلك المعنى ولم يكن ضميرا واسم اشارة او معهودا كانت هذا او الرجل

يسمى علما وان يتعين فمتواطيا ان كان حصوله في كل الافراد

على السواء كالانسان والفرس ومشككا ان كان حصوله في

البعض اولى واقدم من الآخر كالوجود بالقوة الى الواجب

والممكن وان كثيرا فان كان وضعه لتلك المعاني على السوية

فهو مشترك كعين وان لم يكن كذلك بل وضع لاحدها

الى الثاني فحينئذ ان ترك موضوعه الاول يسمى منقولا عرفيا

ان كان ناقله عرفا عاما كدابة وشرعيا ان كان ناقله شرعا

كصلوة واصطلاحيا ان كان ناقله عرفا خاصا

ذلك المعنى ولم يكن ضميرا واسم اشارة او معهودا كانت هذا او الرجل

يسمى علما وان يتعين فمتواطيا ان كان حصوله في كل الافراد

على السواء كالانسان والفرس ومشككا ان كان حصوله في

البعض اولى واقدم من الآخر كالوجود بالقوة الى الواجب

والممكن وان كثيرا فان كان وضعه لتلك المعاني على السوية

فهو مشترك كعين وان لم يكن كذلك بل وضع لاحدها

الى الثاني فحينئذ ان ترك موضوعه الاول يسمى منقولا عرفيا

ان كان ناقله عرفا عاما كدابة وشرعيا ان كان ناقله شرعا

كصلوة واصطلاحيا ان كان ناقله عرفا خاصا

مطابقة كدلالة الانسان على الحيوان الناطق وتبوسط

الوضع لما دخل ذلك المعنى فيه تضمن كدلالة الانسان

على الحيوان او على الناطق وتبوسط الوضع لما خرج

ذلك المعنى عنه التزام كدلالة الانسان على قابل العلم

فصل والدال بالمطابقة ان قصد بجزئه دلالة على جزء

معناه فمركب كزيد اخو عمرو والا فمفرد فان لم يصلح لان

يقصد بجزئه فهو اداة كلا وان صلح له فان دل بهيئته التصريفية

على زمان من الازمنة الثلثة فهو كلمة اى فعل وان لم يدل فهو اسم

او حرف اما اذا يكون معناه واحدا او كثيرا فان كان واحدا فان تعين

Mohammad Ali Library

ملخص میزان المنطق



بسم الله الرحمن الرحيم

هذه رسالة مترجمة بميزان المنطق مترتبة على فصول فصل العلم

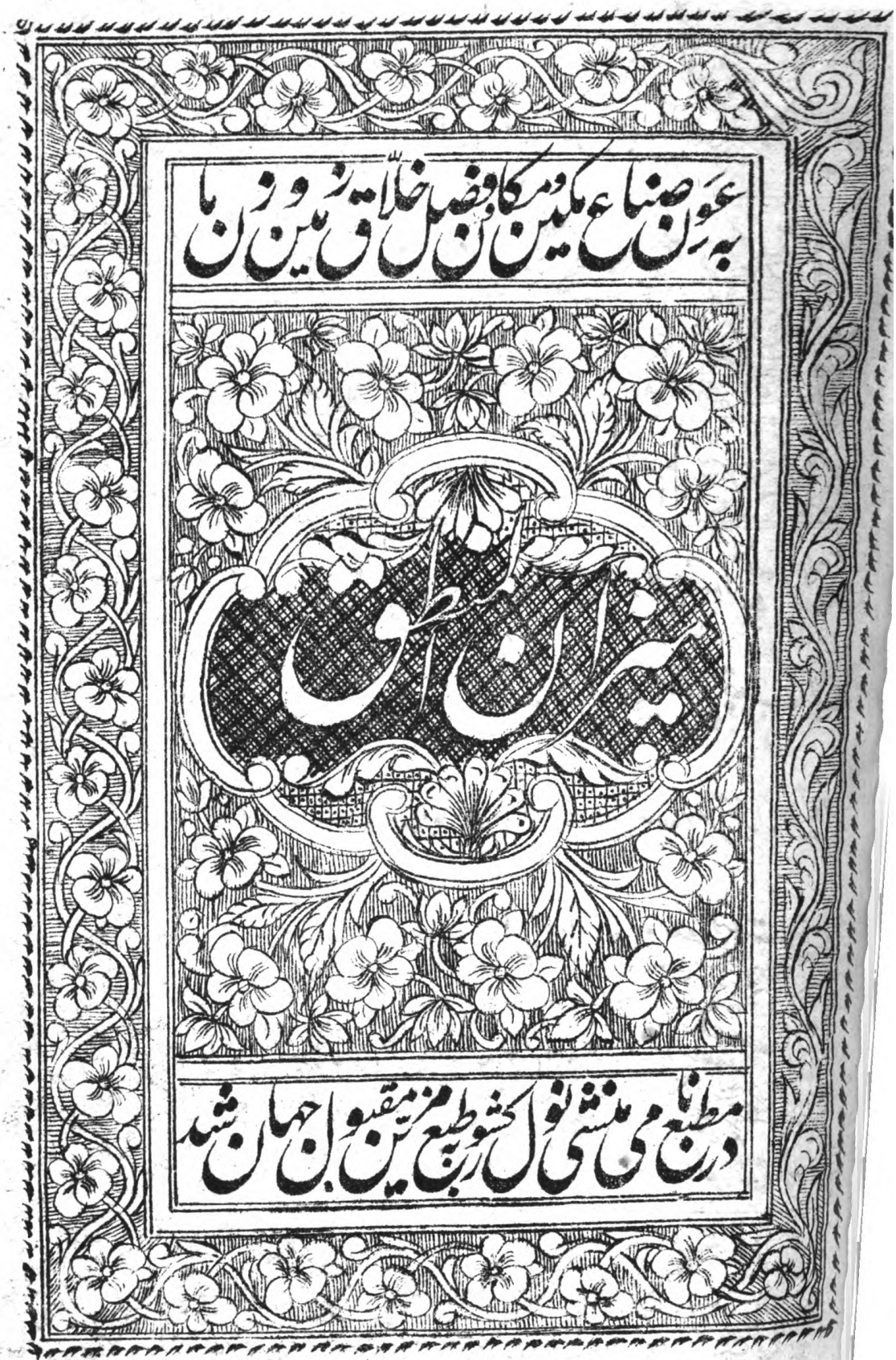
اما تصور فقط وهو حصول صورة الشئ في العقل والتصديق

وهو تصور نسبة حكمية وهو اسناد امر الى امر آخر ايجابا او

سلبا فيجب تقديم الاول على الثاني وضعا لتقدمه

طبعا لان كل تصديق لابد فيه من التصور فصل

في الفاظ دلالة اللفظ على المعنى بتوسط الوضع له


به عون صناع مکین و مکان فضل خلاق زمین و زمان
میزان المنطق
در مطبع نامی منشی نول کشور طبع مزین مقبول جهان شد

دون البواقی کذا افاد الفاضل الیزدی وغیره فبان بلا مرتبة اجراء الدلیل فی ہذه الثلثة الاخیرة علی سبیل الرد
ونقیض القطع فی الخمسة المتقدمة علی منهاج الیقین ونقیض الریب لعله وجد فی ہذه الثلثة الاخیرة الاختلاف
الموجب للعقم من حیث المقدمات البسیطة مع وجود شرط الاکثر فان بعض الحیوان لیس بانسان وکل فرس وناطق
حیوان ینتج فی الاول صدق السلب وفی الثانی صدق الایجاب وکذا لاشیء من الانسان بفرس وبعض الحیوان
او الناطق انسان فان الصادق فی الاول الایجاب وفی الثانی السلب بل ذہب الی شرطه الموجب للیقین
والایجازه عدم الاختلاف الموجب للعقم وعدم اجتماع السلب والجزئیة فیه فمعناه بشرط الشکل الرابع عدم
اجتماع السلب والجزئیة لافی مقدمته ولافی مقدمتین الا اذا کانت الصغری موجبة جزئیة فلابد ان یکون
الکبری سالبة کلیة فیجتمع السلب والجزئیة فی ہذه الحالة فبہذا الشرط سقط احد عشر من ستة عشرة ضروب وبقیت
خمسة والقرینة الصریحة علی ہذا الشرط قوله اذ کانت الصغری موجبة جزئیة فلابد ان یکون کبری لسالبة
کلیة انتہی لان الاستثناء ینطبق علی ہذا الشرط ولا ینطبق علی شرط الذی ذکره اکثر المنطقیین کما ہو ظاہر
عند ارباب العلوم واما شرط الشکل الرابع بعدم اجتماع الکلیتین فیه فما ذہب الیه احد وایضا یخرج بہذا
الشرط الضروب الثلث من الثمانیة المنتجة المقبولة عند الاکثر ومن الخمسة المقبولة عند صاحب المختصر
فیبقی الخمس والاشان ہذا الا یخفی عند التحریر وایضا منافی وجود ہذا الشرط ای عدم
اجتماع الکلیتین فیه الاستثناء المذکور لان فی المستثنی بیان موجبة جزئیة وسالبة کلیة فمن این
یجتمع فیه الکلیتان فکیف الاستثناء فمن طبع ہذا الشرط فهو بعدم تدبره لا بعدم علمه ویمکن الاختصار من السلب
والجزئیة بہذا العبارة شرط عدم اجتماع الحصتین فیه اذا ریدت بالحصتین حصة السلب وحصة الجزئیة و
باللام لام العهد والافلا وبکذا بالسین مناب الصاد ومعه بالخاء المنقوطة مقام الحاء ولکن الذہن لا یتبادر
الی مقصود مہمل یتشوش فی المختصر الذی یتبادر الذہن الی مقصوده ولا تشوش العقل فی ادراک معنی ما ذکرناه
ای علم اجتماع السلب الجزئیة فیه بمنق ہذا البیان بعون الله المستعان احقر خلائق الله الکوی محمد علی بن المفتی
بالمحامد کبی المبارک مولدا والاسلام آبادی مسکنا فالحمد لله الذی علمنی الصحیح والصلوة علی محمد الذی نطق الفصیح

بسم الله الرحمن الرحيم

اعلموا ايها الاعلام ان اكثر المنطقيين كالعلامة التفتازاني ومن تبعه وهو الفاضل البهاري وغيرهما تفوا في اسفارهم شرط الشكل الرابع ايجابها مع كلية الصغرى واختلافهما مع كلية احدهما بانه يشترط في انتاج الشكل الرابع بحسب الكم والكيف احد الامرين اما ايجابها مع كون الصغرى كلية او اختلافهما في الايجاب والسلب مع كلية احدهما فالضروب المنتجة بهذه الشرط ثمانية الاول الصغرى موجبة كلية والكبرى موجبة كلية والثاني الصغرى موجبة كلية والكبرى موجبة جزئية والثالث الصغرى سالبة كلية والكبرى موجبة كلية الرابع الصغرى موجبة كلية والكبرى سالبة كلية الخامس الصغرى موجبة جزئية والكبرى سالبة كلية السادس الصغرى سالبة جزئية والكبرى موجبة كلية السابع الصغرى موجبة كلية والكبرى سالبة جزئية الثامن الصغرى سالبة كلية والكبرى موجبة جزئية وسقطت ثمانية الاول الصغرى موجبة جزئية والكبرى موجبة كلية الثاني الصغرى موجبة جزئية والكبرى موجبة جزئية الثالث الصغرى سالبة كلية والكبرى سالبة كلية الرابع الصغرى سالبة جزئية والكبرى سالبة جزئية الخامس الصغرى سالبة كلية والكبرى سالبة جزئية السادس الصغرى سالبة جزئية والكبرى سالبة كلية السابع الصغرى موجبة جزئية والكبرى سالبة جزئية الثامن الصغرى سالبة جزئية والكبرى موجبة جزئية وبعضهم كصاحب مختصر الميزان ما ذهب الى هذا الشرط لعله اراه حسنا لان بيان انتاج هذه الضروب المشروطة بهذا الشرط بالخلف او بعكس الترتيب ثم بنتيجة وبعكس المقدمتين او بالرد الى الثاني بعكس الصغرى او الثالث بعكس الكبرى لا يجري في كل الضروب الثمانية على سبيل اليقين بل يجري في البعض على طريق القطع وهي خمسة من الثمانية المقبولة عند الاكثر وفي البعض على سبيل الشرط والشك وهي ثلثة باقية بعد الخمسة لان الخلف يجري في الاول والثاني والثالث والرابع والخامس دون البواقي والعكس يجري في الاول والثاني والثالث والثامن ايضا ان عكس السالبة الجزئية كما اذا كانت احدى الخاصيتين لان ليس خليس وعكس المقدمتين يجري في الرابع والخامس لا غير والرد يجري في الثالث والرابع والخامس والسابع ايضا ان عكست السالبة والجزئية والافلا وعكس الكبرى في الاول والثاني والرابع الخامس والسابع ايضا ان عكس السلب جزئية

قیاسا تاتها معها والمرکب برهان وهوالذی یکون
الاوسط فیه علة للنسبة فی الذهن او الخارج او فی
احدهما وهو الذی یکون الاوسط علة للنسبة فیه فی الذهن فقط وغیرها
ایضا مشهورات ومسلمات ومقبولات ومظنونات ومخیلات
ووهمیات واجزاء العلوم ثلثة موضوع کل علم ما یبحث
فیه عن عوارضه الذاتیة ومبادیه وهی حد الموضوع واجزائه
واعراضه الذاتیة والمقدمات ومسائل العلم وهی القضایا
التی تطلب نسبة محمولاتها الی موضوعاتها فی ذلک العلم

تمام شد مختصر المیزان

مختصر المیزان

المسائل هی القضایا التی تطلب
نسبة محمولاتها الی موضوعاتها
لذلک العلم مثل الرسالة + حواشی آن
خوش شود لطف وبخت یاور دیوانگان
آن دم گاه گفته شود که عمل تمام شد
که نفس ناطقه آن قوة المخالطة دایم ناسفط
بگوینده وآن مرکب شود از دو بسیط چنانچه
گفته شد در مرکبات مثل گفتن من یا صورت
آن که بر دیوار نقش بود مانا آن ولی

اب فبعض ج ا الضرب الثالث الصغرے سالبة كلية

والكبرے موجبة كلية كقولنا لاشئ من ب ج وكل اب

فلاشئ من ج ا الضرب الرابع الصغرى موجبة كلية

والكبرے سالبة كلية كقولنا كل ب ج ولاشئ من اب

فبعض ج ليس الضرب الخامس الصغرے موجبة جزئية

والكبرى سالبة كلية كقولنا لبعض ب ج ولاشئ من اب

فبعض ج ليس امواد القياس اليقينية ست

اوليات ومشاهدات ومتواترات

ومجربات وحدسيات وفطريات

تعريف الاشكال

القضايا من الاول قول مؤلف

البرهان الكلي هو الذي

واحد الاوسط فيه عام

سمين الاوسط علة

جميع الكلي

المقبولات

ي القضايا

ي القضايا

ي القضايا

ي القضايا

ي القضايا

مختصر الميزان

قياس برد وشبهه

نتيجه يا فيض

آن جمله باشد مانند

فالجم حادث

فالعالم حادث

فالعالم حادث

مشار اليه

فلان يطوف

قولهم الخمر

قليل وهو

تعريف الاشياء

معينا وحل صفة الموضوع والمحمول

طريق العكس عليها لحصول مفهوم العكس

تخصل بامنافي الاصل العكس

المستوى هو عبارة عن

الجزء الاول من القضية تناقض

والثاني اولا مع بقاء الصدق والكذب

والكيف عكس النقيض هو عبارة عن

جعل الجزء الاول من القضية نقيض الثاني

والثاني عين الاول مع مخالفته للاصل

في الكيف وموافقته في الصدق وقبل

اي عبارة عن جعل الجزء الاول من القضية

نقيض الثاني والثاني نقيض الاول *

سالبة كلية نحو لبعض ج ب ولاشئ من ج ا فبعض ب ليس ا

نحو بعض الحيوان انسان ولاشئ من الحيوان بحجر فبعض الانسان ليس بحجر ١٢

الضرب السلوس الصغرى موجبة كلية والكبرى سالبة

خزيئة كقولنا كل ج ب وبعض ج ليس ا فبعض

ب ليس ا الشكل الرابع شرطه عدم اجتماع

ما كان الحد الاوسط فيه موضوعا في الصغرى ومحمولا

الكليتين فيه الا اذا كانت الصغرى موجبة ١٢ خزيئة

فلا بد اينكون كبرى سالبة كلية الضرب الاول

الصغرى موجبة كلية والكبرى موجبة كلية نحو كل ب

ج وكل ا فبعض ج ا الضرب الثاني الصغرى موجبة

كلية والكبرى موجبة جزئية نحو كل ب ا ج وبعض

تحفة الميزان

فقوله طريق العكس ما عكس كل

انسان حيوان لبعض الحيوان انسان

فقوله عكس مستوى ما عكس

انسان حيوان لبعض الحيوان انسان

فقوله عكس نقيض ما عكس

انسان حيوان لبعض ما ليس

فقوله عكس نقيض موافق

انسان حيوان لبعض ما ليس

بانسان هذا مثال وهذا مثال

عكس نقيض مطابق

نعيب ثانيه وثالثه

عكس نقيض اول ايضا

لا شئ مما ليس انسان

بحيوان ما بانسان

للاختلاف الموجب للضرب

محمد عبد الحي غفرله

ليس بانسان وكل فرس او ناطق حيوان ينتج في الاول صدق السلب وفي الثاني صدق الايجاب وكذا الاشئ من الانسان

ببعض بعض الحيوان او الناطق انسان فان الصادق في الاول الايجاب وفي الثاني السلب لانا نذهب الى هذا الشرط المستلزم

تعریف الاشکال

القضیۃ البسیطۃ ای التی لا تشتمل

القضیۃ المرکبۃ ای التی تشتمل

علی حکمین متخالفین

بالایجاب والسلب او القضیۃ

التی حکم فیہا بالایجاب او السلب

علی حکمین متماثلین

بالایجاب او السلب

والکلیۃ ای التی حکم فیہا

بصدق الحکم علی تقدیر صدق

المحکوم علیہ علی کل

واحد واحد من افراد موضوعہا

والجزئیۃ ای التی حکم فیہا

بصدق الحکم علی تقدیر صدق

المحکوم علیہ علی البعض

لا علی التعیین

والاتفاقیۃ ای التی حکم فیہا

بصدق الحکم علی تقدیر

صدق المحکوم علیہ بالفعل

لا بالضرورۃ

والعکس ای جعل المحکوم علیہ

محکوما بہ والمحکوم بہ

محکوما علیہ مع بقاء

الصدق

والنقض ای رفع

الوفاق بین الحکمین

بوجود الاتفاق

والخلف ای

ابطال

المطلوب

بتسلیم

نقیضہ

والاقتران

الشرطی

ما یتألف

من قضیتین

او اکثر

لا یلزم

بینہما

بالذات

نتیجۃ

ما

والاستثنائی

ما یتألف

من قضیۃ

شرطیۃ

وقضیۃ

حملیۃ

بحیث

تکون

احداہما

عین

او نقیض

جزء

ما

فی

الاخری

والاقترانی

ما یتألف

من قضیتین

حملیتین

او شرطیتین

او مختلفتین

بحیث

تشتمل

احداہما

علی

ما

فی

الاخری

مختصر المیزان

والشکل الثالث شرطہ ایجاب الصغری وکلیۃ احدی المقدمتین الضرب الاول الصغری موجبۃ کلیۃ والکبری موجبۃ کلیۃ نحو کل ج ب وکل ج ا فبعض ب ا الضرب الثانی الصغری موجبۃ کلیۃ والکبری سالبۃ کلیۃ نحو کل ج ب ولا شیء من ج ا فبعض ب لیس ا الضرب الثالث صغری موجبۃ کلیۃ والکبری موجبۃ جزئیۃ نحو کل ج ب وبعض ج ا فبعض ب ا الضرب الرابع الصغری موجبۃ جزئیۃ والکبری موجبۃ کلیۃ کقولنا بعض ج ب وکل ج ا فبعض ب ا الضرب الخامس الصغری موجبۃ جزئیۃ والکبری سالبۃ کلیۃ نحو بعض ج ب ولا شیء من ج ا فبعض ب لیس ا

لیس الشکل الثالث شرطہ ایجاب الصغری وکلیۃ احدی المقدمتین الضرب الاول الصغری موجبۃ کلیۃ والکبری موجبۃ کلیۃ نحو کل ج ب وکل ج ا فبعض ب ا الضرب الثانی الصغری موجبۃ کلیۃ والکبری سالبۃ کلیۃ نحو کل ج ب ولا شیء من ج ا فبعض ب لیس ا الضرب الثالث صغری موجبۃ کلیۃ والکبری موجبۃ جزئیۃ نحو کل ج ب وبعض ج ا فبعض ب ا الضرب الرابع الصغری موجبۃ جزئیۃ والکبری موجبۃ کلیۃ کقولنا بعض ج ب وکل ج ا فبعض ب ا الضرب الخامس الصغری موجبۃ جزئیۃ والکبری سالبۃ کلیۃ نحو بعض ج ب ولا شیء من ج ا فبعض ب لیس ا

والمقدمتین الضرب الاول الصغری موجبۃ کلیۃ والکبری موجبۃ کلیۃ نحو کل ج ب وکل ج ا فبعض ب ا الضرب الثانی الصغری موجبۃ کلیۃ والکبری سالبۃ کلیۃ نحو کل ج ب ولا شیء من ج ا فبعض ب لیس ا الضرب الثالث صغری موجبۃ کلیۃ والکبری موجبۃ جزئیۃ نحو کل ج ب وبعض ج ا فبعض ب ا الضرب الرابع الصغری موجبۃ جزئیۃ والکبری موجبۃ کلیۃ کقولنا بعض ج ب وکل ج ا فبعض ب ا الضرب الخامس الصغری موجبۃ جزئیۃ والکبری سالبۃ کلیۃ نحو بعض ج ب ولا شیء من ج ا فبعض ب لیس ا

والاتفاقیۃ ما تألف من قضیۃ وضعیۃ وقضیۃ حملیۃ کانت الشرطیۃ او حملیۃ فالمراد بوجودہا وجود نسبۃ الحکم فیہا بالفعل لا بالضرورۃ ما دام کاتبا الا دائما کما سلف فی الشرطیۃ المنفصلۃ وہی التی یحکم فیہا بالتنافی بین القضیتین بالفعل فقط او بالصدق والکذب معا بالفعل فقط او بالصدق والکذب معا بالفعل والامکان فقط او بالصدق والکذب معا بالفعل والامکان والضرورۃ معا بحسب ما یراد من الحکم فی الاول والثانی والثالث والرابع علی الترتیب

لہ لما کان ہذا الشکل موافقا للاول فی الکبری التی ہی اخص المقدمتین موضع فی المرتبۃ الثالثۃ وذہب بعضہم الی ان فی جعل موضوع الاصغر الذی ہو اصغر والصغری التی ہی تشتمل علی الاصغر اشرف وجعل محمول الذی ہو اکبر والکبری التی ہی تشتمل الاکبر اخص بعد کما لا یخفی والظاہر ان وضعہ ہکذا لبعد عنده ان الاصغر لما کان اقل افرادا ینبغی ان یکون اخص وکذا ما ہو مشتمل علیہ والاکبر لما کان اکثر افرادا ینبغی ان یکون اشرف وکذا ما ہو مشتمل علیہ

تعريف الاشياء

ان يقال لقائله انه صادق او كاذب او كلامه هي التي انحكمت بطرفيها الى معزولين كليتين هي التي انحكمت بطرفيها الى كليتين الا انحكام حذف الاداة الدراة

على ارتباط لا قصد بها بالاثر المقصود

هي التي يحكم فيها بصدق قضية او بالصدق والكذب معا على تقدير انحقق المنفصلة او بكليتهما على تقدير انحقق المنفصلة

يحكم فيها بالاتفاق في بين النقيضين في الصدق والكذب

على الصدق مانعة الجمع هي التي يحكم فيها بالتنافي بين الجزئين في الصدق مانعة الخلو هي التي يحكم فيها بالتنافي بين الجزئين في الكذب

مختصر المبين

قوله الحكم بالملازمة مثلا بين الشرط والجزاء

المنفصلة مانعة الجمع

فالشرط موجود والمنفصلة صحيحة مثلا

العدد اما زوج او فرد وما نحن فيه كذلك

فهذا العدد اما ان يكون زوجا او فردا

فهذا العدد ليس بزوج فهو فرد

الضرب الرابع الصغرى موجبة جزئية والكبرى سالبة كلية

كقولنا بعض ج ب ولا شئ من ب ا فبعض ج ليس ا بالشكل

الثاني شرطه اختلاف مقدماته بالايجاب والسلب وكلية الكبرى

الضرب الاول الصغرى موجبة كلية والكبرى سالبة كلية نحو

كل ج ب ولا شئ من ا ب فلا شئ من ج ا الضرب الثاني

نحو كل انسان حيوان ولا شئ من الحجر بحيوان فلا شئ من الانسان بحجر

الصغرى سالبة كلية والكبرى موجبة كلية نحو لا شئ من ج ب

وكل ا ب فلا شئ من ج ا الضرب الثالث صغرى موجبة جزئية

والكبرى سالبة كلية كقولنا بعض ج ب ولا شئ من ا ب

فبعض ج ليس ا الضرب الرابع الصغرى سالبة جزئية

فیه الاصغر الصغری والتی فیه الاکبر الکبری فالاوسط انکان محمولا
فی الصغری وموضوعا فی الکبری فهو الشکل الاول وانکان محمولا
فیهما فهو الشکل الثانی وانکان موضوعا فیهما فهو الشکل الثالث و
انکان عکس الاول فهو الشکل الرابع الشکل الاول شرطه
ایجاب الصغری وکلیته الکبری الضرب الاول من موجبتین
کلیتین نحو کل ج ب وکل ب ا الضرب الثانی الصغری
موجبة کلیة والکبری سالبة کلیة نحو کل ج ب ولاشئ من
ب ا فلاشئ من ج ا الضرب الثالث الصغری موجبة
جزئیة والکبری موجبة کلیة نحو بعض ج ب وکل ب ا فبعض ج ا

تعریف الاشکال

هی الهیئة الحاصلة من وضع القضیة بالقیاس الی الاخری بحیث تتبین بها کیفیة الانتاج

الوضع جعل اللفظ بازاء المعنی

اللفظ ای حکم کان مفردا او مرکبا

حروف المعجم

هو الذی یمنع نفس تصور مفهومه عن وقوع الشرکة فیه

هو الذی یمنع نفس تصور مفهومه عن وقوع الشرکة فیه الا بانضمام امر آخر الیه

طریق الاستعلام ما یوصل الی المطلوب

القضیة قول یصح ان یقال لقائله انک صادق او کاذب

قوله الدالة الوضعیة مانند دلالت لفظ انسان بر حیوان ناطق

قوله المرکب التام مانند زید قائم الخ

مانند زید وعمرو در الا اشاره دوان بر چند قسم است یکی امر مانند اضرب دوم نهی سوم استفهام مانند ایقوم زید

چهارم تمنی مانند لیت الشباب یعود یوما الخ

بجزء فرد ما

بجزء القضیة بود ن فیجاید

الا فی الاول السلطان یکرم العالم

لاشتوجه النقض بان الحد الاوسط اذا وقع محمولا فالمراد به المفهوم واذا وقع موضوعا فالمراد به الذات فلا یکون الحد الاوسط فی الاول والرابع

بالذات قولاً آخر فان ذكر مثل النتيجة او نقيضها بالفعل فيه

فاستثنافي والافاقتراني والاول يستدل بوجود الملزوم

على وجود اللازم او بعدمه على عدم الملزوم او بوجود احد

المتعاندين على عدم الآخر او بعدمه على وجوده فيكون

مشتملاً على مقدمة حاكمة بالملازمة بينهما او بمعاندة احدهما للآخر

تدل على وضع الملزوم او المعاندة مطلقاً او صدقاً

او على رفع اللازم او المعاندة مطلقاً او كذباً ويسمى استثنائية

والثاني اربعة لابد فيه من امر ثالث تتناسب فيه طرفي المطلوب

ويسمى حداً اوسط والمحكوم عليه فيه اصغر والمحكوم به اكبر والمقدمة ا

تعریف الشیء

الشیء ما یصح ان یعلم ویخبر عنه

الامر ما یصح ان یؤمر به

الموضوع ما یصح ان ینقل بالحمل

المحمول ما یصح ان یحمل

الوضع هیئة تعرض للجسم بسبب نسبة اجزائه بعضها الی البعض

الفعل ما یصدر عن المؤثر بالتأثیر

الانفعال ما یحصل فی المتأثر بالتأثیر

المتضایفان ما یعقل کل منهما بالقیاس الی الآخر

المتقدم ما یعقل بدون المتأخر

المتأخر ما لا یعقل بدون المتقدم

المتکافئان ما یعقلان معا

المتفاضلان ما لا یعقلان معا

المتقابلان ما یتعقلان بالقیاس الی شیء واحد

المتناقضان ما لا یجتمعان ولا یرتفعان

المتضادان ما لا یجتمعان ویرتفعان

العدم والملکة امر وجودی یقابله امر عدمی

حواشی آن

قوله التی هو ظرف زمان یحتوی ذهنیة الخ

ای کلام وقع فی قبل قوله الآن

وهو ظرف مکان یحتوی ثبت ای کلی

حقه بقوله الوضع الخ

والشیخ الرئیس یطلقون الجنس علی الکلی

کما سلف وهو مشترک بین الکلی والجزئی

وبالجملة ما هو مشترک بین الانسان وغیره

ولا عکس لسالبة الجزئیة عکس النقیض وهو تبدیل کل من طرفی

القضیة بنقیض الآخر مع بقاء الصدق والکیف

فالموجبة الکلیة تنعکس بها لاجزئیتها والسالبتان بالسالبة

الجزئیة الدلیل ما یلزم من العلم به العلم بالمدلول فان

استدل بالکلی علی الجزئی او استدل باحد الکلیین المتساویین

علی الآخر یسمی قیاسا او بعکسه یسمی استقراء تاما او ناقصا ان لم یکن او استدل بالجزئی علی الجزئی الآخر یسمی

تمثیلا ویسمی الاول فرعا والثانی اصلا والمشترک جامعا

القیاس قول مؤلف من قضایا ان سلمت لزم

الفصل ما ینزع بالتحلیل

توقف الاشکال

الزوم الذہنی ہو کون الزام

الذہنی یحتاج الزام خلق

فی الذہن بحیثیۃ الواجب

ہو الذی لا یتحقق الوجود

الممکن ہو الذی یتحقق الوجود

الکم المتصل ہو الذی

یمکن ان یفرض بین اجزائہ حد مشترک

الکم المنفصل ہو الذی لا یمکن ان

یفرض بین اجزائہ حد مشترک

عرض لا یتوقف فی التصور علی الغیر

ولا یتحقق الا متحیزۃ فی ذاتہ

ہو ما ہیۃ معقولۃ بالنسبۃ الی الغیر

علی الاطلاق

مختصر المیزان

تعلیقات آن

قولہ الزوم الذہنی و آن دوست

یکے عقلا مانند زوجیت نسبت

اثنین و دوم خارجا مانند وجود اثنین خارج

قولہ الواجب ما یمتنع وجودہ و عدمہ

ثالث کہ ممتنع الوجود است مانند اجتماع

ممکن اطلاق آنست مانند انسان

قولہ المتصل ا

قولہ الکم

قولہ الکیف

نخو زید لیس بکاتب و شخصیتہ ان کان الموضوع شخصا معینا

و آنجملہ شخصیہ گویند اگر باشد موضوع آن شخص معین و مخصوصہ نیز مانند

کما ذکرناہ و سورۃ ان بین فیہا کمیۃ الحکم مثل کل الانسان کاتب

و آن جملہ محصورہ و سورۃ گویند اگر بیان کردہ شود چندگے افراد محکوم علیہ و غیرہ

بآن چندگے باشد آنرا سور نامیند پس سور موجبہ کلیہ کل افرادی و لام استغراقی

و بعض الانسان کاتب و لا شیٔ من الانسان بکاتب و

بعض لیس کل و لیس بعض

بعض الانسان لیس بکاتب و الا فمہملۃ و ہی فی قوۃ الجزئیۃ

النقیضان کل قضیتین مختلفتین اذا صدقت احدہما

کذبت الاخری و بالعکس و شرطہ وحدۃ النسبۃ المستلزمۃ لتمام

وحدات فنقیض الموجبۃ الکلیۃ السالبۃ الجزئیۃ و نقیض السالبۃ

الکلیۃ الموجبۃ الجزئیۃ عکس المستوی تحویل مفردیہا علی وجہ یصدق

فعکس الموجبۃ الکلیۃ جزئیتہا و الموجبۃ الجزئیۃ و السالبۃ الکلیۃ مثلہما

فتحد تام ان كان الجنس القريب مذكورا فيه او ناقصا ان لم يكن
الجنس القريب مذكورا فيه والا فرسم تام الا فرسم ناقص
القريب مذكورا او ناقصا ان لم يكن القضية اما حملية كزيد كاتب
وطرفاه موضوع ومحمول او شرطية وطرفاه مقدم وتال و
هي اما متصلة لزومية نحو ان كانت الشمس طالعة فالنهار
موجود او اتفاقية نحو ان كان الانسان ناطقا فالحمار ناهق والا
فمنفصلة حقيقية مثل العدد اما زوج واما فرد واما مانعة الجمع
مثل هذا الشيء اما شجر او حجر او مانعة الخلو نحو زيد اما في البحر
او لا يغرق وهي اما موجبة كما ذكرنا نحو زيد كاتب او سالبة

مختصر السيد ان

آن قضیه است که موضوع علم طب باشد یا نباشد بدان
انسان که موضوع علم طب است یا نباشد آن
بحیثیت که موضوع آن علم است یا نباشد
انسان که موضوع علم طب است یا نباشد
موضوع آن علم است یا نباشد
موضوع علم است یا نباشد
موضوع علم است یا نباشد
موضوع

تعریف الاشیاء

فخاصته وهو الکلی العرضی المقول علی حقیقة واحدة فقط والا فعرض عام

وهو الکلی العرضی المقول علی اکثر منها فان امتنع ان ینفک

عن الماهیة فلازم والا فمفارق والکلیان متساویان

کالانسان والناطق او متبائنان کالانسان والفرس او احدهما

اعم من الآخر مطلقا کالانسان والحیوان او احدهما من وجه

کالانسان والابیض ونقیضا الاول متساویان والثالث

بالعکس والمتبائنان والثانی متباینان تباینا معرفة الشئ

مایکون معرفته سببا لمعرفة ذلک الشئ فیکون مساویا له

فی العموم والخصوص ویکون اجلی منه فالممیز فیه الخ ان ذاتیا

تعریف الاشیاء

والترجی ممکنا فقط والقسم والنداء والتعجب وان لم یقیده
نحو یا عبد الله ۱۲ نحو یا احسن زیدا ۱۲ نحو والله لافعلن کذا ۱۲

فیناقص فان کان احدهما قیدا لآخر فتقیدی والا فغیر وان
پس اگر باشد یکی از دو جزو قید جزو دیگر پس آن مرکب تقییدی است وگرنه باتمام حقیقت خود باشد آن نوع حقیقی

واگر آن نوع محمول باشد بر متفقات حقائق در جواب سوال ما هو مانند انسان در جواب کسیکه پرسد زید و عمرو ما هما ۱۲

اما تمام حقیقة جزئیاته هو النوع الحقیقی وهو المقول علی متفقات

ای حقیقت آن ۱۲

الحقائق فی جواب ما هو او جزئها وهو الذاتی فان کان تمام المشترک
یا آن کلی جزو حقیقت جزئیات خود باشد پس اگر آن جزو همه مشترک در انواع

باشد آن جنس محمول باشد بر متفقات حقائق در جواب سوال ما هو ۱۲

بین الانواع فجنس وهو المقول علی مختلفات الحقائق فی جواب
مانند حیوان که جزو حقیقت همه جزئیات خود هست از انسان و غنم و بقر و غیرها ۱۲

ما هو فان کان تمام المشترک بین جمیع الانواع المندرجة تحته
پس اگر باشد آن جنس همه مشترک در میان همه انواع که مندرج اند زیر او پس آن جنس قریب است مانند حیوان برای

انسان و مانند جسم نامی برای آن ۱۲

فقریب والا فبعید وان لم یکن تمام المشترک ففصل وهو المقول
واگر چنان نباشد پس اگر آن جزو همه مشترک کلی باشد بلکه خاص باشد برای یک نوع و فصل محمول باشد بر شے در جواب

سوال ای شی هو فی ذاته اے چیست آن شی در ذات خود ۱۲

علی الشیء فی جواب ای شیء هو فی ذاته فان تمیز النوع عن مشارکاته
پس اگر تمیز دهد آن فصل نوع را از مشارکان آن در جنس قریب

فی الجنس القریب فقریب والا فبعید او خارج عنها فان اختص بحقیقة واحدة
مانند ناطق برای انسان ۱۲

تعریف الشیء هو القول المفید لتصور الشیء
ایراد لفظ مرکب که مفرد در معانی اصطلاحی

فی جواب آن یتصور
لفظ مرکب و تالیف و ترتیب نسبتی

او در ترکیب اجزاء صور باشد خواه
در میان آنها مناسبت باشد یا نه و لازم

تالیف مناسبت در میان اجزاء صورت
و در ترتیب با وجود این مناسبت لحاظ

تقدیم و تاخیر اجزاء او بحسب همه خود ها

سے یا بد بخلاف اولین چه در انتها

این لحاظ همیشه نیست ۱۲ قوله الکل

ماتم صورت انتقال ذهن بشاهده

بهتر حال قریب است بخلاف ذهن

استفاده از خود شاهد است ۱۲

تعریف الاشیاء

التعریف ہو ترتیب امور معلومۃ للتاوی الی المجہول او الانتقال من الامور الخ

وتکثر المعنی فان وضع لکل علی السویۃ فمشترک وان لم یوضع

لہ علی السویۃ بل وضع لمعنی واحد فنقل الی غیرہ فان اشتہر استعمالہ

فیہ فمنقول عرفی ان نقلہ العرف العام وشرعی ان نقلہ اہل الشرع

واصطلاحی ان نقلہ جمع خاص والا فاللفظ بالنسبۃ الی المعنی

الاول حقیقۃ والی الثانی مجاز والعکس بالعکس فمترادفۃ

والمرکب ان افاد معنی یصح السکوت علیہ فتام وہو ان احتمل الصدق

والکذب فخبر وقضیتہ والا فانشاء فان افاد بالوضع طلب الفعل

فامر مع الاستعلاء والتماس مع التساوی ودعاء مع الخضوع او الترک

فنہی او الفہم فاستفہام والا فتنبیہ ویدخل فیہ التمنی ممکنا وممتنعا

الحاضر فی الذہن الخ امور غیر حاضرۃ

من المطلوب متوقفۃ الحواضر تسمی

طالبۃ حاثۃ الی الموجدۃ الیہ ان

یجدہا وترتبہا الی المطلوب الذہنی

قوۃ حیاۃ للکتاب الحدود والالفاظ

الترتیب

ہو جعل الاشیاء بالکثیر

جامع آن

قولہ یعلم الخ کما سند تصور

حقیقت ملک وجن کہ سند تصدیق

ترتیب حاصل شود مانند تصدیق

حدوث عالم وقت حاصل شود صانع آن

کہ بے نظر و فکر حاصل نشود صانع عالم

آگاہ خواہد شد بہ بیانات و معلومات

حادث دانم و از ان حدوث عالم

ترتیب دادم مانند العالم متغیر وکل متغیر

حادث فالعالم حادث ہر یکے از

شما ختما مانند العالم الخ قولہ

الترتیب آوردہ است ناظر بہ تعریف

ہمچنین ہر یکے از شما بہ تعریف

قولہ شرعی گویند اگر ناقل شرع باشد ۱۲

عہ اشتہر صلوٰۃ کہ موضوع بود برای دعا است وقتی کہ مشہور شود و بمعنی استعمال آن برای معنی ثانی آید منقول عرفی گویند اگر ناقل آن عرف عام باشد و

وهی اما غیر لفظیة او لفظیة وهی انکانت بجعل الجاعل فوضعیة
مانند خطوط وعقود — مثال غیر لفظی وضعی — واشارات ونصب — کردہ ۱۲

انکانت بحسب اقتضای الطبع فطبعیة والا فعقلیة والوضعیة
لفظ عطسہ مانند دلالت — لفظ دیوار — لفظ ۱۲ — مثال لفظی طبعی — چون دلالت اح اح بر درد — مثال غیر لفظی طبعی

انکانت علی تمام معنی الموضوع له فمطابقة وانکانت علی جزئه
آن دلالت — اگر باشد — موضوع له ۱۲ — اگر باشد دلالت

فتضمن وعلی لازمه الذهنی فالتزام وان الدال بالمطابقة آن یرد
ای اگر دلالت فقط بر لازم یعنی موضوع له باشد التزام گویند — دلالت انسان بر کتابت ۱۲

بجزء منه دلالة علی جزء معناه فمرکب والا فمفرد وهو ان امتنع اسناده
نسبة احدهما الی الاخری بخلاف المرکب تامة ۱۲

فحرف وادات والا فان دل علی زمان من الازمنة الثلثة فکلمة وغیر
عند المنطقیین ۱۲ — کلمہ عند المنطقیین نامند ۱۲

فصل الاقاسم وهو ان اتحد اللفظ والمعنی وتصوره یمنع الشرکة فعلم
ای اگر آن اسم متحد اللفظ والمعنی باشد وتصور آن مانع شرکت باشد — از زمان است ۱۲ — اگر دلالت نکند

وجزئی وفعلی والکلی ان استوت افراده الذهنیة والخارجیة فمتواطئ
ای اگر متحد اللفظ والمعنی نباشد بر بعضہ مانع شرکت نیز هم نباشد آنرا کلی گویند وآن کلی اگر مساوی باشد
افراد آن خواه ذهنیه خواه خارجیه افراد کلی متواطی نامند ۱۲

والا فمشکک وان تکثر المبانیة وان استحد اللفظ
ای از افراد مساوی نباشد بلکه متفاوت باشد در اولویه واولویه مانند وجود ونسبت بواجب قدم واتم است ونسبت بممکن

تعریف الاسم — ثم المرکب — الجسم البسیط — مشتقة الطبائع — الذی ینقسم الی اجسام — مشتقة الطبائع — الطبیعة — ذی آلة — جعل علیها التصور فقط — الذی لا یتعلق الا ادراک الکل — لا سمع عالم المصداق — الذی یمیز — یتعلق الحکم او التصور — بالنفع والاثبات او — او الضر — ادراک البسیط — مشتقة الطبائع — لا یتوقف حصوله — علی — قولی آن — آن طول وعرض بالفتح وعمق — قوله الجسم البسیط — وامثال آنها مانند انسان وحیوان وغیرها — قوله التصور فقط مانند تصور زید وعمرو وامثالها ۱۲ — قوله التصدیق مانند تصدیق بقیام زید — قوله الحکمی — نسبة احدهما الی الاخری بخلاف التامة — تصور نسبت قیام بزید — قوله الحکمی — ادراک آفتاب درخشان است — تصور حرارت وبرودت تصدیق بآنکه آفتاب درخشان است ۱۲

تحقیق الاشیاء

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لمقرب العابدین والصلوة علی رسوله

للمحققین والصلوة علی رسوله

محمد وآله واصحابه اجمعین

اما بعد فهذه رسالة فی جمع

تحقیقات الاشیاء وبالله التوفیق

المقدمة مما یتوقف علیه

الشروع فی العلم وهو

حصول صورة الشیء

العقل وهو جوهر مجرد عن المادة

فی ذاته وافعاله

النفس وهو

جوهر مجرد فی ذاته لا فی افعاله

او جوهر مجرد وهو

بسم الله الرحمن الرحیم

حامدا الله تعالی ومصلیا ومسلما علی حبیبه محمد واله وصحبه

وبعد فهذا مختصر فی المیزان لا بد منه لطالب العلم

للایقان ومن لم ینتفع من القلیل لم یستشف للعلیل العلم

تصورا او تصدیقا وکل واحد منهما اما بدیهی او نظری

والدلالة کون الشیء بحالة یلزم من العلم به العلم بشیء آخر

به عون صناع یکدو من کا فضل خلاق زمین و زمان



در مطبع نامی منشی نول کشور به طبع مزین مقبول جهان شد

وهو قياس مؤلف من مقدمات شبيهة بالحق او مشهورة او
مقدمات وهمية كاذبة والعمدة هي البرهان لاغير ولكن
هذا آخر الرسالة متسلبساً بحمد من له الهداية واليه النهاية

تتمة

قد وقع الفراغ من طبع هذه الرسالة المطبوعة
المقبولة لدى الطالبين في المتن مع
الحواشي والشرحها المسمى بمرآت المنطق
على الحاشية

اقسام ستة احدها اولیات کقولنا الواحد نصف الاثنین والکل
وسبب جزم آنست که بدیهیت (اولیات) آنست که حکم کند عقل جزم آمیخته بحصر بتصور طرفین به بیهی یا شبه بالنظری
بدیهی از قسم اولیات است ۱۲

اعظم من الحجر ومشاهدات نحو الشمس مشرقة والنار محرقة ومجربات
وعقل حیات و

کقولنا السقمونیا مسهل للصفراء وحدسیات کقولنا نور القمر مستفاد
آنست که محتاج تکرار مشاهده نبود چنانکه علامه رازی گفته ۱۲

من نور الشمس ومتواترات کقولنا محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم
آنست که جزم کند عقل بآنها بخبر دادن جماعة کثیره که گمان اجتماع ایشان بر کذب نبود ۱۲

او عی النبوة اظهر المعجزات علی یده وقضایا قیاساتها معها کقولنا الاربعة
بحد بست که مفید یقین بود ۱۲

زوج بسبب وسط حاضر فی الذهن وهو الانقسام بمتباینین والجدل
پس تصور اربعه مزدوج فقط کفایت نمیکند در جزم عقل به زوجیت عقل اربعه بل بوسطه که در ذهن موجود است ۱۲

وهو قول مؤلف من مقدمات مشهورة والخطابة وهو قول مؤلف
وکشف العورة

من مقدمات مقبولة من شخص معتقد به او مظنونة والشعر وهو قیاس

مولف من مقدمات ینبسط منها النفس وینقبض والمغالطة

ایساغوجی

واما منقسم بمتساویین فاما من متصلة او منفصلة کقولنا کلما کان هذا انسانا
فهو حیوان وکل حیوان فهو اما ابیض او اسود ینتج کلما کان هذا انسانا فهو اما ابیض
او اسود واما القیاس الاستثنائی فالشرطیة الموضوعة فیه انکانت
متصلة فاستثناء المقدم ینتج عین التالی کقولنا ان کان هذا انسانا فهو حیوان
لکنه انسان فیکون حیوانا واستثناء نقیض التالی ینتج نقیض المقدم
کقولنا ان کان هذا انسانا فهو حیوان لکنه لیس بحیوان فلا یکون
انسانا وان کانت منفصلة حقیقیة فاستثناء احد الجزئین ینتج نقیض الآخر
واستثناء نقیض احدهما ینتج عین الآخر وعلی هذا منعة الجمع مانعة الخلو
فصل البرهان وهو قول مؤلف من یقینیات لانتاج یقین والیقینیات

ولا شئ من المولف بقدم فبعض الجسم ليس بقديم والقياس

الاقتراني اما من حمليتين كما مر واما من متصلتين كقولنا ان كانت الشمس

طالعة فالنهار موجود وكلما كان النهار موجودا فالارض مضيئة

ينتج ان كانت الشمس طالعة فالارض مضيئة واما من منفصلتين كقولنا

كل عدد اما زوج او فرد وكل زوج فهو ما زوج الزوج او زوج

الفرد ينتج كل عدد فهو اما فرد او زوج الزوج او زوج الفرد واما

من حملية ومتصلة كقولنا كلما كان هذا انسانا فهو حيوان وكل

حيوان فهو جسم ينتج كلما كان هذا انسانا فهو جسم واما من حملية ومنفصلة

كقولنا كل عدد اما زوج او فرد وكل زوج فهو منقسم بمتساويين ينتج كل عدد فهو اما فرد

ايساغوجي

والثالث یرتد الیہ بعکس الصغری والرابع یرتد الیہ بعکس الترتیب و
بعکس المقدمتین وبدیہی الانتاج ہو الاول وہو الذی لہ عقل سلیم وطبع مستقیم ا
یرد الثانی الی الاول وانما ینتج الثانی عند اختلاف مقدمتیہ بالایجاب
والسلب وکلیۃ الکبری والشکل الاول ہو الذی جعل معیارا للعلوم
فمورده ہہنا لیجعل دستورا ومیزانا منتج منہ المطالب کلہا وشرط
انتاجہا ایجاب الصغری وکلیۃ الکبری وضربہ المنتجۃ اربعۃ الضرب
الاول کل جسم مؤلف وکل مؤلف محدث فکل جسم محدث والثانی کل
جسم مؤلف ولا شیء من المؤلف بقدیم فلا شیء من الجسم بقدیم والثالث
بعض الجسم مؤلف وکل مؤلف محدث فبعض الجسم محدث والرابع بعض الجسم مؤلف

قولہ والاول ای الشکل الاول
قولہ ای الاول
بعکس المقدمتین ای ہو ارجاع مقدمتین
صغری وکبری بہیئۃ شکل الاول
انسان وکل انسان حیوان فکل کاتب حیوان
بیع خیار یتم کل شکل اول گردد پس ترتیب
ہر دو مقدمہ معکوس کردہ پہلی کل انسان
کاتب ودلالتی من الکاتبۃ بحیث یلزم العکس ہر دو
مقدمہ بحیث بعض الانسان کاتب ودلالتی من الکاتبۃ
بحیث دہست شکل اول بدیہی الانتاج وایں رد را بہمین
کہ نتیجہ دہد بسائے دیگر وقت دیگر
او بحیث بسائے نتیجہ دادن رد کردہ شود بسوی شکل اول ف
صغری را اشرف ازان سبب گفتہ اند کہ اشتمال اکثر
حاصل موضوع بنتیجہ است وآن اشرف ست از محمول
زیرا کہ محمول طلب کردہ شود بسبب موضوع وقیاس کن

ایساغوجی

واما استثنائی کقولنا الخانت الشمس طالعة فالنهار موجود لکن

النهار لیس بموجود فالشمس لیست بطالعة والمکرر بین مقدمتی

القیاس فصاعدا یسمی حدا اوسط وموضوع المطلوب یسمی حدا اصغر

ومحمولة یسمی حدا اکبر والمقدمة التی فیها الاصغر یسمی الصغری والتی

فیها الاکبر یسمی الکبری وهیئة التالیف من الصغری والکبری یسمی

شکلا والاشکال اربعة لان الحد الاوسط الخان محمولا فی الصغری

وموضوعا فی الکبری فهو الشکل الاول والخان محمولا فیهما فهو الشکل الثانی

والخان موضوعا فیهما فهو الشکل الثالث والخان موضوعا فی الصغری

ومحمولا فی الکبری فهو الشکل الرابع والثانی یرتد الی الاول بعکس الکبری

ایسا غوجی

قوله قيل تنعكس جزئية لانا اذا قلنا كل انسان حيوان

يصدق قولنا بعض الحيوان انسان فانا نجد الموضوع موصوفا

بالانسان والحيوان فيكون بعض الحيوان انسان والموجبة الجزئية

تنعكس جزئية بهذه الحجة البيض والسالبة الكلية تنعكس كلية

يعني انچه در انعكاس كليه بجزئيه ذكر كرديم ونيز بدليل خلف وعكس

وذلك بين بنفسه فانه اذا صدق لاشئ من الانسان

بحجر يصدق لاشئ من الحجر بالانسان والسالبة الجزئية لا تنعكس وما

لانه يصدق بعض الحيوان ليس بانسان ولا يصدق عكسه القياس

قول مؤلف من اقوال متى سلمت لزم عنها لذاتها قول آخر وهو

قول يعني مركبست ملفوظ باشد يا معقول پس جنس بود ومؤلف خاص ست از مركب كما سبق

اما اقترانى كقولنا كل جسم مركب وكل مركب محدث فكل جسم محدث

بحث القياس

کقولنا کل انسان حیوان وبعض الانسان لیس بحیوان ونقیض

السالبة الکلیة انما ہی الموجبة الجزئیة کقولنا لاشیٔ من الانسان

بحیوان وبعض الانسان حیوان والمحمولتان لایتحقق التناقض بینہما

الا بعد اختلافہما فی الکلیة والجزئیة لان الکلیتین قد یکذبان

کقولنا کل الانسان کاتب ولاشیٔ من الانسان بکاتب

والجزئیتین قد تصدقان کقولنا بعض الانسان کاتب وبعض الانسان

لیس بکاتب بعکس ہو تصییر الموضوع محمولا والمحمول موضوعا مع

بقاء السلب والایجاب والصدق والکذب بحالہ والموجبة الکلیة

لاتنعکس کلیة اذ یصدق قولنا کل انسان حیوان ولا یصدق

قولہ کل انسان الخ

وجود بعض الانسان لیس بحیوان ونقیض

السالبة الکلیة انما ہی الموجبة الجزئیة کقولنا لاشیٔ من الانسان

بحیوان وبعض الانسان حیوان والمحمولتان لایتحقق التناقض بینہما

الا بعد اختلافہما فی الکلیة والجزئیة لان الکلیتین قد یکذبان

کقولنا کل الانسان کاتب ولاشیٔ من الانسان بکاتب

والجزئیتین قد تصدقان کقولنا بعض الانسان کاتب وبعض الانسان

لیس بکاتب بعکس ہو تصییر الموضوع محمولا والمحمول موضوعا مع

بقاء السلب والایجاب والصدق والکذب بحالہ والموجبة الکلیة

لاتنعکس کلیة اذ یصدق قولنا کل انسان حیوان ولا یصدق

امیا غوجی

او فرد وهو مانعة الجمع والخلو معا واما مانعة الجمع فقط كقولنا اما

منع كنند جمع اجزاء خود وخداے شان محكوم عليه را از ان واين سخت تر ازين منافات است ۱۲

ان يكون هذا الشي حجرا او شجرا واما مانعة الخلو فقط كقولنا اما ان يكون

هاهنا كه باشد اين شي سنگ يا درخت اى مجمع اين هر دو ممتنع است چه سنگ چيز درخت ودرخت چيز سنگ نيتواند

واگر ازين هر دويے هم نباشد مضايقه ندارد بوزن اينكه چيزے ديگر باشد ۱۲

زيد في البحر واما ان لا يغرق وقد يكون المنفصلات ذات اجزاء كقولنا

منفصلات مشابه بمجليات انواع اجزا بودن صاحب اجزا بودن زيد در دريا

هذا العدد واما زائد او ناقص او مساو للتناقض وهو اختلاف القضيتين

بودن ۱۲ بودن شركت

بالايجاب والسلب بحيث يقتضي لذاته ان يكون احدهما صادقة

قيد ايجاب وسلب بنا بر انست كه اختلاف دو قضيه در غير سلب وايجاب را تناقض نام نهند چنانچه يكے شرطيه باشد

والاخرى كاذبة كقولنا زيد كاتب وزيد ليس بكاتب ولا تحقق ذلك

ودوم حمليه ۱۲

الا في المخصوصتين الا بعد اتفاقهما في الموضوع والمحمول والزمان

والمكان والاضافة والقوة والفعل والجزء والكل

والشرط فنقيض الموجبة الكلية انما هي السالبة الجزئية

اين كلام برجاى خود نيست چه موقع آن بعد ذكر محصورات ۱۲

نكت الاقتناص

ايساغوجي

كقولنا العدد اما ان يكون زوجا او فردا فالجزء الاول من الحملية

يسمى موضوعا والثاني محمولا والجزء الاول من الشرطية يسمى

ومحكوما عليه زيرا چه وضع كرده شده است ومحكوما چرا كه حمل كرده شد بر شے ديگر وحكم كرده شد بران بحكم عليه

برای آنکه حکم کرده شود بران بچیزے ۱۲

مقدما والثاني تاليا والقضية اما موجبة كقولنا زيد كاتب واما

اسم فاعل است از نلو ۱۲

سالبة كقولنا زيد ليس بكاتب وكلواحد منهما اما مخصوصة كما ذكرنا واما

اگر باشد موضوع ان قضیه شخص معین

مهملة كقولنا الانسان كاتب ولاشئ من الانسان بكاتب و

اگر حکم در قضیه بر افراد موضوع بود پس اگر بیان کنیت افراد باشد از کل و بعض آنرا محصوره مسوره نامند

و محصوره از حصرت ۱۲

اما جزئية مسورة كقولنا بعض الانسان كاتب واما مهملة كقولنا الانسان

اگر حکم کرده شود در ان قضیه بر بعض افراد موضوع موجبه باشد یا سالبه ۱۲ و منه مفعول

در ان بیان چنست اگر گفته شود

كاتب والمتصلة اما لزومية كقولنا ان كانت الشمس طالعة فالنهار

گذشت ۱۲ بالائے

یک قضیه بر قضیه

درین بصدق اگر حکم کرده شود

موجود واما اتفاقية كقولنا ان كان الانسان ناطقا

اتصال حق

باتفاق

اتفاقی است بنا بر قول علما ۱۲

فالحمار ناهق والمنفصلة اما حقيقية كقولنا العدد اما زوج

بالاتفاق جمیع علما قرار یافته

گذشته درازدیاد

قضیه نصف

اگر حکم کرده شود درین

قضیه

قال صاحب

لیوجد ثابت

علی قضیه

مطلق

بالخیر ۱۲

اعلم بالصواب ۱۲

بالقوة الى الانسان وهو الحد التام والحد الناقص وهو الذي
يتركب من جنسه البعيد وفصله القريب كالجسم الناطق بالنسبة الى الانسان
والرسم التام وهو الذي يتركب عن الجنس القريب للشيء وخاصته اللازمة
كالحيوان الضاحك في تعريف الانسان الرسم الناقص ما يتركب
عن عرضيات يختص جملتها بحقيقة واحدة كقولنا في تعريف الانسان
انه ماش على قدميه عريض الاظفار بادي البشرة المستقيم القامة
ضاحك بالطبع القضايا القضية هي قول يصح ان يقال لقائله
انه صادق فيه او كاذب فيه اما حملية كقولنا زيد كاتب واما شرطية
متصلة كقولنا ان كانت الشمس طالعة فالنهار موجود واما شرطية منفصلة

ای شی ہو فی ذاتہ واما العرضی فہو اما ان یمتنع انفکاکہ عن الماہیۃ
الذی یکون خارجا عن الماہیۃ ۱۲ ای ای ۱۲ اومن جنس انہا موجودۃ من جنس
وہو العرض اللازم او لا یمتنع وہو العرض المفارق وکل منہما اما ان
مانند سرخی در رنگ چہرہ در شرمندگی ودر خون ۱۲ مانند بیکانگی
یختص بحقیقۃ واحدۃ وہو الخاصۃ کالنصاحک بالقوۃ او بالفعل
ضاحک بالقوۃ شامل است جنسیۃ او نوعیۃ ۱۲ شامل جمیع افراد او غیر شاملۃ ۱۲ ضاحک بالفعل ہم شامل است جمیع افراد انسان ۱۲
للانسان ویسمی بانہا کلیۃ یقینا علی ما تحت حقیقۃ واحدۃ فقط
قید جنس از ین خارج شد ۱۲ قید نوع از ین
قولا عرضیا واما ان یعم حقائق فوق واحدۃ وہو العرض العام
موضح از تعریف خاصہ برآمد بدین قید ۱۲ شامل مالکان اولا ۱۲
کالمتنفس بالقوۃ او بالفعل للانسان وغیرہ من الحیوانات و
اسم فاعل از تنفس یعنی دم زدن ۱۲ زیرا کہ شامل است ہمہ افراد انسان را و دیگر حیوانات را ۱۲
یسمی بانہ کلی یقینا علی ما تحت حقائق مختلفۃ قولا عرضیا القول الشارح
والمزج والفصل ۱۲ الخاصۃ ۱۲ یخرج ۱۲
الحد قول دال علی ماہیۃ الشئ وہو الذی یترکب
در لغت بمعنی منع است و در اصطلاح منطقیان عبارتیست از قول کاشف از تمام ذات شی جامعا ومانعا ومطردا و منعکسا ووجہ مناسبت در ہر دو معنی ظاہر است ۱۲
عن جنس الشئ وفصلہ القریبین کالحیوان الناطق

ایساغوجی

الاشارۃ ۱۲ فلانا ۱۲ الشارح ۱۲ الخ ۱۲ وہو ۱۲ المزج ۱۲ الفصل ۱۲ الخاصۃ ۱۲ یخرج ۱۲

بالنسبة الی الانسان والفرس اما عرضی وهو الذی بخلافه

کالضاحک بالنسبة الی الانسان والذاتی اما مقول فی جواب ماهو

بحسب الشرکة المختصة کالحیوان بالنسبة الی الانسان والفرس

وهو الجنس یرسم بانه کلی مقول علی کثیرین مختلفین بالحقائق فی

ماهو واما مقول فی جواب ماهو بحسب الشرکة والخصوصیة معا کالانسان

بالنسبة الی زید وعمرو وغیرهما وهو النوع ویرسم بانه کلی مقول علی کثیرین

مختلفین بالعدد وبون الحقیقة فی جواب ماهو اما غیر مقول فی جواب ماهو بل مقول

فی جواب ای شیء هو فی ذاته وهو الذی یمیز الشیء عما یشارکه فی الجنس کالناطق

بالنسبة الی الانسان وهو الفصل ویرسم بانه کلی یقال علی الشیء فی جواب

بالبداية مفيض الخير والجود اليساغوجي اللفظ الدال بالوضع على

تمام ما وضع له بالمطابقة وعلى جزئه بالتضمن ان كان له جزء وعلى ما يلازمه

في الذهن بالالتزام كالانسان فانه يدل على الحيوان الناطق بالمطابقة

وعلى احدهما بالتضمن وقابل العلم والصنعة الكتابة بالالتزام ثم اللفظ اما مفرد

وهو الذي لا يراد بجزء منه دلالة على جزء معناه كالانسان واما مؤلف

وهو الذي لا يكون كذلك كقولك زيد في الدار في المفرد اما كلي وهو الذي

لا يمنع نفس تصوره مفهومه عن وقوع الشركة فيه كالانسان واما جزئي وهو

هو الذي يمنع نفس تصوره مفهومه عن وقوع الشركة فيه كزيد والكلي

اما ذاتي وهو الذي يدخل تحت حقيقة جزئياته كالحيوان

اليساغوجي

ف

در شمردن علم منطق از حکمت
اختلافست و ادلۂ مثبتین نافین و بیدبی
مذکور و حکما دو قسم بودند یکے اشراقین کہ بروشنی دل مشغولند
صوفیہ معلم تلامذہ بود دوم مشائین ہمچو متکلمین و افلاطون اشراقی
و ارسطو مشائی و معلم اول و ابی نصر فارابی معلم ثانی قولہ المنطق آلۃ منطق یا ہدہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قال الشیخ الامام العلامۃ افضل العلماء المتاخرین قدوۃ الحکماء
الراسخین اثیر الدین الابہری طیب اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ
نحمد اللہ علی توفیقہ ونسالہ ہدایۃ طریقہ والہام الحق بتحقیقہ
ونصلی علی محمد وآلہ وعترتہ اما بعد فہذہ رسالۃ فی المنطق
اور دنا فیہا ما یجب احضارہ لمن تبدا شیئا من العلوم مستعینا

به عون صناع یکدم و مکان فضل خلاق زمین و آسمان

انیس خانم

در مطبع نامی منشی نول کشور به طبع مزین و مقبول جهان شد

از منفصلهٔ مانعة الجمع با وضع احد الجزئین اورا نتیجه رفع جزء دیگر باشد پس اورا دو نتیجه باشد چنانکه گوئی این جسم یا شجر است

یا حجر لیکن شجر ست پس حجر نیست لیکن حجر ست پس شجر نیست

یا مرکب باشد از منفصلهٔ مانعة الخلو با رفع احد الجزئین اورا

نتیجه وضع جزء دیگر باشد پس نتیجه اورا دو است چنانکه گوئی

این جسم یا لاحجر ست یا لاشجر لکن حجر ست پس لاشجر باشد

یعنی رفع احد الجزئین وضع دیگر را نتیج خواهد شد بدون عکس جهت امکان اجتماع ۱۲

لکن شجر ست پس لاحجر باشد

از منفصلہ لزومیہ بارفع تالے و آنرا نتیجہ رفع مقدم است چنانکہ

گوئی در مثال مذکور لیکن حیوان نیست پس انسان

نباشد و اما انفصالی آنست کہ مرکب باشد از منفصلہ حقیقیہ شرطیہ

باوضع احد الجزئین این را نتیجہ جزو دیگر باشد و بارفع

احد الجزئین آنرا نتیجہ وضع جزو دیگر باشد پس او را

چہار نتیجہ باشد چنانکہ گوئی این عدد یا زوج است

یا فرد لیکن زوج است پس فرد نیست لیکن فرد است

پس زوج نیست لیکن زوج نیست پس فرد باشد

لیکن فرد نیست پس زوج باشد یا مرکب باشد

جزئیه صغری و سالبه کلیه کبری چنانکه بعض ب ج حیوان ۱۲ ناطق

است و هیچ ا ب انیست سوم موجبه کلیه صغری و سالبه

جزئیه کبری چنانکه همه ب ج است و بعض ب ا نیست و

نتیجه هر سه ضرب انیست که بعض ج انیست ف و شکل

رابع بعید است از طبع پس اورا نیاوردیم اما قیاس

استثنائی بر دو قسم است یکی اتصالی و دوم انفصالی اتصالی

آنست که مرکب باشد از متصله لزومیه با وضع مقدم و آن را

نتیجه وضع تالی باشد چنانکه گوئی که اگر این جسم انسان باشد

حیوان باشد لیکن انسان ست پس حیوان باشد یا مرکب

صغرای وی موجبه باشد و یکی از مقدمتین وی کلیه باشد و ضرب

وی شش ست سه منتج ایجاب جزئی و سه منتج سلب جزئی و آن سه که

منتج ایجاب جزئی است اوّل موجبتین کلیتین چنانکه همه ب ج

است و همه ب ا است دوم صغری موجبه جزئیه و کبری

موجبه کلیه چنانکه بعض ب ج است و همه ب ا است سوم

صغری موجبه کلیه و کبری موجبه جزئیه چنانکه همه ب ج است

و بعض ب ا است پس نتیجه این هر سه ضرب بعض ج ا است

و آن سه که منتج سلب جزئی ست اوّل موجبه کلیه صغری و سالبه

کلیه کبری چنانکه همه ب ج است و هیچ از ب ا نیست دوم موجبه

بیان علماء المنطق
تعالی
این شکل
واقع شده
آن منتج
سپس اثبات
مخالف
معتصم
صادق
ناطق
انسان
حیوان
جماد
بعض
ضرب
نتیجه
الکلیه
الشرط
الشرط
الصروب

ضرب ازضرائب اول مستطاشت موجبہ کلیہ با موجبہ کلیہ یا موجبہ جزئیہ ضرب محل حقیقی است و آن

کلیہ با سالبہ کلیہ یا سالبہ جزئیہ نیست بنا بر آنکہ در

ضرب مقدمتین متحد اند در کیف و شرط

ضرب چہارم ضرب راساقط کنند و آن

موجبہ کلیہ و موجبہ جزئیہ یا موجبہ جزئیہ است چہارم

کلیہ و سالبہ جزئیہ یا سالبہ جزئیہ و این شکل بین الانتاج

کلی نیست ۱۲

واقع شدہ و بیان انتاج آن محتاج بدلیل است

پس اثبات این نتیجہ مخالف کردہ شد جمیع ضروب عقیم

بآن توانند شد کردہ می آید و آن ضم نقیض نتیجہ جہت ابطال

آن جانب بر کبرے و گرداندن ضروب منتج بآن شکل اول شود پس

شود پس نقیض صغریٰ راہ نتیجہ گردد مثلاً و قتیکہ لاشی من الانسان

بج و قول ما کل انسان حیوان ذاتی ضاحک بج

بنا بر نقیض آن بعض الانسان ج صادق آید و باکبرے این

راضم نکنیم چنین صورت گرفتہ آید بعض الانسان ج و لا

پس ہیچ ج حیوان پس شکل اول باشد و نتیجہ بعض الانسان

پس بعض حیوان بود و آن نقیض صغریٰ است کہ آن کل

کبرے

انسان حیوان باشد پس آن خلف است و لازم

نے آید از صورت قیاس چہ آن بدیہۃ الانتاج است

و نیز اگر کبرے حجت بودش نقیض نتیجہ است و آن چیز کہ لازم

صغرے باشد و آن نقیض نتیجہ باطل باشد

آید از ان خلف باطل بود پس نقیض نتیجہ باطل باشد

نتیجہ ثابت بود و مطلوب ہمین است و حال باقی ضروب

ہمین قیاس باید کرد و ہر ضرب کہ غیر ضرب منتج

باشد بعضے محکوم علیہ

ہم اگر صغریٰ و کبرے کہ غیر ضرب منتج باشد بعضے محکوم علیہ

باصغرے بودش نیز حکم از صغر حاصل کنند مثلاً بعض الانسان و بعض الحیوان فرس صادق

نیست و بعض الحیوان ناطق صادق است و بعض الانسان ناطق

نیست و ہر دو مقدمہ صادق اند

شکل ثانی

نیست الا سالبۂ اما کلیۂ و اما جزئیہ و شرط شکل ثالث آنست کہ

اول و ثانی ای موجبہ کلیہ کہ نقیض مختلف در کم متحد اند

موجبہ کلیہ و سالبہ کلیہ و سالبہ جزئیہ و موجبہ جزئیہ

صغریٰ و کبریٰ مختلف اند

مندرج شود و کبرای وی یعنی قضیه که مشتمل بر اکبر است کلیه باشد

تا حکم از اوسط متعدی باصغر شود بیقین پس صغرائے شکل اول

همیشه موجبه باشد و کبرائے وی کلیه و ضروب نتیجه وی

چهارست اول موجبتین کلیتین نتیجه موجبه کلیه باشد دوم موجبه

جزئیه صغری یا موجبه کلیه کبری نتیجه موجبه جزئیه باشد سوم

چون بعض الحیوان انسان و کل انسان ضاحک فبعض الحیوان ضاحک ۱۲

موجبه کلیه صغری با سالبه کلیه کبرے نتیجه سالبه کلیه باشد چهارم

نحو کل انسان حیوان ۱۲ ولاشئ من الحیوان بجماد ۱۲ فلاشئ من الانسان بجماد ۱۲

موجبه جزئیه صغری با سالبه کلیه کبرے نتیجه سالبه جزئیه باشد

نحو بعض الحیوان انسان ۱۲ ولاشئ من الانسان بفرس فبعض الحیوان لیس بفرس ۱۲

پس شکل اول منتج مصورات اربعه است و شرط شکل ثانی آنست که

مقدمتین مختلفتین باشد در ایجاب و سلب یعنی یکی موجبه

فصل اول طویل

کبرے

Boilerplate

نوع ست زیرا کہ نسبت میان موضوع و محمول چون مجہول باشد

مطلوب ۱۲

احتیاج افتد بمتوسطی کہ او را با ہر دو طرف نسبت باشد تا بوسطہ وے

موضوع و محمول ۱۲

نسبت میان موضوع مطلوب و محمول آن معلوم شود آنرا حد اوسط خوانند

ای خواہ اول مطلوب چون ۱۲ ورنہ اصغر ۱۲ از آن مطلوب چون

چنانکہ موضوع مطلوب را اصغر خوانند و محمول وے را اکبر و حد اوسط اگر محمول شود

چنانکہ گوید ۱۲ العالم متغیر ۱۲

اصغر او موضوع شود اکبر را شکل اول خوانند و اگر عکس این باشد آنرا شکل

چون العالم ۱۲ و کل متغیر حادث ۱۲ چون حادث ۱۲ الکبرا ۱۲

رابع خوانند و اگر محمول شود ہر دو را آنرا شکل ثانی خوانند و اگر موضوع

باشد ہر دو را آن را شکل ثالث خوانند فصل شکل

اول را شرط انتاج آنست کہ صغرے وے یعنی قضیہ

کہ مشتمل بر اصغر ست موجبہ باشد تا افراد اصغر در اوسط

مطلوب ۱۲ موضوع

کبرے

وآن عبارتست از قول مؤلف از قضایا که لازم آید از وی لذاته قول دیگر چنانکه گوئی عالم متغیرست و هر چه متغیرست حادثست

پس لازم آمد که عالم حادث باشد و قیاس بر دو قسمت یکی اقترانی که در وی نتیجه یا نقیض نتیجه بالفعل مذکور نباشد چنانکه مذکور شد دوم استثنائی که در وی نتیجه یا نقیض نتیجه بالفعل مذکور باشد چنانکه گوئی اگر این آدمی باشد حیوان باشد لیکن آدمی ست پس حیوان باشد لیکن حیوان نیست پس آدمی نیست فصل

قیاس اقترانی یا حملی باشد یعنی مرکب از حملیات یا غیر حملی باشد وقسم اول اظهرست پس بر وی اقتصار کنیم وآن بر چهار

مؤلف قول المطالع ذکر المؤلف مستدرک والامکان حاصلان القیاس نقطه مرکب مؤلف ظاهر انتکرار الاطال محمد وضعهم جعلوه صفة کاشفة فائدة عبارتان عبارتین ظلان ابتنیا اجزاء القیاس سنة ذکر آخر الشرح فلا یلزم الا ستة ذکر ۱۲ منه اجزاء القیاس ما فوق الواحد ۵ والمراد بها ما فوق الواحد اجزاء القیاس فی الجمیع ۱۲ منه ظلان القیاس لا یترکب الا من اثنین قضیتین فی الجمیع ۱۲ منه قضیتین فی الجمیع ۱۲ منه الواحدة ۱۲ منه ۵ کبریٰ ۱۲ منه ۵ صغریٰ ۱۲ منه ۵ اجزاء القیاس ثلثة ۱۲ منه ۵ اجزاء القیاس ثلثة ۱۲ منه ۵ اجزاء القیاس ثلثة

جزئی وی که انسان ست دوم استقرار که آن استدلال ست
بحال جزئیات بر حال کلی چنانکه گوئی هریک از انسان
وطیور وبهائم فلک اسفل امی جنباند در حال مضغ پس
جمیع حیوان چنین باشند پس استدلال کردی بحال جزئیات
حیوان که انسان وبهائم وطیور اند بر حال حیوان که کلی ایشانست
سوم تمثیل که آن استدلالست بحال جزئی بر حال جزئی دیگر
چنانکه گوئی نبیذ حرام است بنا بر آنکه خمر حرام است زیرا که هر دو
جزئی مسکراند فصل استقرار و تمثیل مفید ظن باشند و قیاس مفید
یقین باشد پس عمده در باب تحصیل تصدیقات قیاس است

نشوند و یا مانعة الجمع باشد اگر انفصال در وجود باشد چنانکه

فقط

گوئی این چیز یا شجر باشد یا حجر یعنے ہر دو مجتمع نشوند

لیکن ارتفاع شاید و یا مانعة الخلو باشد اگر انفصال

کہ انسان بود ۱۲

در عدم باشد چنانکہ گوئی زید یا در دریاست یا غرق نشود

فقط ۱۲

یعنے ہر دو مرتفع نشوند لیکن اجتماع شاید فصل تناقض ۱۲

کہ زید در خشکے بود و غرق شود ۱۲ جہت شناوری او ۱۲

و عکس در شرطیات بر قیاس حملیات معلوم شود فصل صحت ای

بر سہ قسم ست یکی قیاس کہ آن استدلالست بحال کلی بر جا

جزئی چنانکہ گوئی کل انسان حیوان و کل حیوان جسم فکل ان

جسم پس استدلال کردی بحال حیوان کہ کلی ست بر حال

کبرے

در کذب یا بعدم تنافی یا عکس کردہ شود بہ یکے

از ان ہر دو در مانعة الخلو بہ تنافی در کذب برابرست کہ

عکس کردہ شود بہ تنافی در صدق یا بعدم آن یا عکس کردہ شود

بہ یکے از ان ہر دو ۱۲ بگذاری مرا تا شروع کنم ۵۲ بدانکہ

در تناقض قضیتہا شرطیہ بنقیض صریح بود اختلاف ایجاب

کلیت و جزئیت و ایجاب و سلب اتحاد و موضوع و محمول

نعنا و وا تفاق در جنس و در اتصال و انفصال پس

نقیض شرطیہ موجبہ کلیہ متصلہ از و میہ بود و نقیض شرطیہ

متصلہ از و میہ بود و نقیض شرطیہ موجبہ کلیہ منفصلہ عنا دیہ ساذجہ جزئیہ متصلہ عنا دیہ بود ۱۲

۱۲ شروع ۵۳ بدانکہ شرطیہ متصلہ

موجبہ خواہ کلیہ خواہ جزئیہ عکس آن موجبہ

جزئیہ آید و سالبہ کلیہ و اتفاقیہ اگر سالبہ باشد

دو منفصلات عکس مقصور نشود فاحفظہ ۱۲

فحوذ کر یام رحوم

باشد که باوی در سلب و ایجاب و در کلیت و خزئیت و جهت مخالف
باشد بحیثیتی که صدق هر یک لذاته مستلزم کذب دیگری باشد

و کذب هر یک لذاته مستلزم صدق دیگر باشد پس نقیض موجبه
کلیه سالبه خزئیه باشد و نقیض سالبه کلیه موجبه خزئیه و فصل قضیه

شرطیه متصله لزومیه باشد اگر اتصال یا سلب اتصال ضروری
باشد چنانکه گذشت و اتفاقیه باشد اگر اتصال یا سلب ضروری
نباشد چنانکه اگر انسان ناطق است حمار ناهق است و قضیه
منفصله حقیقیه باشد اگر انفصال در وجود و عدم باشد

چون این عدد یا زوج باشد یا فرد یعنی هر دو مجتمع نشوند و مرتفع

شود همچنین موجبه جزئیه موجبه جزئیه منعکس شود مثلاً بعض الحیوان
انسان صادق شود بعض الانسان حیوان نیز صادق
شود زیرا که موضوع و محمول باهم متلاقی شده اند در ذات
موضوع و شاید که محمول اعم باشد پس در عکس کلیه صادق نباشد
و سالبه کلیه کنفسها منعکس شود چون ضروریه باشد مثلاً هرگاه که
ای نفس آن قضیه ۱۲
لاشی من الانسان بحجر بالضرورة صادق شد لاشی من الحجر
او بالدوام ۱۲
بانسان بالضرورة صادق باشد و سالبه جزئیه عکس ندارد
زیرا که لیس بعض الحیوان بانسان صادق است و در عکس وی لیس
بعض الانسان بحیوان صادق نیست فصل نقیض قضیه قضیه دیگر

کبرے

ازدوام اعم ۱۲ ... که یکی از دو امر رفع امر دیگر باشد پس آن هم دو امر نقیض
باشد پس رفع کم یکی از آن دو نقیض دیگری خواهد بود رفع
نقیض رفع است و رفع نقیض نقیض ۱۲ ... و همچنین اگر
قضیه است چه قول ما بالضرورة و الدوام لاشی من
الکاتب بساکن الاصابع مادام کاتبا مشکک شود و بعض
لاشی من الساکن بکاتب مادام ساکنا بالضرورة و الدوام
بیان خلاف آنچه نسبت کرده اند وی را ۱۲
مشهور شده است کرده اند وی را ۱۲
نقیض رفع عامه موجبه جزئیه عامه موجبه کلیه دائمه ۱۲
الاساس الرابع ۱۲
بعض لیس بساکن الاصابع مادام کاتبا بالضرورة
او بالدوام لادائما ای بعض الکاتب
ساکن الاصابع صادق آید و عکس آن بعض
الساکن لیس بکاتب مادام
لادائما ای بعض الساکن لیس بکاتب ۱۲

بالامکان العام یعنی سلب کتابت از انسان ضروری نیست و چون

لاشیء من الانسان بکاتب بالامکان العام یعنی ثبوت کتابت انسان

را ضروری نیست و شاید که بدوام باشد یعنی همیشگی فی اعتبار

ضرورت آنرا دائمه مطلقه خوانند چون کل فلک متحرک دائما و شاید

که بالفعل باشد یعنی فی الجمله و آنرا مطلقه عامه خوانند چون کل

انسان متنفس بالفعل فصل عکس قضیه جمله آن باشد که محمول

موضوع گیرند و موضوع را محمول بر وجیکه ایجاب و سلب و صدق و

پس موجبه کلیه موجبه جزئیه منعکس شود مثلا هرگاه که کل انسان

حیوان صادق شود بعض الحیوان انسان نیز صادق

واگر جزو نشود آنرا محصله خوانند چون زید نیست نویسنده وصل

نسبت محمول باموضوع خواه ایجاب خواه سلب شاید که ضروری باشد

یعنی مستحیل الانفکاک باشد آنرا قضیهٔ ضروریهٔ مطلقه خوانند چون کل

انسان حیوان بالضرورة ولاشئ من الانسان بحجر بالضرورة وشاید

که سلب ضرورت از هر دو طرف باشد آنرا ممکنه خاصه خوانند

چون کل انسان کاتب بالامکان الخاص ولاشئ من الانسان بکاتب

بالامکان الخاص موجبه وسالبه بمعنی یکی است یعنی ثبوت آیت

وسلب کتابت بهیچکدام انسان ضروری نیست و یا از یکطرف باشد

که مخالف حکم اوست آنرا ممکنه عامه خوانند چون کل انسان کاتب

بالامکان العام ولاشئ من الانسان بکاتب بالامکان العام

جواب ایراد بر تعریف قضیه

برای اطلاق قضیه بر قضیه که در آن حکم بر امر ممتنع است

برای اطلاق قضیه بر قضیه که در آن حکم بر امر ممکن است

برای اطلاق قضیه بر قضیه که در آن حکم بر امر واجب است

جواب سوال مقدر

حال سوال مقدر

کبری

صغری

نتیجه

لعدم تقیدها بالشرط او الوصف او الوقت او غیر ذلک

مراة الاشراق ۱۲

مطالع و فواصل لاهور ۱۲

حکمة عامه قضیه نیست یا فصل جهت ذاتی بود و نشود

بحکم آن وقوع و لاوقوع است و قضیه مشتمل باشد

بحکم آن وقوع و لاوقوع است و قضیه مشتمل باشد موجهه چه

موجهه قسمی از قضیه است و بیان آن موقوف بر معرفت قضیه

عبارت از فعلیت بالفعل است و بیان آن موقوف بر معرفت

بالفعل است و بیان آن موقوف بر معرفت قضیه

بالفعل است و بیان آن موقوف بر معرفت قضیه

بالفعل است و بیان آن موقوف بر معرفت قضیه

اگر در قضیه حملیه جزئی حقیقی باشد آن قضیه را شخصیه خوانند چون زید نویسنده است و زید نویسنده نیست و اگر کلی باشد پس اگر بیان کمیت افراد نکرده اند آن قضیه را مهمله خوانند چون انسان نویسنده است و انسان نویسنده نیست و اگر بیان کمیت افراد کرده اند آنرا قضیه محصوره خوانند و این چهار قسم است موجبه کلیه سالبه کلیه موجبه جزئیه سالبه جزئیه فصل قضایای شخصیه در علوم معتبر نیست و قضیه مهمله در قوت محصوره جزئیه است پس قضایای معتبره در علوم حکمیه محصورات اربعه است فصل حرف سلب در قضیه چون جزو محمول شود آن قضیه را معدوله خوانند چون زید نانویسنده است

خوانند خواه موجبه چنانکه گوئی که این عدد زوج باشد یا فرد خواه سالبه

چنانکه گوئی نیست چنین که این عدد زوج باشد یا منقسم بمتساویین اطلاق

حملیه و متصله و منفصله بر موجبات ظاهر است و بر سوالب آنکه مناسبت

باموجبات و اطراف فصل محکوم علیه را در قضیه حملیه موضوع خوانند و محکوم

را محمول و آن لفظ که دلالت کند بر نسبت حکمیه و حکم معا آن را

رابطه خوانند چون لفظ هو در زید هو قائم و لفظ است که در زید قائم

و حرکت کسره که در زید و بیر یا بجمله هر چه دلالت کند بر رابطه

بیان موضوع و محمول آنرا رابطه گویند و در قضیه شرطیه

محکوم علیه را مقدم و محکوم به را تالی خوانند فصل در موضوع

تصدیق وتکذیب قائل وی وقضیه بحسب معنی مرکب باشد از چهار چیز محکوم علیه و

محکوم به نسبت حکمیه وحکم بایجاب یا بسلب وفرق میان نسبت حکمیه وحکم

صورت شک ظاهر میشود که درانجا نسبت حکمیه هست وحکم نیست زیرا که شک در لیست

وحکم نیست وقضیه بر سه قسمست حملیه وشرطیه منفصله وشرطیه متصله زیرا که محکوم علیه

محکوم به قضیه اگر مفرد باشد یا در حکم مفرد باشد آن قضیه را حملیه خوانند خواه موجبه باشد

چون زید قائم است وخواه سالبه چون زید قائم نیست واگر محکوم علیه ومحکوم به

مفرد یا در حکم مفرد نباشد آن قضیه را شرطیه خوانند پس اگر حکم بانفصال شرطیه منفصله

خواه موجبه چنانکه گوئی اگر آفتاب برآمده باشد روز موجود است خواه سالبه چنانکه گوئی نیست

اگر آفتاب برآمده باشد شب موجود نباشد واگر حکم بانفصال است آن قضیه را شرطیه منفصله

مفہومات اصطلاحیہ و تمیز کردن میان اجناس و اعراض عامہ و میان

فصول و خواص اینہا آسانست چون مفہوم کلمہ و اسم و فعل و حرف و

معرب و منصرف و مانند آن فصل چون فارغ شدیم از مباحث تصورات شروع

کردیم در تصدیقات ہمچنانکہ در تحصیل تصورات نظریہ محتاج بودیم بدو چیز

یکی بیان موصل بتصور دیگر کہ آن قول شارح است بتمام خود کہ آن

معرفات اربعہ است و دیگر بیان کلیات خمس کہ قول شارح ازان مرکب شود ہمچنان

در تحصیل تصدیقات نظریہ محتاج ایم بدو چیز یکی بیان موصل بتصدیق دیگر

کہ آن حجت است باقسام خود و دیگری بیان قضایا کہ حجت ازان مرکب شود و ناچار است

بیان مباحث قضایا مقدم شد بر مباحث حجت پس میگوییم کہ قضیہ قولیست کہ صحیح باشد

انسان و شاید که رسم ناقص مرکب باشد از عرض عام و خاصه چون
موجود ضاحک در تعریف انسان و شاید که مرکب باشد از عرضیات
فقط که مختص باشد جمله عرضیات بحقیقت واحد چون ماشی علی قدیه
عریض الاظفار بادی البشرة مستقیم القامة ضحاک بالطبع در تعریف
انسان پیش اهل اصول و عربیت معرف را با جمیع اقسامش حد خوانند
فصل در تعریفات استعمال الفاظ مجازیه و مشترکه چون شنیدی مگر وقتیکه
قرینه واضحه بوده باشد فصل بدانکه دانستن حقائق موجودات چون
انسان و فرس و مانند آن و تمیز کردن میان اجناس و فصول آن
حقائق و میان اعراض عامه و خواص اینها در غایت اشکالست و دانستن

یا بیشتر آنرا عرض عام خوانند چون ماشی که مشترک است میان انسان
وحیوانات پس کلیات منحصر شد در پنج نوع و جنس و فصل و خاصه و
عرض عام فصل معرف برچهار قسم ست اول حد تام و آن مرکب
باشد از جنس قریب و فصل قریب چون حیوان ناطق در تعریف
انسان دوم حد ناقص و آن مرکب باشد از جنس بعید و فصل قریب
چون جسم نامی ناطق یا جسم ناطق یا جوهر ناطق در تعریف انسان
سوم رسم تام و آن مرکب باشد از جنس قریب و خاصه چون حیوان
ضاحک در تعریف انسان چهارم رسم ناقص و آن مرکب باشد از جنس بعید
و خاصه چون جسم نامی ضاحک یا جسم ضاحک یا جوهر ضاحک در تعریف

کبری

باشد چون تعریف عنقا لطیر مخصوص که
مفقود شد بحکایتی میان مسلمان صاحبنا و علیه الصلوٰة
و السلام و الیکدام شباهت بالکنه دارد یا بوجه را این یک
این هر دو صدر رسم تام باشد و ناقص بود دلیل تمام
تعریف ناشی شد چرا که تعریف بحقیقت بحسب حقیقت
و آن حد دوم ست تام باشد یا ناقص چهارم را که تعریف
بحسب اسم و آن حد دوم ست تام باشد یا ناقص و قسم دوم
مناسبت ۱۲ یکذا فی مراة ۱۵ الشرح ۵۲

نوع را معنی دیگر است که آنرا نوع اضافی خوانند و او تمامیتی است که

جنس مقول شود بر وی و بر ماهیت دیگر در جواب ماهو چون انسان که مقول

میشود بر وی و بر فرس حیوان در جواب ماهو و نوع اضافی شاید که

نوع حقیقی باشد چنانکه گفتم و شاید که نباشد چون حیوان که نوع اضافی

جسم نامی ست و جسم نامی که نوع اضافی جسم ست و جسم که نوع اضافی

جوهر ست و اما آن کلی که از حقیقت افراد خارج ست اگر مخصوص

بیک حقیقت باشد آنرا خاصه خوانند و او حقیقت را تمیز کند از غیر

عرضی پس او کلی باشد که مقول شود در جواب ای شی هو فی عرضه

چون ضاحک نسبت با انسان اگر مشترک باشد میان دو حقیقت

حیوان درین مثال و آنچه میان جنس عالی و سافل باشد آنرا جنس متوسط خوانند

چون جسم نامی و جسم مطلق درینمثال است بیان آن جزء که تمام مشترک

و اگر آن جزء حقیقت افراد تمام مشترک نباشد آنرا فصل خوانند زیرا

آن حقیقت افراد را تمیز کند از غیر تمیز جوهری خواه آن جزء مشترک نباشد

اصلاً چون ناطق که مخصوص ست بحقیقت افراد انسان پس این

حقیقت را از همه ماهیات تمیز میکند و این را فصل قریب خوانند و خواه

مشترک باشد اما تمام مشترک نباشد که بوی نیز تمیز حقیقت شود از بعض

ماهیات چون حساس و این را فصل بعید خوانند با بجمله فصل ممیز نیست جوهری

پس او کلی باشد که در جواب آی شی هو فی جوهره واقع شود **فصل** بدانکه

در حیوانیت شریک است چون او را با انسان سوال جمع کنی
مثل فرس و بقر و غیرها ۱۲

جواب حیوان باشد و آن جنس که در جواب از جمیع مشارکات واقع نشود

آنرا جنس بعید خوانند چون جنس نامی که مشترک است میان انسان

و حیوانات و نباتات لیکن در جواب سوال از انسان یا نباتات مقول

میشود و در جواب سوال از انسان با حیوانات دیگر مقول نمیشود هر جنس
من فرس ۱۲

که جواب از جمیع مشارکات او روی دو مرتبه باشد بعید یک مرتبه باشد
خواهر شر مقول حیوان لیکن در انجا ۱۲

چون جسم نامی اگر جواب از انسان جنس سه مرتبه باشد بعید بدو مرتبه باشد

چون جسم مطلق و علی هذا القیاس و ابعد اجناس را جنس عالی خوانند چون
ے دور مرتبہ ۱۲ دہم جنس الاجناس ۱۲

جوهر در مثال مذکور و اقرب اجناس را جنس سافل خوانند چون

که از انسان و فرس بما هما سوال کنند جواب حیوان باشد زیرا که

سوال این هنگام از تمام حقیقت مشترکست و آن حیوانست و اگر

از انسان تنها بما هو سوال کنند سوال از تمام حقیقت مختصه و باشد

و حیوان در جواب نشاید گفت بلکه در جواب جمیع ان ناطق باید گفت

که آن حد تام است

و از ینجا معلوم شد که جنس کلی ست که مقول شود بر امور مختلفة الحقایق

در جواب ما هو و شاید که یک حقیقت را اجناس متعدده باشد بعضی فوق بعضی تحت

چون حیوان که جنس انسانست فوق او جسم نامی ست و فوق جسم نامی جسم مطلق

و فوق جسم مطلق جوهر و آن جنس که در جواب از جمیع مشارکات آن جنس

واقع شود آنرا جنس قریب خوانند چون حیوان که هر چه با انسان

کبریٰ

ضول و خواص اطلاق بارست اگر

اجناس و نوع عرض عام را و

که جنس او واجب است اینکه باشد تمام مشترک بیان آن حقیقت

و حقیقت دیگر این جنس یا اینکه باشد تمام مشترک یا نباشد

چه اگر مشترک باشد یا بیت را در آن جنس یا اینکه باشد جواب ما هیت

درین جنس قریب را و ترجیح مشارکات آن ما هیت

آخر و شاید ای اینکه نباشد تمام مشترک بعضی مشارکات ما هیت در جواب ما هیت در جنس

آن ما هیت در جنس و بعضی دیگر بیرون باشد جواب از ما هیت و بعضی آن چیزها

راجعی بعد خواند بعد توسط جنس

حقیقت افراد خود باشد آنرا ذاتی گویند و آن منحصر ست در جنس و

فصل زیرا که آن جزء حقیقت افراد خود اگر تمام مشترک باشد میان این

حقیقت و حقیقت دیگر آنرا جنس خوانند و مراد بتمام مشترک آنست که

میان آن و حقیقت هیچ جزء مشترک خارج ازان نباشد چون حیوان که

تمام مشترک ست میان حقیقت انسان و حقیقت فرس زیرا که انسان

و فرس با یکدیگر مشترک اند در ذاتیات بسیار چون جوهر و قابل ابعاد ثلثه

و نامی و حساس و متحرک بالارادہ و حیوان عبارت ازین مجموع ست و چون

جنس تمام مشترک ست میان امور مختلفة الحقائق پس گاه که ازان امور

مختلفة الحقائق بما هو هو سوال کنند جنس در جواب مقول شود مثلاً هر گاه

گاهی اطلاق ذاتی بآن چیز
که خارج از ماهیت نباشد می آید
پس ذاتی بین معنی شامل باشد
ماهیت را و ما هیت خارج ازو
از نفس خود و هم اجزاء ماهیت
را که منقسم ست بجنس و فصل

کبرے

فرس مع آنکه نفس حیوان
باشد با جزئی از جزئیات حیوان جوهر
جسم نامی و حساس متحرک بالارادہ
و هر یک ازین اجزاء هم مشترک ست
میان انسان و فرس پس نباید
میان آن مشترک و میان آن بعض
تمام مشترک است و تمام مشترک حقیقت
مشترک است میان

حیوان[۱] فصل کلی است چون قیاس کنیم بحقیقت افراد خود یا تمام حقیقت
افراد خود باشد یا جزء حقیقت افراد خود شد یا خارج از حقیقت افراد خود
باشد آنکه تمام حقیقت افراد خود باشد نوع حقیقی[۲] خوانند چون انسان که
تمام ماهیت زید و عمرو و بکر و خالد ست و ایشان را از یکدیگر امتیازی
نیست الا بعوارض مشخصه معینه که در حقیقت و ماهیت انسان مدخل ندارد و
چون نوع حقیقی تمام افراد ماهیات افراد خود است افرادی متفقة الحقیقت باشد
پس هر گاه که از فردی یا افرادی بماهو سوال کنند آن نوع را جواب
مقول شد پس نوع کلی باشد که[۳] مقول شود بر امور متفقة الحقیقت در جواب
ماهو مثلاً هر گاه که گویند ما زید و عمرو و بکر جواب انسان باشد و آنکه جزو

[۱] ای داخل حقیقت ۱۲
[۲] ای مجموع افراد ۱۲
[۳] پس کلی جنس است ۱۲

[۱] چون ۱۲ [۲] این قید خارج میکند مطلق فصل را خواه قریب باشد خواه بعید چه بودنش مقول در جواب ماهی هوئی ذاتی او فی نفسه وخارج میکند مطلق خواص را چه هست انچه مختص باشد بنوع یا بعض افراد او فی نفسه [۳] این قید خارج میکند فصول بعید را چه گرچه مختص باشد بنوع یا بعض افراد او لیکن مقول نیست در جواب ماهو بل در جواب ای شیء هو

[۱] ای ذاتی اضافی بعضی ذاتی اضافی ذاتی
[۲] ای مجموع افراد انسان
[۳] ای بعض افراد انسان

حیوان فصل کلی است چون قیاس کنیم بحقیقت افراد خود یا تمام حقیقت افراد خود باشد یا جزء حقیقت افراد خود شد یا خارج از حقیقت افراد خود باشد آنکه تمام حقیقت افراد خود باشد نوع حقیقی خوانند چون انسان که تمام ماهیت زید و عمرو و بکر و خالد ست و ایشان را از یکدیگر امتیازی نیست الا بعوارض مشخصه معینه که در حقیقت و ماهیت انسان مدخل ندارد و چون نوع حقیقی تمام افراد ماهیات افراد خود است افرادی متفقة الحقیقت باشد پس هر گاه که از فردی یا افرادی بماهو سوال کنند آن نوع را جواب مقول شد پس نوع کلی باشد که مقول شود بر امور متفقة الحقیقت در جواب ماهو مثلاً هر گاه که گویند ما زید و عمرو و بکر جواب انسان باشد و آنکه جزو

تصدیق باشد اینست مباحث الفاظ چنانکہ مناسب بمقام است

چون تصدیق موقوف بود بر تصور ازین جہت بیان احوال تصورات

مقدم داشتم بر بیان احوال تصدیقات فصل ہر چہ در ذہن

متصور شود اگر نفس تصوری مانع از وقوع شرکت بود بین

کثیرین آنرا جزئی حقیقی خوانند چون زید و اگر نفس تصوری

مانع وقوع شرکت نباشد بین کثیرین آنرا کلی خوانند چون انسان و یک

ازان کثیرین را افراد آن کلی و جزئی اضافی و خوانند و جزئی اضافی

شاید کہ جزئی حقیقی باشد چون زید بقیاس انسان و شاید کہ کلی باشد

فی نفسہ لیکن جزئی اضافی کلی دیگر باشد چون انسان بقیاس

دلالت نکند بر طلب چون تمنی و ترجی و تعجب و نداء و مانند آن و این
تخصیص ایشان را بتنبیه میگوید بجهت آنکه تنبیه میکنند ۱۲ وهو طلب الا قبال بحرف نائب مناب ادعو
به لفظا او تقدیرا ۱۲ بر انچیز که در دل بے کاست ۱۲
قسم یعنی آنشا معتبرست در محاورات و غیر تام آنست که بروی سکوت
صحیح نباشد و این منقسم میشود بتبر کیب تقییدی که در وی جزو دوم قید اول باشد
خواه باضافت چون غلام زید و خواه بوصف چون حیوان ناطق
و این عمده است در باب تصورات و ترکیب غیر تقییدی چون فی الدار
از جهت واقع شدن معرف ۱۲ دار است ۱۲
و خمسه عشر فصل ادراک معانی الفاظ مفرده و ادراک
کر کیست از دو اسم ۱۲
معانی مرکبات غیر تامه و ادراک معانی مرکبات تامه انشائیه
غیر تقییدی باشد یا تقییدی
و ادراک معانی مرکبات موهومه و ادراک معانی مرکبات
مشکوکه مجموع تصورات باشد و ادراک معنی خبر و قضیه

کر بے

اگر دران قصد واقع شود و اگر نه
بنشستم و میخورم یا آنکه مست کرا قصد ران واقع شود و چون نه
گویا باشد دران قصد ۱۲ محمد زکریا رح ۱۲
الفاظ را سوای آنچه بین اختلاف دارند پس شروع نمیکند بتخصیص و تعیین
کران شے که معلوم بالذات بود و معلوم بالذات صورت شیئیه موضوع
خارجیه ای اگر باشد معلوم بالذات پس یا متحد
آن علم بالفعل باشد یا نه و اگر متحد باشد یا نه
شود و اگر متحد نشود حال است که علم بالفعل
و نیز مع اشتمال صورت ذهنیه
معلوم بود بجهت بودن آن باقی پس وقت استعمال
صورت رجیم علم باقی باشد بسبب بقای صورت
صورت ذهنیه
الفاظ را برای صور خارجیه شده امتداد تا بسبب
منشا لیاقت بودن دمتا باستعمال
واقع شدن از استعمال موضوع له
بگیرند پس الفاظ موضوع
و بعضی صورتها که من حیث هی هی
موضوع بودن کرا نشان
جایز نشان جزئیات و کلیات
آن سه شیره
مطلقا و خصوصیات لغو محض است ۱۲ محمد زکریا رح ۱۲

پس خالی ازان نیست که خصلت دارد که محکوم علیه شود یا نه اگر ندارد
آنرا کلمه گویند و در نحو فعل و اگر خصلت دارد آنرا اسم خوانند فصل لفظ
مرکب بر دو قسمت تام و غیر تام تام آنست که سکوت بر وی صحیح
باشد یعنی چون متکلم بر آنجا سکوت کند مخاطب را انتظاری
نباشد ای انچنان انتظاری که با محکوم علیه شنیدن بی محکوم
به و یا محکوم به بی باشد بی محکوم علیه و مرکب تام اگر فی نفسه
محتمل صدق و کذب شنیدن آنرا خبر و قضیه خوانند و این عمارت است
در باب تصدیقات و اگر محتمل نباشد آنرا انشاء خوانند خواه
دلالت کند بالذات بر طلب چون امر و نهی و استفهام و خواه

بر جزء معنی مقصودے و دلالتش مقصود باشد چون امی الحجارة و مفرد آنست

که اینچنین نباشد و این بر چهار قسم باشد یکی آنکه جزء ندارد چون همزهٔ استفهام

دوم آنکه جزء دارد و لیکن آن جزء دلالت بر جزء معنی ندارد اصلا چون زید

سوم آنکه جزء دارد و آن جزء دلالت دارد بر معنی لیکن بر جزء معنی

مقصود دلالت ندارد چون عبد الله در حالیت علمیت چهارم آنکه جزء دارد

و آن جزء دلالت دارد بر جزء معنی مقصود لیکن آن دلالت مقصود نباشد چون حیوان ناطق

در حالیتکه علم شخص انسان باشد فصل مفرد بر سه قسمت است هم کلمه و ادوات زیرا که

معنی لفظ مفرد اگر تمام بود یعنی صلاحیت ندارد که محکوم علیه و محکوم به شود

آنرا درین فن ادات خوانند و در نحو حرف و اگر معنی وی تمام است

سے در منطق ۱۲

ع برای انکه دلالت دارد

مقصود الدلالت است بران دلالت کند

ع بر جزء معنی مقصود دلالت دارد

ع بر جزء معنی مقصود دلالت ندارد

ع جزء دارد و مقصود الدلالت

ع جزء ندارد

ع جزء دارد و دلالت ندارد

ع جزء دارد و دلالت دارد

ع دلالت دارد بر جزء معنی

ع دلالت ندارد بر جزء معنی

استعمال کنند آنرا حقیقت خوانند وچون در خبر موضوع له یا در خارج

وی استعمال کنند مجاز خوانند واینجا احتاج بقرینه باشد فصل

لفظ را چون یک موضوع له باشد آنرا مفرد خوانند واگر زیاده

باشد آنرا مشترک خوانند و در هر معنی محتاج بقرینه باشد چون

لفظ عین واگر دو لفظ از برای یک معنی موضوع باشد آن را

مترادفان خوانند چون انسان وبشر واگر هریکی موضوع له

دیگر باشد آنرا متبائنان خوانند چون انسان وفرس

فصل لفظ دال بر معنی مطابقت بر دو قسم است

مفرد و مرکب مرکب آن باشد که جزء لفظ وی دلالت کند

دائمی نباشد و پیش اصحاب این فن دلالت کلی دائمی معتبر است

و اما پیش علمای اصول و بیان دلالت فی الجمله کافیست پس لزوم عقلی

پیش ایشان شرط نباشد بلکه لزوم فی الجمله بس است **فصل** هرگاه که

موضوع له لفظ بسیط باشد و او را لازم ذهنی نباشد آنجا دلالت مطابقت

باشد بی تضمن و التزام لیکن دلالت تضمن و التزام بی مطابقت صورت

نبندد و اگر موضوع له بسیط باشد و او را لازم ذهنی بود آنجا

دلالت التزام باشد بی تضمن و اگر موضوع له لفظ مرکب باشد

و او را لازم ذهنی نباشد آنجا دلالت تضمن باشد بے

التزام **فصل** لفظ را چون در موضوع له خود

لفظ است بر جزو معنی موضوع له خود از آن جهت که جزو معنی موضوع له

اوست چون دلالت لفظ انسان بر معنی حیوان تنها و یا بر معنی ناطق تنها

و التزام دلالت لفظ است بر معنی خارج لازم موضوع له خود از آنجهت

که آن خارج لازم موضوع له اوست چون دلالت لفظ انسان بر معنی

قابل علم و صنعت کتابت فصل بیوم شیدهٔ نیست که لفظ بر تمام موضوع له

خود بمجرد وضع دلالت کند بر جزو موضوع له بواسطهٔ آنکه فهم کل بی فهم جزو

ممکن نیست لیکن دلالت لفظ بر خارج موضوع له خود محتاج است بلزوم آن

خارج بر معنی موضوع له خود در ذهن یا بمعنی که آن خارج بخشیتی شاید که گاه موضوع له در ذهن

حاصل شود آن خارج نیز حاصل شود و اگر اینچنین نباشد آن لفظ را بر آن دلالت کلی

باشد چون دلالت لفظ دیز که مسموع باشد و دوراجدار بر وجود لافظ ۵۱
مقلوب زیدا ۱۲ بفتحتین جسم بگرد دیوار جدد ۱۲

و در غیر الفاظ باشد چون دلالت مصنوع بر صانع سوم دلالت طبیعیه ۵۲
بمقتضای طبع باشد و این در الفاظ یافته شود چون دلالت آخ
ای اقتضای طبع را دران دخل بود ۱۲

بر درد سینه و در غیر الفاظ باشد چون دلالت حمرت بر خجل و صفرت
سرخی ۱۲ از درد ۱۲

بر وجل فصل انچه از دلالت معتبرست دلالت لفظیه ۵۳ وضعیه است
در پنجاب ۱۲ بکسر جیم ترسیدن ۱۲

زیرا که افاده و استفاده معانی متعارف باین طریق ست و این دلالت
عادت کرده شده ۱۲

منحصرست ۵۴ در مطابقت و تضمن و التزام و مطابقت ۵۵ دلالت
لفظ است بر تمام معنی موضوع له خود از انجهت که تمام معنی موضوع له
اوست چون دلالت لفظ انسان ۵۶ بر معنی حیوان ناطق و تضمن دلالت

---

۵۱ و اعتبار این تعریف بر وجود دلالت لفظ
نیست تا ظاهر شود که دلالت لفظ
بر وجود لافظ مبنی بر انست که مسموع از
شنیده میشود و وجود لافظ
آن پیش از شنیدن معلوم نیست
میان عقلا و لیکن مسموع از
دراصل عبارت را چنین نهیم
و هو دلالة لفظ آخر تکون مسموعا
میان عقلا ۱۲ یعنی دلالت
علی شخص الشیء ۱۲ کذا فی حواشی الهم
آنرا بنویسند و دلالت مکتوب بر آن چون
دلالت آهن بر وجود و دلالت
او بر وجود و دلالت
همه یکسان بر موجود ۱۲ و آن بدون لفظ
باین حیثیت که بر آگاهی و اطلاق کرده شود
همه یکسان کرده شود ۱۲ کذا فی الهم
کبرای

۵۲ لفظ معنی آن بنابر علم بوضع
آن لفظ را ۱۲ ۵۳ بحسب عقل بر آنکه
دلالت لفظ بوضع یا آنکه باشد بر نفس
معنی موضوع له یا بر جزو آن یا بر خارج آن ۱۲
۵۵ بر آنکه نزد عالمیان نام نهاده میشود
دلالت بتمام ما وضع له و ضعیه بر آنکه
جزو این چیست که وضع کرد لفظ را بر آن تمام معنی
و نام نهاده میشود و دلالت بر جزو و خارج
عقلیه بنا بر آنکه دلالت بر جزو یا خارج جزو این
چیست که آن دلالت انجهت حکم عقل است
بر حصول کل ملزوم مستلزم حصول جزو لازم ۱۲
۵۶ بر آنکه
انسان دلالت میکند بر حیوان ناطق
این بجهت که آن موضوع است بر
حیوان ناطق و این دلالت بر مطابقت
موافق است بر آنکه تمام ما وضع له را متضمن
است ۱۲ یعنی دلالت لفظ مطابق است
از آنجهت که گویند که لفظ مطابق است
از آنرو که تمام ما وضع له را متضمن
است ۱۲

بالفاظ و عبارتست ازین جهت وجب شد بروی که نظر کند در حال الفاظ

یعنی مکتوبن ست یعنی برحسب امن فتن ۱۲ بحث کند از حال الفاظ

باعتبار دلالت او بر معنی فصل دلالت بود و سبب ست بحیثیتی که از علم بلازم

آید علم بشی دیگر و آن شی اول را دال گویند و ثانی را مدلول و وضع تخصیص

شی ست بشی دیگر بر وجهیکه از علم بشی اول حاصل شود علم بشی ثانی پس

وضع سببی ست از اسباب دلالت و اقسام دلالت بحکم استقرار بر سه قسمت

اول دلالت وضعیه که وضع را در وی مدخلیست و آن در الفاظ باشد چون

لے جعل جاعل او دخل در نیست ۱۲

دلالت لفظ زید بر ذات وی و در غیر الفاظ باشد چون دلالت خطوط

کہ آن ماہیت انسانیہ مع التشخص ست ۱۲

و عقود و اشارات و نصب بر معانی که از ایشان مفهوم گردد دوم

دلالت عقلیه شکه بمقتضای عقلست و این نیز در الفاظ

باران ۱۲ محمد زکریا مرحوم ۱۲ حاصل سخن شود از بودن ابر گل بسیار بودن

بعضی از اجزاء بالازم آید که آتش بسیار بود و بعضی از اجزاء بالازم آید که

چنانکه حاصل شود از بودن ابر گل بسیار بودن

مطلق معانی تا طالب را قصور سخن نماند ۱۲

مکتوبات یکشب یا در افتاده و استفاده نمودن

۱۵ یا در افتاده و استفاده نمودن مجهولات از

۱۶ بودن ابر گل بسیار بودن

۱۷ بودن ابر گل بسیار بودن

۱۸ بودن ابر گل بسیار بودن

۱۹ بودن ابر گل بسیار بودن

۲۰ بودن ابر گل بسیار بودن

۲۱ بودن ابر گل بسیار بودن

۲۲ بودن ابر گل بسیار بودن

۲۳ بودن ابر گل بسیار بودن

۲۴ بودن ابر گل بسیار بودن

۲۵ بودن ابر گل بسیار بودن

۲۶ بودن ابر گل بسیار بودن

۲۷ بودن ابر گل بسیار بودن

۲۸ بودن ابر گل بسیار بودن

۲۹ بودن ابر گل بسیار بودن

۳۰ بودن ابر گل بسیار بودن

۳۱ بودن ابر گل بسیار بودن

۳۲ بودن ابر گل بسیار بودن

۳۳ بودن ابر گل بسیار بودن

۳۴ بودن ابر گل بسیار بودن

۳۵ بودن ابر گل بسیار بودن

۳۶ بودن ابر گل بسیار بودن

۳۷ بودن ابر گل بسیار بودن

۳۸ بودن ابر گل بسیار بودن

۳۹ بودن ابر گل بسیار بودن

۴۰ بودن ابر گل بسیار بودن

۴۱ بودن ابر گل بسیار بودن

۴۲ بودن ابر گل بسیار بودن

۴۳ بودن ابر گل بسیار بودن

۴۴ بودن ابر گل بسیار بودن

۴۵ بودن ابر گل بسیار بودن

۴۶ بودن ابر گل بسیار بودن

۴۷ بودن ابر گل بسیار بودن

۴۸ بودن ابر گل بسیار بودن

۴۹ بودن ابر گل بسیار بودن

۵۰ بودن ابر گل بسیار بودن

۵۱ بودن ابر گل بسیار بودن

۵۲ بودن ابر گل بسیار بودن

۵۳ بودن ابر گل بسیار بودن

۵۴ بودن ابر گل بسیار بودن

۵۵ بودن ابر گل بسیار بودن

۵۶ بودن ابر گل بسیار بودن

۵۷ بودن ابر گل بسیار بودن

۵۸ بودن ابر گل بسیار بودن

۵۹ بودن ابر گل بسیار بودن

۶۰ بودن ابر گل بسیار بودن

۶۱ بودن ابر گل بسیار بودن

۶۲ بودن ابر گل بسیار بودن

۶۳ بودن ابر گل بسیار بودن

۶۴ بودن ابر گل بسیار بودن

۶۵ بودن ابر گل بسیار بودن

۶۶ بودن ابر گل بسیار بودن

۶۷ بودن ابر گل بسیار بودن

۶۸ بودن ابر گل بسیار بودن

۶۹ بودن ابر گل بسیار بودن

۷۰ بودن ابر گل بسیار بودن

۷۱ بودن ابر گل بسیار بودن

۷۲ بودن ابر گل بسیار بودن

۷۳ بودن ابر گل بسیار بودن

۷۴ بودن ابر گل بسیار بودن

۷۵ بودن ابر گل بسیار بودن

۷۶ بودن ابر گل بسیار بودن

۷۷ بودن ابر گل بسیار بودن

۷۸ بودن ابر گل بسیار بودن

۷۹ بودن ابر گل بسیار بودن

۸۰ بودن ابر گل بسیار بودن

۸۱ بودن ابر گل بسیار بودن

۸۲ بودن ابر گل بسیار بودن

۸۳ بودن ابر گل بسیار بودن

۸۴ بودن ابر گل بسیار بودن

۸۵ بودن ابر گل بسیار بودن

۸۶ بودن ابر گل بسیار بودن

۸۷ بودن ابر گل بسیار بودن

۸۸ بودن ابر گل بسیار بودن

۸۹ بودن ابر گل بسیار بودن

۹۰ بودن ابر گل بسیار بودن

۹۱ بودن ابر گل بسیار بودن

۹۲ بودن ابر گل بسیار بودن

۹۳ بودن ابر گل بسیار بودن

۹۴ بودن ابر گل بسیار بودن

۹۵ بودن ابر گل بسیار بودن

۹۶ بودن ابر گل بسیار بودن

۹۷ بودن ابر گل بسیار بودن

۹۸ بودن ابر گل بسیار بودن

۹۹ بودن ابر گل بسیار بودن

۱۰۰ بودن ابر گل بسیار بودن

از معلومات تصوریه یا تصدیقیه بروجه صواب حاصل کنند توانند کرد

کتابیکه من عند اللہ مؤید باشد بنفوس قدسیه که ایشان در دانستن خیرها محتاج بنظر

نباشند فصل بدانکه در عرف علماء این فن آن تصورات را مرتبه اکه موصل شوند

بتصور دیگر معرف و قول شارح خوانند و آن تصدیقات را مرتبه اکه موصل

شوند بتصدیق دیگر حجت و دلیل خوانند پس مقصود درین فن دانستن

معرف و حجت ست و شکی نیست که معرف و حجت فی الحقیقت معانی الفاظ اند

مثلاً معرف انسان معنی حیوان ناطق است نه لفظ آن و حجت حدوث

عالم معنی قضایای مذکوره است نه الفاظ آن پس صاحب این فن بالذات

احتیاج بالفاظ نیست لیکن چون تفہم و تفہیم معانی

بطریق نظر و فکر آن عبارت است از ترتیب تصوراتی یا تصدیقاتی حاصله

برو جیکه او اکتسابی بحصول تصوری یا تصدیقی که حاصل نبوده باشد چنانکه

تصور حیوان ناطق جمع کنی و گوئی حیوان ناطق از اینجا التصور الانسان

که حاصل بوده باشد حاصل شود چنانکه تصدیق بانکه عالم متغیر است یا تصدیق بانکه

هر چه متغیر است حادث است جمع کنی و چنین گوئی که عالم متغیر است و هر چه متغیر است حادث است

از اینجا التصدیق بانکه عالم حادث است حاصل شود و فصل امتیاز آدمی از دیگر حیوانات

بدانست که او مجهولات را از معلومات بطریق نظر حاصل میتواند کرد بخلاف

سائر حیوانات پس بر همه کس لازم است که طریق نظر و صحت و فساد

آنرا بشناسد تا چون خواهند که هر مجهول تصوری یا تصدیقی را

نسبت حکمیه لیکن هیچکدام ازین تصورات ثلثه نزد اهل تحقیق خبر و تصدیق نیست

فصل در آنکه تصور بر دو قسم است یکی آنکه در حصول او احتیاج بنظری و فکری

نباشد چون تصور حرارت و برودت و سیاهی و سفیدی و مانند آن و این قسم را

تصور ضروری خوانند دوم آنکه در حصول او احتیاج باشد بنظری و فکری

چون تصور روح و ملک و جن و مانند آن و این قسم را تصور نظری خوانند و بر همین قیاس

تصدیق نیز بر دو قسم است یکی تصدیق ضروری که محتاج نباشد بنظری و فکری چون تصدیق

بآنکه آفتاب شب روز است و آتش گرم است و دوم تصدیق نظری که محتاج باشد بنظری

فکری چون تصدیق بآنکه صانع عالم موجود و عالم حادث و غیر آن فصل تصور نظری

راز تصور ضروری و تصدیق نظری از تصدیق ضروری حاصل میتوان کرد

چنین که این شخص یا انسان باشد یا حیوان پس ادراک نسبت حملی و انفصالی

و انفصالی بایجاب یا بسلب تصدیق باشد و آنرا حکم نیز خوانند و ادراک یا ورای

اینها تصور باشد و چون تصدیق ادراک نسبت خبریست بخبری یا بایجاب یا بسلب

ناچار است او را از سه تصور یکی تصور منسوب الیه که آنرا محکوم علیه خوانند

دوم تصور منسوبٌ که آنرا محکوم به خوانند سوم تصور نسبت بین بین که آن را

نسبت حکمیه خوانند مثلاً در تصدیق باانکه زید قائم است یا چار باشد از تصور

زید که محکوم علیه است و از تصور قائم که محکوم به است و از تصور نسبت میان زید و

قائم که نسبت حکمیه است تا بعد ازان ادراک آن نسبت بر وجه ایجاب یا بسلب حاصل

شود پس آنگه تصدیق موقوف باشد بر تصور محکوم علیه و تصور محکوم به و تصور

کبرے

ذهن خواننده حاصل شود یا تصور بالبداهه یا تصدیق زیرا که آن صورت حاصله

اگر صورت نسبت خبریست بخبری یا بایجاب چنانکه گوئی زید نویسنده است

یعنی صورت نسبت بمحکوم به و محکوم علیه در مرآت از و نسبت خبریه است یعنی وقوع و لاوقوع

یا بسلب چنانکه گوئی زید نویسنده نیست آن صورت را تصدیق خوانند

یعنی چون ادراک آن نسبت نویسنده بزید واقع نیست

و اگر آن صورت حاصله غیر صورت نسبت مذکوره است آنرا تصور خوانند پس علم که

عبارت از ادراک ست منحصر شد در تصور و تصدیق فصل بعد ازین

معلوم شود که نسبت چیزی بچیزی خواه بایجاب خواه بسلب بسه وجه است

یکی حملی چنانکه معلوم شد دوم اتصالی چنانکه گوئی اگر آفتاب برآمده باشد

یعنی منسوب بالاتصال و اتصال عبارت از تحقق نسبتی

روز باشد یا گوئی نیست چنین که اگر آفتاب برآمده باشد شب باشد سوم انفصالی

یعنی نسبت وجود شب متحقق نیست نزد تحقق نسبت برآمدن آفتاب

چنانکه گوئی این عدد یا زوج باشد یا فرد یا گوئی نیست

یعنی منسوب بالانفصال و انفصال عبارت از عدم آنست یعنی نسبت مگر در عالم تحقق یا در عالم استعداد یا در عالم تحقق

قول چنانچه در صورت شکل

اگر مقسم نسبت حکمیه است لابد ست از تقدیر مضاف یعنی ادراک متعلق حملی و اتصالی و انفصالی

بسم الله الرحمن الرحیم

بدانکه آدمی را قوتیست درّاکه که متنقش میگردد در وی صور اشیاء

چنانکه در آئینه لیکن در آئینه حاصل نشود مگر صور محسوسات و در قوت مدرکه

انسانی حاصل شود صور محسوسات و معقولات و محسوس آنست که یکی از

حواس پنجگانه که آن باصره و سامعه و شامّه و ذائقه و لامسه است مدرک میشود و معقول

آنست که بایشان مدرک نشود و هم صورتیکه در قوت مدرکه انسانی که آنرا

وموضوع شود ومحمول مطلوب را آنرا شکل اول گویند چون کل ب ا وکل ا ج

فکل ب ج واگر عکس این نتائج شکل چهارم گویند واین بعید ترطبع چون کل ا

وکل ج انسان ف بعض ب ج واگر متوسط محمول شود ومحمول را آنرا شکل ثانی خوانند

وکل ناطق انسان ف بعض الحیوان ناطق

چون کل ب ا ولاشئ من ج افلاشئ من ب ج واگر هردو را موضوع

شود آنرا شکل ثالث گویند چون کل ب ا وکل ا ج فبعض ج ب واگر

دلیل مرکب شود از متصله یا از منفصله آنرا قیاس استثنائی خوانند مثال متصله

چون کلما کان هذا انسانا کان حیوانا لکنه انسان فهو حیوان لکنه لیس بحیوان

فلیس بانسان مثال منفصله حقیقیه چون هذا العدد اما زوج واما فرد لکنه زوج فلیس

بفرد لکنه فرد فلیس بزوج لکنه لیس بزوج فهو فرد لکنه لیس بفرد فهو زوج

تمت

صغر

کرده باشند بانفصال در کذب فقط یا بسبب این انفصال چون

لے از غیر ثانی در صدق پس جائز نیست اجتماع این ہر دو در وجود ۱۲

ہذا الشی اما لا حجر واما لا شجر ولیس البتہ ہذا الشی اما حجر واما شجر ودلیل

پس لا حجر ولا شجر ہر دو بر ہذا الشی کہ عبارت از انسان مثلاً باشد صادق می آیند ۱۲

چون کب شود از حملیات صرف آنرا قیاس اقترانی خوانند و در وے چہار

لا اقتران الحدود وفیہ ۱۲

شکل منعقد گردد و بیان این معنی آنست کہ چون قضیہ حملیہ نسبت

محمول با موضوع مجہول باشد احتیاج باشد بتوسطی کہ او را بہر یک از ین

از نہ [illegible]

موضوع و محمول قضیہ مطلوبہ نسبتی باشد یا بواسطہ معرفت این ہر دو نسبت

کہ آن نتیجہ است ۱۲

محمول با موضوع کہ مطلوبست معلوم شود مثلاً نسبت ج کہ محمولست با

کہ موضوعست چون مجہول باشد احتیاج متوسط شود پس اینجا سہ چیز است اول موضوع قضیہ

دوم محمول قضیہ مطلوبہ سوم متوسط پس اگر متوسط محمول شود موضوع مطلوب را

ف

بنا کہ موصل است الی التصدیق منقسم شود بجا تصور

قیاس استقرار و تمثیل و لکن عمدہ اینہا و بقیہ را

علم حاصل قیاس ست پس باشد کلام دران مختصر

انقسام مطلب علم حاصل قیاس

کلام در موصل است الی التصور و قیاس جائز

سابر امور موصل است الی التصدیق مفصلات دایر من

جہت کہ دانستہ شدہ است استقرار و تمثیل

از نواحی قیاس و قوانح آن و صحیح قیاس آنست

کہ آن قول موافق است از قضایا و فرضکہ

تسلیم کردہ شد کہ ہر ما حادث متغیر است و ہر متغیر حادث پس این قول موافق است از دو مقدمہ

العالم متغیر و کل متغیر حادث پس این قول موافق است از دو مقدمہ

و فرضکہ تسلیم کردہ شود کہ ہر ما حادث متغیر است و ہر متغیر حادث

قول آخر دان العالم حادث و قیاس

مقبول یا ممنوع است و قیاس

است و نامی و نام ہا و شد قیاس

صدق و کذب شد قیاس

پس اگر کردہ شد قیاس

و قضایا یا مقبول و مقبول دارد

بآن امور مطلوبہ در ہر دو تقدیر ارادہ کردہ شود قول

کہ آن نتیجہ است قول مقبول برا

صنعے

انکہ لفظ نتیجہ مختص است قیاس

مقبول او دو مقدمہ را و اگر نتیجہ بود آن ترتیب کہ باشد

نتیجہ یا نقیض نتیجہ یا فصل یکی بود و آن ترتیب کہ او را

و نتیجہ پس آن اقترانی است و در قیاس

و نتیجہ پس آن اقترانی است و در قیاس

مقدمہ کہ یکے از ہر دو مقدمہ مشتمل باشد بر موضوع مطلوب چون

جسم و کل جسم مولف و این ہر دو مقدمہ مشتمل اند بر موضوع مطلوب

و لیل مولف پس موضوع مطلوب العالم

حد اوسط خوانند او را بدان کہ اشرف مطالب

او میان شود موضوع آن اند کہ باشد محمول آن

و اگر صغریٰ جزئیست

محمول مطلوب یا اوست

مقدمہ کہ میان اصغر و اکبر

حیث آن اصغر

کہ میان اصغر و اکبر

و اقران

کرده باشند بسلب اتصال چون لیس البتة اذا کانت الشمس طالعة کان اللیل

موجودا و این را سالبهٔ خوانند سوم شرطیهٔ منفصله و آن مرکب باشد از دو قضیه که

میان ایشان حکم کرده باشند بانفصال یا بسلب انفصال و منفصله بر سه قسمت

اول حقیقیه که در وی حکم کرده باشند بانفصال در صدق و کذب هر دو چون

هذا العدد اما زوج و اما فرد و این را موجبهٔ حقیقیه گویند یا حکم کرده باشند بسلب این

انفصال چون لیس البتة هذا العدد اما زوج و اما منقسم بمتساویین و این را

سالبهٔ حقیقیه خوانند دوم مانعة الجمع که در وی حکم کرده باشند بانفصال در

صدق فقط یا بسلب این انفصال چون هذا اما شجر و اما حجر و لیس

البتة هذا الشیء اما لا شجر و اما لا حجر سوم مانعة الخلو که در وی حکم

صغری

واحد در عدد موجبه کلیه است زیرا که فقط حاشیه میشود

اعم از اول کم نیز کمیت متصل است زیرا که فقط حاشیه میشود

واحد در عدد داخل شد صحیح اول کم را و مخلوط از صحیح و کسر را و خود

حاشیه دیگر واحد و نصف است و نصف مجموع دو باشد و بنابراین یک یا دو

نصف آن را عشر آن را و همچنین تا آخر

صدق است و کاذب نخواهد بود و صادق نخواهد بود

سالبهٔ حقیقیه صادق خواهد بود و کاذب نخواهد بود

روش علی الجمله فهوری علی هذا قیاس

صدق است و کاذب نخواهد بود و صادق نخواهد بود

سالبهٔ حقیقیه صادق خواهد بود و کاذب نخواهد بود

الخلو فی العام است

بدانکه جنس و فصل و حد را بیشتر در حقائق موجوده در خارج استعمال میکنند و در مقولات
چون انسان و حیوان
اعتباریه نیز چون اصطلاحات مخاته مثل کلمه و اسم و فعل و حرف و معرب و مبنی استعمال
علم کرده الدار فی العوامل آنچه بسبب دهها بالغیر
میکنند و پیش اهل عربیت یعنی معرف باشد و اقسام اربعه در وی داخل باشد
ناقص تمام درسم صد ناقص در رسم
فصل در مباحث حجت و دلیل ما به التصدیق را قضیه خوانند و قضیه بر سه قسمت
آن تصدیق حاصل شود
یکی حملیه و آن مرکب باشد از دو مفرد مثل الانسان کاتب و آنرا
موجبه خوانند و الانسان لیس بکاتب و آن را سالبه خوانند و محکوم علیه
را در حملیه موضوع خوانند و محکوم به را محمول و دوم شرطیه متصله و
بنابر حمل او بر شی
آن مرکب باشد از دو قضیه که میان ایشان حکم کرده باشند باتصال چون
کلما کانت الشمس طالعة کان النهار موجودا و این را موجبه خوانند و یا حکم

چون ماشی و جنس اگر تمام مشترک نسبت باهمه مشارکاتست آن را
پس تحقیق او مثال است مر انسان را و غیر آن را ۱۲
جنس قریب حیوان چون او اگر نسبت بعضی مشارکات تمام مشترک باشد فقط آن را جنس بعید
خوانند چون جوهر که مشترکست میان انسان و مجردات و حیوانات و نباتات و جمادات
و تمام مشترک نیست مگر نسبت با مجردات و مراتب بعد مختلف می شود هر گاه که
جنس قریب را با فصل قریب جمع کنی آن را حد تام خوانند چون حیوان ناطق مر انسان را و اگر
جنس بعید را با فصل قریب جمع کنی آن را حد ناقص گویند چون جسم ناطق مر انسان را و هر گاه
که جنس قریب را با خاصه جمع کنی آن را رسم تام گویند چون حیوان ضاحک انسان را
و اگر جنس بعید را با خاصه جمع کنی آن را رسم ناقص خوانند چون جسم ضاحک مر انسان را
و همچنین اگر عرض عام را با خاصه جمع کنی رسم ناقص خوانند چون موجود ضاحک انسان را

صفحه

جسم نامی دوپهم جنس است مر انسان بعید را
ابتدا کرد بجوان بود مرتبه دوم را جسم نامی را بر مرتبه واحد
و جنس قریب است مر انسان را و بکذاشی خواست
السید الشریف و الفاضل اللاهوری علیهما الرحمة
نام نهادن او صحیح نیست و بکار بردن او
شکل بود نقش بر ذاتیات مانع نیست از دخول
اعراض را چنین و لیکن نام نهادن او ۱۲

ازین جهت که بعضی ذاتیات را نیز
مرکب ذکر کرده شده است پس
عدول او به بعد نسبت چنین بلکه
مختلف عشر واحد و جنس قریب است مر انسان را
حیوان مر انسان را نوع اضافی است
جنس قریب آن جسم نامیست و فصل قریب
جنس قریب بالاراده است و جسم جنس
که آن حساس متحرک بالاراده است و جسم حیوان
مر انسان را بعید بود و مرتبه او مرتبه حیوان

هرچه متصور شود اگر منع کند از شرکت بین کثیرین آنرا جزئی حقیقی خوانند چون

ذات زید و اگر منع نکند آنرا کلی خوانند چون مفهوم انسان و آن کثیرین را

افراد و جزئیات اضافی خوانند چون زید و عمرو و بکر و غیر آن چون کلی

را نسبت کنی با فراد دیگر یا عین حقیقت افراد باشد چون انسان آنرا نوع خوانند یا جزو

حقیقت افراد باشد پس اگر تمام مشترکست میان حقیقت آن افراد و ماهیت دیگر

چون حیوان که تمام مشترکست میان انسان و دیگر حیوانات آنرا جنس خوانند

و اگر نه چنین باشد آنرا فصل خوانند خواه مشترک باشد چون ناطق و خواه

ولکن تمام مشترک نباشد چون حساس و یا خارج از حقیقت افراد باشد اگر خاص بیک

ماهیت باشد آنرا خاصه خوانند چون ضاحک و اگر خاص نباشد آنرا عرض عام خوانند

عبارت و برودت و تصدیق بآنکه آتش گرم است و اگر بفکر حاصل شود

گرمی ۱۲ سردی ۱۲

آنرا نظری کسبی خوانند چون تصور روح و تصدیق بآنکه عالم حادث است و فکر آنست

اگرچه ما بآن دانای صفات اوست حادث ست ۱۲ آنکه دانستن علم او بود

که در معلومات تصرف کند بترتیب بعضی یا بعض بر وجهیکه اراده کند بدانستن

مجهول و هرچه در وی فکر کنند و تصور دیگر را دانستن آنرا معرف و قول شارح خوانند

۱۲ هر چیز ۱۲ ۱۲

چنانکه معنی حیوان که جوهر جسم نامی حساس متحرک بالارادہ است و معنی

حرکت کننده بارادہ ۱۲

ناطق که دریابندهٔ معقولاتست متفرق ترا معلوم باشد پس هر دو را جمع

التفریق پراگنده شدن ۱۲

کنی و گوئی حیوان ناطق ازینجا تصور انسان حاصل است و هرچه در وی فکر کنند

پس این حد تام ست ۱۲

بتصدیق دانستن آنرا دلیل و حجت خوانند چنانکه گوئی عالم متغیر ست و هر چه

متغیر ست حادث ست پس عالم حادث ست فصل در مباحث معرف

نتیجه ۱۲

بسم الله الرحمن الرحيم

بدانکه هرچه در ذهن درآید اگر خالی از حکم باشد آن را تصور خوانند چون

بالکسر الفهم والعقل وحفظ القلب ۱۲

تصور انسان مثلاً و اگر با حکم باشد آنرا تصدیق خوانند چنانکه زید نویسنده است

مثلاً و حکم نسبت امریست با امر بر وجه ایقاع و آنرا ایجاب خوانند چون انسان

۱۲ ایقاع نسبت

کاتب است یا بر وجه انتزاع و آنرا سلب خوانند چون انسان کاتب نیست و

ای نویسنده ۱۲ یعنی انتزاع نسبت ۱۲

هریک از تصور و تصدیق اگر بفکر حاصل شود آنرا ضروری و بدیهی خوانند چون تصور

به عون صناع مکین و مکان فضل خلاق زمین و زمان



در مطبع نامی منشی نول کشور به طبع مزین مقبول جهان شد

اطلاع

اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیر سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہے اور فہرست اسکی ہر ایک شائق کو چھاپے خانے سے مل سکتی ہے جسکے معاینہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہے اس کتاب کے ٹیٹل پیج کے تین صفحہ سادہ مین کتب منطق و کتب حکمت و کتب علم کلام و کتب معانی و بیان و کتب نحو و کتب صرف درج کرنے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اوس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہووے۔

کتب منطق

شرح تہذیب۔ عربی عمدہ و نادر کتاب از تصنیفات عبداللہ یزدی بحواشی مولوی عبدالحی مع شرح ضابطہ از مولوی عبدالعلیم و مولانا مفتی سعداللہ و مولانا ابوالفتح و مولانا شیخ الاسلام۔

ایضاً۔ فارسی کمیاب کتاب از موی محمد اسلم حامل المتن مخشی۔

بدیع المیزان۔ مصنفہ مولوی عبداللہ بن العباد عثمانی۔

قال اقول۔ شرح الیاغوجی کی ہے جو مصنفہ اثیرالدین ابہری ہے۔

قطبی منطق۔ مصنفہ قطب الدین رازی کا درسی کتاب

میر قطبی۔ از میر سید شریف علامہ۔

رسالہ ایضاحات مسمی بہ مجمع المختاطات یہ حاشیہ قطبی کا ہے۔

حاشیہ عبدالحکیم۔ بر قطبی و میر قطبی از ملا عبدالحکیم۔

شرح سلم۔ قاضی مبارک۔ مع

منہیات شرح سلم قاضی مبارک۔

مصنفہ قاضی محمد مبارک۔

منہیات شرح سلم۔ قاضی مبارک

مصنفہ قاضی محمد مبارک۔

ہدیۃ المختاریہ۔ یہ شرح رسالہ عضدیہ ہے منطق مین

مجموعہ حاشیہ میرزاہد ملا جلال بخشی مولوی عبدالحی درسی ہے اس مجموعہ مین چار کتاب ہین۔

۱۔ حاشیہ میرزاہد۔ یہ حاشیہ مصنفہ سید محمد زاہد ہروی کا ہے شرح محقق ملا جلال دوانی پر۔

۲۔ ملا جلال۔ یہ شرح ملا جلال دوانی کی ہے متن تہذیب پر جو تصنیفات علامہ تفتازانی سے ہے

۳۔ التعلیق العجیب۔ یہ حاشیہ شرح ملا جلال کا ہے مصنفہ مولوی عبدالحی۔

۴۔ القول المحیط۔ یہ رسالہ تحقیق جعل مولف اور جعل بسیط مین ہے مصنفہ مولوی عبدالحکیم

حاشیہ میرزاہد ملا جلال۔ از بحر العلوم مولانا عبدالعلی۔

حاشیہ میرزاہد ملا جلال از بخشی ظہوراللہ شرح سلم ملا مبین المسمی بہ مرآۃ الروح مصنفہ مولانا

Muhammad Mumtaz

به عون صناع مکین و مکان فضل خلاق زمین و زمان


میزان المنطق
مختصر المیزان
الیاغوجی
شمس بازغه
تهذیب
ایساغوجی
شرح شمسیه
شرح تهذیب
شرح الشمسیه
شرح الشمسیه
شرح الشمسیه

Majmūʿa-i-manṭiq

49 C 158

4 Q 12 C 23.

Indian Institute, Oxford.

The Lucknow Sparks Library.
Presented
by
Munshi Newul Kishore.

